

# حدیث کی اچنڈہ کتب کا اردو ترجمہ

کامل ۴۷ بیان جلد سولہ زد پے اور جلد معنوی اخataہ رہ دیے  
(مجلد پختہ بیش رو دیے)

بخاری دوڑھانا امام الakk کتبہ باب  
ترمذی شریف (الزوج) صحیح شریف کی مشہور کتاب اچنڈہ

شریف کا بھی از و زوج چھپ کر تیار ہو گیا ہے، سفید نامہ کا باخدا  
نقیض طباعت دکتابت احضاہ اول مجلد دش رو پے حصہ دوم  
مجلد دس رو پے اور حصہ ایک ہی وقت طلب کریں تو اسی  
رو پے۔

**بیان المرام** (اعوی بحدارو) آفاق تصنیف ہے جس کی اصل فہمی  
بیان اور حافظ ابن حجر کی خبر ہے

ارہ و ترجمہ ایک سالہ شائع کیا گیا ہے۔ ابن حجر کا اہل قلم میں کیا درجہ

ہے یہ باخبر حضرات سے پڑھیے، نہیں، آپ کی تصنیف بخاری  
سلم، ترمذی، ابو داؤد اور دیگر مستند کتب احادیث سے

منتخب کئے ہوئے ورنی احکام کا گلہستہ ہے جو کوئے دو قلنسی  
کے مزاد ف ہے، کم تعلیماً فتنہ اور زیادہ پڑھنے لکھنے دو قلنسی

کتاب سے برآبر فائدہ اٹھاسکتے ہیں، تیغت مجلد آخر دیے  
یہ مشہور مuron کتاب پر ہی تجویز

**مشارق الانوار** اور دیگری کے باعث اہل علم میں بہت  
معجل ہے، اس میں امام رضا الدین حسن صنعاۃؑ نے بخاری و

سلم سے ۶۲۶۲ قولی احادیث جمع کی ہیں، بر تازہ اشاعت  
میں اس کی ترتیب فتویٰ ابواب پر کی گئی ہے اس سے یہ معلوم کرنے

ہیت آسان ہو جاتا ہے کہ کوئی فتویٰ مسئلہ کس حدیث سے  
نکلا ہے، تازہ ایڈیشن احادیث کا عولیٰ متن مع اور دو ترجیب

رکھا گیا ہے اور ساقہ مساحہ شریح دو ترجیح کی گئی ہے، ساکن  
میں مختلف اندر کے مسلکوں اور راویوں کا بیان بھی ہے کتاب

یہ مسحی ایڈیشن، کاغذ سفید گلزار، ۴۷ بارہ رو پے (مجلد معنوی تیرہ  
رو پے)، مجلد پختہ پودھر روسی اعلام خواص دلوں کے

لئے بڑا قیمتی تخفیف ہے۔

بخاری شریف (اردو میکل) بعد کتاب اللہ (قرآن کے بعد  
سب سے زیادہ سمجھ کتاب) بخاری شریف کا اتسا میکل اور دو

ترجمہ آج تک شائع نہیں ہوا، یہ پہلی اور نہایت سمارک  
کوشش ہے جو اسحاق المطابع کراچی ملے کی ہے، امام بخاری کی

جمع کردہ ۶۷۷۷ حدیثوں کا سلیس اور تقابلی عقاید ترجمہ پاکستانی  
کتابت سے لمحے سفید کاغذ پر آپ مکتبہ تعلیمی دیوبندی

سے ماحصل کر سکتے ہیں۔ یہ میں حضرتوں پر مشتمل ہے جن کی بھروسی  
قیمت صرف چونٹیں رو پے ہے۔ مجلد معنوی در تین جلد تائیں

رو پے، مجلد پختہ در تین جلد تیس رو پے، ہر حصہ الگ الگ بھی طلب  
کر سکتے ہیں، اس صورت میں فی حصہ لور رو پے قیمت ہو گی۔

(مجلد پختہ گیارہ رو پے)

**موطی امام الک ترجمہ** (اعوی بحدارو) احادیث بیرونی کا  
دو میں پہاڑ خیر ہے جس کو سالہ امام الک نے ہر کسوٹی پر  
پر کھکھ کر پہنچ کر دیا احادیث سے انتخاب فرمائے سلامان عالم

کے لئے مرتب کیا کتاب ماحصل عربی ہا اعراب اور اس کے مقابل  
اور در ترجمہ از علامہ وجید الزماں، نوح ضروری فوائد اس مدد گی کی تھی

طبع ہوئی ہے کہ آج تک اس کی کتابت و طباعت کا ایسا حق  
ادا نہ ہوا ہو گا، صفات ۹۹۲ کا غذ سفید، ہے بیان جلد بارہ رو پے

مجلد معنوی تیرہ رو پے (مجلد پختہ پودھر رو پے)

**مشکلہ شریف** (اردو) پیش پہاڑ خیر ہے، یعنی حدیث کا  
چھپا ہے زائد احادیث نہیں ہے کتاب

کی گیارہ کتابوں، بخاری، سلم، ترمذی، ابو داؤد اور ماجنونی کا  
مسند امام احمد اسن و امام الک امام شافعی، ہنیق اور دارقطنی کا

علظر، اس کتاب میں نہ کوہہ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجمہ  
یعنی ضروری تشریحات کیا گیا ہے اور حاشیہ پر بھی غیر احادیث

اتائم کر دیئے گئے ہیں، جلد دوں میں کامل ہے، کاغذ سفید

**حضر حسن بن میر حرم (عرقی بصری اور اردو)** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت دعا کوں کا عدیم التقطیح ہو رہا ہے؟

**موقوفہ :-** علامہ محمد ابن بزرگیؒ، مفتخر حرمؒ، محمد عبد العلیم ندویؒ۔

یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوت و خلوت کی مناجات کا سب سے صحیح ترین و جامع جمود ہے۔ ہر موقع و محل کی مناسبت سے جامع کلمات اس میں مرتب ہیں۔ ایک طرف سے جملہ اطراف عالمہ اسلامی میں اذکار و ادعیہ کا یہ جبو عطا خاص و عام میں مقبول اور مر طبقہ کا مسئلول ہے۔ اس کی مسائلہ ایام پر تقسیم ہے تاکہ در میں بھی سہولت سے ہے۔ عربی قلن کے ساتھ ترجمہ اور پیر شریخ فائدہ نہایت دیدہ و ذریب صورت میں مشاکل کئے ہیں۔ قیمت مجلد سال ۱۷۵۰ روپیہ۔

**صحیح الایسیر (اور اردو)** جس میں مقدور سیرت صحیح تاریخ حرب قبل البخت مختصر مگر نہایت جامع ہے پھر سیرت رسول کرمؐ از ولادت تا وفات ایسا باب کا حل۔ مکمل کتاب المخازی، مکمل کتاب الاموال، کتاب الوفو، حضور کے تھاں دو رکن تیوب بجزء الاول و احوالات کے مالاتا دربے فہارس معلومات کا ذخیرہ ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے اہم سفر کے آراء، مسائلہ پر علمائہ بحث ہے اور یہ تمام اجڑیں صحیح ترین روایات کے ماخذ ہیں کتابت و طباعت اور کاغذ سب بہترین۔ صفحات ۲۵۲

**مقدمہ ابن خلدون (اور اردو)** عربی کی یہ مشہور زبانی کتاب اور در ترجمہ ہو کر آگئی ہے کون باخبر ہے جس سے زبردست

موزع و مختصر ابن خلدون کا نام دستا ہوا در ان کی یہ کتاب تو تمام اہم دنیا میں مشہور ہوئی۔ جو لوگ عربی زبانی کے باعث اس کے مطالعہ سے فرم چکے ان کے لئے مدد و محفوظ ہے۔ قیمت غیر متعین تیرہ روپیے

**حکفہ اشناعشریہ (اور اردو)** حضرت شاہ ولی اللہؐ کے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث ہموئیؒ کی یہ مشہور زبان تصنیف ضیعون کے درمیں ہے سائل دینیائیں شیوخ حضرات ہر عقائد پر مختص ہیں ان پر تفصیل بھرپور اور لا جواب تنقید۔ کلنسیس ہر گئے لیکن شیوخ مجتہدین اس کا اہم تکمیل جواب نہ لاسکے (۴۶ صفحات) کی پیشی دے لیتے تصنیف محدث کا غذر پر جھپٹی ہے، ترجمہ سلیس اور عام فہم۔ قیمت تیرہ روپیے۔

**حضرت شاہ ولی اللہؐ کی یہ کتاب** اس کے مطالعہ سے فرم چکے ان کے لئے مدد و محفوظ ہے۔ لطائف دینیہ اور اسرار ایمانی پر

**حجۃ اللہ الالغ** اس میں کلی کتاب موجود ہیں، شاندار اور در ترجمہ ہو کر کارکیت میں آگئی ہے۔ عربی متن بھی ساتھ ہے دو حصوں میں کامل مجلد میں روپیے۔

**اسسماہ الرجال (اور اردو)** اس میں ایک ہزار سے زائد معاشر، صحابیات، شاہیین، شاہیات، اور الحسن دین کے صحیح عالات درج کئے گئے ہیں کتابت طباعت اور کاغذ سفید کا مدد

مجلد جس پر خوبصورت ذکر شکور، قیمت تین روپیے

عنوان	النوع	مناسبت کی عبارت	مقدار	مکان
۱۴	معجزہ چہرائیں	مناسخ نبوی	۱۲	شانہ را ترقی
۱۳	اخلاقی نیت	عمر	۱۲	سہل اولیٰ بیتی کا ماص علا
۱۲	احوالِ برزخ	عمر	۱۲	اسلامی زندگی
۱۱	خواتین اسلام کی بیداری	عمر	۱۲	امرت سسل کی بائیں مجلد
۱۰	سیدان حضرت محدث	عمر	۱۲	رسول اللہ کی صابریاں بکھر
۹	رسول اللہ علیہ السلام کی بیداری	عمر	۱۲	شانہ را ترقی
۸	رسول اللہ علیہ السلام کی بیداری	عمر	۱۲	اسلامی زندگی
۷	رسول اللہ علیہ السلام کی بیداری	عمر	۱۲	امرت سسل کی بائیں مجلد
۶	رسول اللہ علیہ السلام کی بیداری	عمر	۱۲	رسول اللہ علیہ السلام کی بیداری
۵	رسول اللہ علیہ السلام کی بیداری	عمر	۱۲	شانہ را ترقی

مضافات و معلومات کے خرچے ہوئے ہوئے کیسے ہیں متعلق نقشہ جات اور حکومت کے گرامی ناموں کی اصل کے قوتوں بھی شامل کتاب ہیں۔ ہدیہ مجلد چار در پے آمد آئے۔

**ستاد رسول** یہ ایک شایی عالم کی معروکۃ الاراء پر تحقیق ان روشنی ڈالنے کے علاوہ صحابہؓ اور تاریخ ان رغیرہ کو طرزِ عمل اور دیگر متعدد اہمیتوں پر سیر حاجی صاحب کی تحقیق تیمت مجلد دو در پے چار آئے۔

**سرای رسول** جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اس تعداد کتاب میں آنحضرتؐ کی ذات گرامی

کے تمام ہی گروشوں کو معتبر روایات و دلائل سے سانسہ لایا گیا ہے امتحنا بیٹھنا "کھانا پیٹنا" سونا جائیں۔ بونا سکرا ایمان حالات اخلاق، عادات، مزدویات، عرض، آنحضرتؐ کا تمام کام کام اسلام پر الفاظ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ پیش لفظ یہ ابوالاعلیٰ مودودی کا ہے: "ایک رنگین، قیمت ۱۷۲

**سیرت پاک** سلیمان دعام فہم زبان میں، رسول اللہ علیہ السلام کی سیرت سہار کے تھیم کتابوں کا پنچھر۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آمد آئے۔

**عہدہ نبوی میں نظم امام حکمرانی** ارجمند اکثر صاحب، یہ بھیب و طریب کتاب اپنے موضوع کی بالکل الحکی

چیز ہے فہرست کی جزوں میڈیات ملاحظہ ہوں:-  
عہدہ نبوی کا نظام تعلیم آنحضرتؐ ارجمندی، تسریانی، تصور مملکت۔ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور و نظرہ۔ تحریر کی بنیاد پھر حسن اعتماد اور خیال اور ای نہیں۔ بلکہ ہر حیز کو خود تاریخی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ تقریباً پانچ سالات زبانوں کے حوالوں سے کتاب تین ہے یعنی تاریخ کتاب آپ کے دینی مطالعوں کی بخش بہا چیز ہے۔ قیمت مجلد سو روپیہ کو رچار در پے آمد آئے۔

صلوٰۃ کا پست۔ مکتبہ بھلی دیوبند (لوپی)

**کتاب الصلوٰۃ** امام الحجۃ بن حضرت امام الحلب بن فیصل کی تصنیف کا ارد و ترجمہ جو ممتاز کو

درست تین طریقہ را درکرنے کے لئے تین شاخ ہوئیں ہے  
مترجم نے ترجمہ کے ساتھ حضرت امام کی حیات سبارک پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور فتحۃ علم تصریح کے مسلسل میں امام صاحب کے جو علمیں تکالیف اٹھائیں ان کا پورا اعمال اثر اگریز طریقہ پر درج ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آمد آئے۔

**اسلام اور انسانی قانون** عبد القادر عزوجوہؐ کی لاجواب تصنیف کا ارد و ترجمہ، قیمت پندرہ روپیہ آمد آئے۔

**علم الحدیث** جس میں نصف علم حدیث کی انتہائی تحقیق کی گئی ہے اور دھمکا یا یاد ہے کہ یورپ کو اسچ جس نے اسلام پر نازد ہے اسلام ہزار برس پہلے اس کو مکمل کر کے پہنچنے کی مکمل جلدی، قیمت تین روپیہ اور سو لاٹا نام استھنور نہیں۔ دلیر نہیں

**فیصلہ کتن مناظرہ** اور بریلویت کے درسیان ایک معرفہ اکارا کلام۔ دو روپیہ کا دو حصہ پانی کا پانی۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آمد آئے۔

**تحقیق اسم اعظم** اس تحقیر کتاب میں حدیث اور تصرف کی معتبر کتابوں سے اس اعلیٰ تحقیق کی گئی ہے اور جغرافی علاوہ کا بیان ہی بہرہ شدہ ہے۔ قیمت صرف چھپے آمد آئے۔

**اسلام** مولانا عاشق الہی صاحب مرتضیٰ جیسے سنت عالم کی لکھی ہوئی اسلامی تاریخ۔ مستند روایات و حدیث سے کام لیا ہے اور بیلے حدیث زبان استعمال کی گئی ہے۔ اگر مدد پریز یہ میں اور سچم تائیج دیکھنی ہو تو اسے بھی جملہ سو روپیہ کو قیمت سات روپیہ صدر

**رسول اللہ کی سیاستی ندی** شہزادہ آفاق تحقیق داڑھر محمد الشریع

تمام سے اختصار میں اس کتاب کی تمام خوبیوں کا اجمالی تعداد بھی ممکن ہیں۔ بس تخفیر ہے کہ تین صفحات میں بیش بہا

پاٹھ جلد و میں مکمل تیمت پیدا ہو رہے اور جلد علیحدہ علیحدہ بھی مل سکتی ہے) جلد اول سترہ روپے (دو ڈالر اڑا روپے آٹھ آٹھ تھے) سوم اڑاٹر روپے آٹھ آٹھ تھے چہارم سو روپے۔ پنجم اڑاٹر روپے۔ پر جلد مجذب ہو گی۔ اب ہر ایک پارہ بھی مل سکتا ہے، تیمت فی پارہ دو روپے آٹھ آٹھ۔

## لُقْسِيرِ مُوسَحُ الْقُرْآن

جذاب شاہ عبد القادر دہلوی کی مشہور ماذ  
لُقْسِيرِ مُوسَحُ الْقُرْآن میں نکلی گئی ہے جو صد سے کمیاب تھی اب  
لُقْسِيرِ مُوسَحُ الْقُرْآن کے لیے اسان اور دلکش زبان میں  
لُقْسِيرِ مُوسَحُ الْقُرْآن کے معقولی تعلیم و اعلیٰ حضرات بھی انسانی سمجھ لیتے ہیں کتابت طباعت معياری ہے۔ کاغذ سفید، دلائی سا  
لُقْسِيرِ مُوسَحُ الْقُرْآن سے مگنا صفحات ۱۲۳۴ ہیں۔ ایکسر ہی جلد  
میں مکمل ہے ان تمام خوبیوں کے باوجود یہ غیر جملہ  
کا سولہ روپے اور جلد پنٹ روپے۔

## البيان في علوم القرآن

کے مصنف مولانا عبد العزیز  
محمد دہلوی کی خطیر الشان کتاب دہی ہے جس کی توصیف  
میں علام ابو راشہ صاحب چیزے علم رئیں والاظاظ تھے کہ  
اگرچہ اس کی نظر ممکن ہے لیکن واقع نہیں "خدائی ذات  
و صفات، تناسخ، مالک، جزا، دہن، تبریخت و دوزخ، نبوت  
تائی و منور، استعارہ و کناہ، اور خلاف قرائتی بخشیں۔  
صفحات ۱۲۳۴ کا غذ، لکھائی جیسا معياری، تیمت پودہ  
روپے (مجلد پنچ سو روپے)

۱۷	تمہارے ملک میں مکمل علیحدہ	۱۸	شہزادہ اسلام احمد
۱۶	عربی جاہنگیر بیارہ سالمیں	۱۹	کتاب الصعلوۃ مجلد
۱۵	سلمان خاوری مجلد	۲۰	تلکریروہ پیغمبر
۱۴	سلمان بیوی مکمل مجلد	۲۱	تبذیش از
۱۳	خدا کی جنت مجلد	۲۲	میری نماز "
۱۲	سباحدشت ایجاد پیغمبر	۲۳	جنہ کا نکت
۱۱	البخاری القرآن	۲۴	کرامات صاحبہ مجلد
۱۰	قدیر کیا ہے؟	۲۵	
۹	العقل والنقل	۲۶	

جس میں مختصر گز نہایت مستند و سعیر  
کتابوں سے رسول، قبول صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے اخلاقی حسنہ، عادات محسنہ اور علمی شریف وغیرہ  
 بیان کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی مسخرات بھی داخل کتاب  
 کر دیئے گئے۔ تیمت صرف آٹھ آٹھ۔

تازیہ از امر دلوجہد المبہمات یہ کتاب پندرہ  
 متوسط اور مکمل، صیحت کا ایک بیش بہا تھیجید ہے۔ اس میں فطرت  
 انسانی کو ایسے امور کی احکام دہی پر انجام آیا ہے جو شریعت  
 میں مرغوب و مطلوب میں اور ان بالوں سے رکا گیا ہے جو  
 نامہ غوب ا، رغیر مطلوب ہیں۔ ارد و معد عربی ہے۔ تازیہ از ای واس  
 حضرات بھی مستقیض ہو سکیں۔ صفحات ۱۲۳۴ کتابت طباعت  
 اور کاغذ سب معياری۔ مجلد جس چیزیں ڈسٹ کو رسہے تیمت  
 تین روپے۔

فہم الحدیث (اردو) صحیح احادیث سے وسیع گئے  
 ہیں۔ یہ مختصر اور مفید کتاب گویا احادیث نبویہ اور فقیہہ کا  
 بیش بہا درستہ ک ذخیرہ ہے۔ تیمت صرف ایک روپے

لُقْسِيرِ بیان القرآن اردو کی مشہور رمانہ تفسیر  
 مختار تواریخ ہیں ہے۔ یہ اتنی مستند مانگی اور اتنی مقبول  
 ہوئی کہ بکار کثر مفسیرین نے اسے اپنی تفسیروں کی بنیاد بنا یا  
 اس میں رعن سلیں ترجیح اور عمدہ تفسیر ہے بلکہ جو اسی پر شرعاً  
 رخصات بھی ہے اور جن آیات کے متعلق کسی صحابی سے  
 کوئی تفسیر نہیں ہے اس کا حقیقی ذکر ہے، عمدہ طباعت و  
 کتابت، سفید گلزار کاغذ۔ سائز ۱۳۰۔ مکمل بارہ حصے ہی ساٹھ پڑے  
(مکمل دو مجلدوں میں ستر روپے)

لُقْسِيرِ امن کشش اردو کون باخبر سلامان ہے جس نے  
 اس شہرہ آفاق تفسیر کا نام دے  
 سنا ہو گہ مژده جو کہ اس نام "اصح المطابق" نے اس علمی تفسیر کا  
 سلیس اردو ترجیح آیات حسن و خوبی کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔

**بہشتی زیور** مولانا اشرف علیؒ کی دشہرہ آنائی کتاب  
جسکا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ عورتوں  
مردوں کے تمام سال کے معتبر فتحی جوابات اس میں درج ہیں۔  
سماں قیمت بارہ روپے۔ مجلد پندرہ روپے۔

**نشر الطیب** سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر  
وستہ سیرت ہی تین روپے۔  
اسلام تقدیر پر سفضلہام۔ قیمت

**تقدیر کیا ہے** دو روپے۔ چار آنے۔

**خیر کشیر** شادی اللہؐ کی مشہور کتاب الخدا اللہی  
کار و ترجیح قیمت مجلدین روپے اٹھ آنے

**اصلاح الرسموم ازدود** زندگی کے ہر شعبہ میں ہور دمگس  
کی طرح پھیل ہوئی رہوں کو اس

لہر سے بچنے کے لئے کوہ اسلامی ہیں یا غیر اسلامی۔ ہمدردی  
ہے کہ اس کتاب کو دیکھا جائے۔ مجلد مو درست کو رائی پڑا۔

**تعلیم الدین ازدود** دین کے ہدروی احکامات اور  
ان کی تشریح تحریک بدعت کی

تفصیل، تجویز، تقویف کے نکات پر مخلوقات آفرین کلام  
او رسائل علیٰ چیزوں کے اہم مساحت۔ مطالعہ کی چیزیں  
قیمت مجلد ایک روپیہ بارہ آنے۔

**حیات المسلمین** (ازدود) اس کتاب میں ایسی اہم  
چیزیں شامل ہیں جن کو

اختیار کر کے سماں کی زندگی مالحق اسلامی زندگی زندگی  
ہے۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنے۔

**اعمال قرآنی** (ازدود) آیات قرآنی کے خواص۔ تریب  
قریب ہر ایک جائز شے کا قرآنی

عمل اور تعریف عامل بخش کے شرائط کے ساتھ تزویز دغیرہ بنے  
ہوئے ہیں۔ قیمت مکمل میں حقوقی دس آنے

**شرف الموات** (ازدود) مولانا محمدواریؒ کے ایمان افزو  
سراعدا۔ قیمت مجلد پندرہ  
و در روپے۔

محلہ کا پتہ۔ مکتبہ تجھی دلیوبند (لینڈپل)

## سات ایمان افزو کتابوں کا سیست

(۱) سچے رسول کی سچی تعلیم ۲۰ (۲) خاصان خدا کی نماز

۱۷ (۳) فضائل نماز ۵۰ (۴) ابو بکر صدیق ۴۰ (۵)

سیدہ فاطمہؓ ۶۰ (۶) حضرت بلاں ۸۰ (۷)

رسول مقبول کی دعائیں ۳۰ (۸) لاگر یہ ساتوں کتابیں  
ایک ساتھ طلب کی جائیں تو چار روپے لئے جائیں گے۔ کتابیں  
ہر سالان گھر میں رہنے کے لائق ہیں۔

**تقویۃ الایمان** (ازدود) شاہ عبدالحیم شمشیرؒ کی دہ شہرہ زمان  
کتاب جس سے اہل بُعدت ہیں بھی ظالہ  
تیمت چار روپے۔ مجلد پانچ روپے۔

**صراط مستقیم** (ازدود) شاہ عبدالحیم شمشیرؒ کی یقبرل عما  
کتاب مایاب ہو گئی تھی اسے پھر  
چھاپا گیا ہے۔ بدعات کارہ اور لطفانک دین کی تحقیق تیمت  
تین روپے (مجلد پانچ چار روپے)

**الشہاب الشاقب** (ازدود) ہدایات کے روپیں  
ایک منید کتاب

تیمت ایک روپیہ بارہ آنے۔

**حکایات صاحب ارض** صاحبی مردیں اور عورتوں وغیرہ  
کے سین آسموز و اعات جن کے  
مطالعہ سے روح تازہ اور سیہہ کشاوہ ہوتا ہے۔ قسم ددم  
مجلد در روپے قسم اصل مجلدین روپے۔

**کتاب التوحید** توحید کیا ہے اور شرک و بُعدت  
کے کہتے ہیں۔ اس کا شفی بخش جواب  
قرآن و حدیث سے۔ قیمت مجلدین روپے۔

## القول الصواب اور

صرف چار آنے۔

پردوہ کے موضوع پر بے حد  
دلشیں و سالہ ہے۔ قیمت

**نماز، دعوہ، سیمہ اور عسل کے فراہض**  
**احسن الصالحة** راجبات سن، سعادت اور سعادت  
دکھرہ ہات کو نہایت صفات سے درج کیا گیا ہے بھی  
جسے قیمت صرف ۵۰

**فرووس** ماہر القادری کے ایمان افزوں منظوم کلام  
کا دلکش درجہ انگریز مجدد۔ قیمت مجلد ہے  
بلا استاد کے عربی سیکھانے والی  
**اساس عربی** جدید الطبع کتاب عربی صرف دو جوکی  
دلشیں اور عام نہم انگریزی متزادفات بھی عدمہ طائف  
ہی دئے گئے ہیں۔ قیمت پانچ روپے (مجلد چھپ رہے)

**امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی** کے  
سب سے بڑے مجتہد رفیقہ اور ماہر قانون امام ابو حنیفہ کے  
علیمی کارنامہ کا تذکرہ۔ بنیادی معلومات سے مصور، حقیقی و  
علیٰ چیز، قیمت بارہ آنے۔ ۱، ۱۲۱

**معین فارسی، درود فارسی** پیغمبری کم وقت  
اور کم قیمت میں اگر  
فارسی سیکھنی یا سکھانی  
چاہئے تو ان کتابوں کا سطاع کریں کیونچہ جگہ درس میں داخل  
ہوئی ہیں اور بعض لعلی مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ اول ر  
دوم ۱۴۲۴ء۔ سوم ۱۴۲۳ء

**مولا ناشرت ملی** کے مطلع  
**دعوات عبد رسیت** اور مقالات جو رسول  
نبیاب تھے، اب سدید کافہ پرچاپے گئے ہیں قیمت مجلد  
چھ ڈسٹ کور، ایک روپے بارہ آنے۔

**کاروان حجاز** ماہر نہایت ایمان افزوں اور  
دالہانہ مفہوم سے لبریز شعر ادب بخش بیان

اور قوت مشاہدہ کا مجموعہ قیمت مجلد چار روپے  
**اشترکیت وس کی تحریر گاہ میں** صیکھانے سے  
کتاب میں دعائات کی روشنی میں دکھایا گیا ہے کہ اثر اکیت

لغزی اختیار سے ہی ناکام نہیں بلکہ عملًا بھی ناکام رہی ہے۔  
قیمت تین روپے۔

**لغات القرآن** زبان میں جو لوگ قرآن کو  
بلاتر کہہ کیونکہ خواہش اور شوق رکھتے ہیں ان کے لئے پہنچا:  
بڑی مدراہم کرتی ہے۔ قیمت مجلد چار روپے  
**رحمۃ الملائیں** افریں مسلموں کی ملی خشہادتوں سے  
رسول اللہؐ کی علیت و سلطنت کا  
ثبوت۔ صفات ملکہ ۲۰ قیمت صرف ۳۰

**تاریخ الاسلام** (بچوں اور کم پڑھے لکھنے بڑوں  
کے لئے) اسلامی تاریخ کے  
جستہ جستہ دعائات جو ایمان افزوں بصیرت کے حامل ہیں۔  
مستند اور عام نہیں۔ تین حصوں میں مکمل۔ قیمت دو روپے  
چھ آنے (مجلد تین روپے)

**صحیفہ نبیام بن متنیہ** مشہور صحابی رسول اللہؐ کے  
ہر رہہ کا اپنے شاگرد  
ابن متنیہ کے لئے مرتب کیا ہوا مجموعہ حدیث جسے مشہور  
حقیق جناب داکڑ حمید اللہ نے ایڈٹ کیا ہے اور  
چوتھی بار شائع کیا ہے۔ شروع میں فن حدیث پر لاجوازا  
مقدار ہے اور حدیثوں کو روشن طاہر سے چھاپ کر  
 مقابل کے صفحوں پر تحریر اور تفسیری نوٹ دیتے گئے ہیں۔  
اس صحیفہ سے بخاری و سلم و میرہ کی صحبت کی تصدیق ہوتی ہوئی  
ہے۔ یہ صحیفہ کہاں سے کہیا گیا؟ اس کی تفصیل بھی کتاب  
میں دیکھئے۔ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مکتوبات  
مقدسر کے فتویٰ بھی شامل کتاب ہیں۔ کاغذ مکملہ  
محلید۔ ہر یہ تین روپے آٹھ آنے۔  
(مجلد چار روپے آٹھ آنے)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَبِيُّ النَّبِيِّنَ مُحَمَّدٌ

ہر انگریزی ہئینے کی پہلی بھتی میں شائع ہوتا ہے  
osalanah قیمت پانچ روپے فی پرچہ آٹھ آنے  
غیر مالک سے salanah چندہ اشناک شکل پوٹل رودر

ماہنامہ دیوبند

بابت ماہ نومبر ۱۹۵۶ء

۱۲	--	--	--	عمر عثمانی	-	-	-	آنکارا سخن	-	۱
۲۱	-	-	-	"	-	-	-	تفہیم الحدیث	-	۲
۲۲	-	-	-	"	-	-	-	تحلیل کی ڈاک	-	۳
۲۹	-	-	-	طاب ابن العرب کی	-	-	-	مسجد سے مجاہنے شک	-	۴
۳۵	-	-	-	مولانا شیخ احمد	-	-	-	ایک عبرت الگیر صورت حال	-	۵
۳۶	-	-	-	حاجات موسیٰ قید عثمانی	-	-	-	کیم مسلمان ہیں؟	-	۶
۶۹	-	-	-	یام عظیم زیری	-	-	-	بادب الصحت	-	۷

## اشد ضرری

اگر اس دائرے میں سرخ نشان ہے تو سمجھو لیجئے کہ اس پرچہ پر آپ کی خردباری ختم ہے، یا تو انی آرڈر سے salanah قیمت چھیں یا ہی پی کی اجازت دیں۔ اگر آئندہ خردباری جاری نہ رکھنی ہو تب بھی اصلاح دیں خاموشی کی صورت میں الگا پرچہ دی پی سے سمجھا جائیگا، جسے دھول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔

واضح ہے کہ پریل ۱۹۵۶ء سے دی پی فیس دو آنے ٹڑھ گئی ہے۔ اہنہ اوی پی پانچ روپے دس آنے کا ہو گا۔

پاکستانی حفظوں ات۔ ہماسے پاکستان نے تپ پرچہ ہمچکریہ ذخیری آرڈر میں بھیج دیں رسالہ جاری ہو جاتے گا۔

ترسلیل زر او خط و کتابت کا پتہ

پاکستان کا پتہ: جذاب شیخ مسلم اللہ صہما۔



دفتر تحریکی دیوبند ضلع سہارنپور (دیوبند) پاکستان

عامر عثمانی برلنر پبلیشنز "کوہ نور" پریس دیوبند سے جھوٹا اک اپنہ فرنچی دیوبند سے شائع کیا۔

# اعنہ مروہ سرگز

طریقہ عمل کی تینک خوب رہگا اور عالم کے دامن مقدس پر دفعہ نہیں ہوتا بلکہ اس کی عطاوت دہنرلت کو پھر اور بڑھا ہی دیتا ہے۔ فرماتے مھما میں سے بھی پہلے ایک لفعت ہے جس کے خالق خود صرف ہی ہیں۔ اس کے دو شرعاً عاجز کی نگاہ میں لائی نظر ہیں۔ کوئی عاصی نہ چھوٹے کامی صورت سرخ کر سب کو عشدوں کا ہے یعنی بیت محدث کی

گھنٹکار و تھیس پھر کس نے دفعہ کا کھٹکا ہے کہ الکریم حمید اور ہے جنت محمد کی حضرت حمزہ ؟ اگر واقعۃ آپ کے اسم گرامی کے شروع میں افظع "مولانا" کا یعنی مطلب ہے کہ آنکھاب نہ دینی عدم کافیتی کی کمیں کی ہے اور قرآن و حدیث کے عالم ہیں تو اپنے حافظہ پر زور دال کر بیان کرنے کی کوشش کریں کہ قرآن اور احادیث ہر کسی ایک جگہ بھی آخری خاتم کوشش کی نسبت مجموع میں اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے جسکی ایک جگہ بھی یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے سواب بھی کوئی "بیخشنہ" کی صلاحیت رکھتے ہے ویکھے ایسین ہے کہ یہ اشعار آپ نے خدا کو اتنا استہ از راہ شرک نہیں کہے بلکہ رسول کی ہے بناہ محنت میں کہے ہیں بلکہ فرض محبت ہے، آپ نے یہ سوسنہ بھری فرمایا کہ سب کو بخشندهی کی نیت کا انتساب رسول اللہ کی طرف کرنا حقیقت کے اعتبار سے اتنا ہولناک اور لرزہ اور نیے والا فعل ہے کہ بعد نہیں عرش کے پاسے کاپ لٹھے ہوں اور سننے والے قرشوں پر عرضہ طاری ہو گیا ہو۔ رسول اللہ کے مرتبہ اعلیٰ کی آخری منزل یہ ہے کہ وہ تنقا فرمائیں گے گھنٹکار ان امت کے لئے باری تعالیٰ سے رحم درافت کی گذاش کریں گے۔ جو کہ امت میں سب سے محبوب اور افضل بھی کی ذات ہے اس نے تو قع ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شریر سے زیادہ انکا لاملا اور پاسداری فرمائیں گے۔ لیکن کوشش خالص اور صرف اللہ کا

آرموں میں نظام آباد کے ادارہ اشاعت الریحہ سے یہ کتاب حبیب ہے "اصول اسلام"۔ اُنہوں کے اس نکلے قدر نے جملی کے ایک خریدار نے مدیر جملی کو اس ہدایت کے ساتھ بیجھے تھے کہ اسے پڑھوادار تھیں جس کی مال اور حضرت رسال جزئیات پر تقدیر کرو، کیونکہ یہاں اس کی وجہ پر بہت وائے غلط خیالات کا شکار ہو گئے ہیں۔

مدیر جملی کے پاس اس طرح کی کتابیں، پہنچت، پوشر اور دستی درستی ہیئت آئتیں ہیں جن کی قریب جواہری تو یہ صرف پڑھوایا جی۔ کارہے دارہ ہوتا ہے، چنانچہ اب اُنہوں نے اس کتاب کو پڑھ سکا ہے اور بعد صرف وہ عرض کرنے شجاعت۔

اس کتاب کے فائل صرف کا اس نام گرامی مائل پر توجیح ہے "مولانا الحاج علام مصطفیٰ اللہ شاہ صاحب قبلہ صوفی قادری الحبشي والفقیہ بنی ادم اللہ فیضهم

بی۔ لے۔ بی۔ ای۔ ڈی۔ فائل علم شرقیہ۔"

نام کی ہیئت اور طوالت صاف بتائی ہے کہ صرف یہم جیسے عوام میں سے نہیں ہیں بلکہ ان خواص میں سے ہیں جن کے ذر عامت انسانیں کی بہانی تذکرہ قوب اور ہدایت کا کام آپرا ہے اور جن کی پروردی اور عالم پروردی پر کتنے ہی انسانوں کی جنت اور دفعہ کا دار اس ہے۔ یاں صورت ہم پر لازم؟ اسے کہا عراض اور حرض گیری کے عرض نہ رہا مارع و مفات حضرت کی نہادت میں ٹیکریں، اور بعض ایسی چیزوں کی طرف توجہ دلاتیں جن کی طرف غالباً ارشاد و ہدایت کی ہر ٹکارہ پر صروفیات میں حضرت پورا القات نہیں کر سکے ہیں مقصود تھوڑے تھوڑے بھر گئیں، بلکہ حرف، یہ ہے کہ اسی حوضت کے بعد الگ بھی انہوں دفعی نظر ان اور اصلح کے قابل نظر آئیں تو خیر درست کر لیا جائے اور اس طرح کا دیانت دارانہ اور حق پسندانہ

ملا صحت پر آپ قرآن کی آیات مستشاہات کے نکتہ ملکتیں۔  
اہل فہرستی ملکتیہات کا علم حاصل کرنے سے کارہ کریں تو پھر  
کس کے لئے تازیہ ہوں۔ ان کا علم کوں حاصل کرنے ہے کیا  
جلان کا علم حاصل کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اہل فہرستہات  
کا علم حاصل کرنا میں سب سارے فرقہ ائمہ میں ملک  
الدشائیں فتویٰ جعلیں انسان عدهم پتفکروں طالبی  
کیتیں تفکر کرنے کے لئے بیان کی گئی ہیں اور اگر آپ کی مراد وہ  
فرص ہے کہ وہ ان کو تو پڑھ کر ملے۔ ملکتیہات کیا ہے اہل  
اویحی توحید ہیں۔ ذات صفات اور افعال اللہ کی توحید  
ہیں جن کا لعلت درجہ ایمان میں ہے جب تک انسان ان  
اویحی توحید کی علم حاصل نہیں کرے گا اس وقت نکتہ ملک  
ہنس کر اپنا کے گا۔

یہ تو ایک طرف رہا کہ ہم جیسے عوام اویحی توحید کا طفیل  
فاسد فرقہ اور فہرستہات میں کون توحید گوں کا شکار ہو گئے نہیں  
بھی چھپڑتے کہ ہوس کہلائے جائے کہ نئے جن شرائط و قاعد کا مصلی  
ذکر قرآن و حدیث میں ہے ان ہیں بھی یہ طفیل و میت نکتہ نہیں ملتے  
کہ ملکتیہات بھی اویحی توحیدوں کا علم حاصل کرنا ہوس ہونے کے  
از بکھر ضروری ہے۔ فی الحال صرف اتنا غور فرمائیں کہ آپ کی ذکریوں  
نصرتیات کے مقابلہ میں جب وہ قرآن کی مندرجہ ذیں آیات  
دیکھیں گے تو آخران کی حیرت و خواس چکنی کا کیا حامل ہو گا۔ قرآن  
آں عمران میں کہتے ہیں۔

هُنَّ الَّذِي أَسْرَى إِلَيْنَا رَبُّكَ لَعِنَّهُمْ  
أَسْرَى مِنْهُمْ أَنْتَ بِرِّ الْعَالَمِينَ إِنَّكَ مَنْ  
الْكَنْتَ أَنْتَ مِنْهُمْ إِنْكَ مَنْ حَكَمَتْ  
هُنَّ أَمْرًا لِّعِنَّكَ دَاهِرًا  
مُشَبِّهُ هُنَّ مَنْ دَفَعَهُمُ الْأَذْلَى  
ذُو شَوَّافَةٍ رَّبُّكَ لَمْ يَنْتَعِدُوْنَ  
مَا يَشَاءُ بِهِ هُنَّ مَنْهَا ابْتَرَى إِنَّهُ  
الْقَنْدَلُ لِمَنْ يَقْعُدُ لَهُ وَلِمَنْ يَجْرِي  
وَمَمَّا يَقْدَرُ مُرْتَبَكَ لِكَوْنِكَ اللَّهُمَّ  
وَالْوَالِدُ لِمَنْ يَجْرِي  
أَمْتَكَ لِمَنْ يَقْعُدُ لَهُ وَلِمَنْ يَجْرِي  
إِنَّهُ سَرِّكَ لِمَنْ يَقْعُدُ لَهُ وَلِمَنْ يَجْرِي

کام ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ ”محمدیت“، سب کو حشدیے کی ہے ”وہ  
زمرت خود توحید اہل کا مخفک اڑا دے ہے بلکہ یہ باشد من ذالک رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت پر حمل کرو ہے۔

دوسرے شعر میں آپ نے جنت و دنخ کی ملکیت کا انساب  
محسدا کی طرف کیا ہے کہ بھی قابل اصلاح ہے جنت و دنخ تو ٹری  
چیزیں کائنات میں ایک جتنے اور ذرے کا لالک حقیقی بھی سوائے  
ملک الملک ذوالجلال والا کرم کے کوئی نہیں اور اگر آپ کی مراد وہ  
اعماری ملکیت ہو جس کا لاحاظہ اور انساب میں کیا جاتا ہے اور جسے  
اعتبار سے ہم کہتے ہیں کہ فلاں چیز کا لالک زید ہے تو جنت و دنخ پر ماں  
طرح ای ملکیت بھی حضور کے لئے قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔  
قبائل مختار انجمن رسول کوئی شک نہیں جان ایمان اور

درج دین ہے۔ رسول کی محبت سے خالی ہو کر کوئی شخص ہوں یہی نہیں  
ہو سکتا۔ لیکن جس طرح ہر چیز کی ایک مناسب حد ہوتی ہے اسی طرح  
محبت رسول کی بھی لالک حد ہے اور ایسا جب اس حد سے بجا اور  
ہو جاتے تو ہلاک و مگر اہلی کے ہوا کچھ ہیں ہے۔ آپ کے مسلم ہو گا  
سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ہمیں متعدد بار صحابہ کرام سے  
فرایا کہ دیکھو یہی اس طرح نہ ٹھانہ اچڑھا جس طرح یہود و نصاریٰ نے  
اپنے ایمار و اولیا کو ٹھانہ لایا چڑھایا۔

جن طرح کے پڑھا پڑے نے کہے ہیں ان سے بھی یہی ہے اور علام ایمیز  
اشعار شاعر لوگ کہہ چلے ہیں لیکن آپ جیسے بلند درجہ مالم کے قلم سے  
ایسے شعروں کا لکھنا چونکہ بہت زیادہ انساب مسلم ہوں کہ اسکے لذت  
کر دیا۔ آپ کی کتاب کو ادارہ اشرافت التوحید نے چھپا ہے اور خود  
آپ نے پڑاہی عخوان اصول توحید کو رکھ لیے اس نے یہ اشعار  
اور بھی طفیلین گئے ”توحید“ صرف دعووں اور سعروں کا نام نہیں  
وہ ایک ہدید و راستہ عوارت ہے۔ اگر آج ہم اس کے اشعار میں اس  
عیسیدہ راسخ کی خدمت پر گئے تو دعوہ توحید پر سی کا کیسا اوزن  
رہ جائے گا؟

چھوٹے لامبے صفحات کی اس مختصر کتاب میں بعض جوابات میں  
آپ کی انسی ہیں کہ جو آپ نے چاہے کیسے ہی صحیح تھیں اور جسی جواب  
خیال کے اخبار میں لکھی ہوں، لیکن حکم کے لئے انہیں ملا ضاد ہے۔

اپنے دعوے کی دلیل ہیں سورہ حشر سے جو آیت تلاش  
الامثال لا یَنْقُلُ فِرَاتَ ہے تو خدا آپ ہی الصافی فرمائیں کہ جن  
آیات کے بعد یہ آیت کانی ہے اور جن کی طرف تلاکت ہے اشارہ  
کیا گیا ہے ان میں تو یک بھی مشابہ آیت نہیں بلکہ نہایت حکم اور  
حیرت انگیز آیات کے بعد اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ شناسی ہے  
جس لوگوں کو تاکہ وہ غور کریں۔ پھر بھی آپ اللہ کی آیت کو خود اللہ  
ہی کے ارشادات کے خلاف دلیل میں سے کہتے ہیں۔

آپ ص ۲۷ پر فرماتے ہیں:-

”قرآن میں آیات ناخدا مشوخت نہیں ہیں۔ جو کہ آیات  
الذ کا مشوخت ہونا مخالف ہے۔“

یہ بات بظاہر آپ نے بالل ایسی کی ہے جسی کہ اثر کتب  
تفسیریں یہودیوں سے مخوب ہے۔ فوز بالذمیر یہ مقدمہ نہیں ہے  
کہ یہ آنحضرت کو کسی اور پہلو سے یہود کے ماقول شیوه سے رہا ہوں بلکہ  
کہنا صرف یہ ہے کہ یہ بات آپ نے یہود میں کی ہے۔ اثر قاسمیں  
ملات ہے کہ یہود طعنہ کر دے سکتے۔

”تمہاری کتب میں بعض آیات مشوخت ہوتی ہیں۔ اُریب کا ب  
الذ کی طرف سے ہوئی تو جس عیب کی وجہ سے اب مشوخت  
ہوئی اُریب کی خوبی اسکا کچھ سے نہیں؟“

اس کا جواب حضور مصلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ تعالیٰ نہیں  
کہ نہیں دیا کہ غلط کہتے ہوئے میں قرآن کی کوئی آیت مشوخت نہیں اور آیت  
ایسی کا مشوخت ہونا مخالف ہے بلکہ اللہ نے صریح الفاظ میں فرمایا۔

چھری جو آپ نے کہا کہ ایسی ہی متشابہات کا علم  
خالی کرنے سے کفار کریں تو پھر پرستی نامیل ہوئیں؟۔ ز  
یہ بحال کو گوا آیسے لے قرآن ایسی سے کہڑا ہے اور قرآن بڑی خفا  
سے اس کا جواب دیا چہ کہ متشابہات اس سے نازل کی گئی  
ہیں کہ مضبوط علم رکھنے والے باوجود اسکیں نہ سمجھنے کے یقین کریں کہ  
یہ ہمکے رب ہی کی طرف سے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جن آیات کے  
معانی و مطالب بچھیں آئے اُن پر ایمان لانا تو خود عقل کا انتہا  
ہو جاتا ہے، لیکن جن کے معانی و مطالب ہی عین شخص نہ ہو سکے

”قرآن کی کوئی آیت مشوخت نہیں۔ کیونکہ آیات اللہ کا  
مشوخت ہونا مخالف ہے۔“

یہود نے بھی اسکی بھی باشدزاد اللہ ازیں کو تحقیق قرآن کیلئے

ڈیکھیں لاؤ الہ ازیں کو اپنے بندیدار ہے۔ اور بھائیوں کی بھی ہر جگہ عقل ہے۔  
ترجمہ میں نے شرح البہتہ کا نقل کیا ہے۔ آپ اور جس کا دل  
چاہے تو جو دیکھیں چھوٹی و بھی ہی ہیں جو میرے کی بھروسے اور  
انہا کے بغیر ہی آپ کی اپنی عمارت کی صدیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئہ  
عمارت لکھتے ہے آپ کے ذمہ مبارک میں کوئی ایسی توجیہ و  
نادیں موجود ہو جسکے باعث آپ کے وحیے اور قرآن کے سیان  
میں شکر ہوئی ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے آپ تفہیمی بحث کی کے ثابت کر دیں کہ  
یہ نے جو کچھ کہا ہے وہ قرآن کے سرنا با مخالف نہیں۔ بلکہ اس میں یہ  
یہ نکتے اور عطا اعلیٰ ہیں۔۔۔ لیکن کیا ہے وہ شکر میں آپ کی عمارت  
عوام کے سنتے سوائے فتنے اور مگراہی۔ کے اور بھی کوئی پھر نے سکتی  
ہے؟ آپ کہتے ہیں:-

”متشابہات کا علم حاصل کرنا فرمہ جائے۔“

قرآن کہتا ہے:-

”متشابہات کی پروپری اور ان کے حقیقی مسلم کرنے کی  
کوشش دیجی لوگ کرتے ہیں جن کے دلوں میں نہیں ہے۔“

آپ کہتے ہیں:-

”متشابہات اور بھائی توحیدیں ہی اور ان کا علم حاصل کئے  
بچرہ اوری ہوں، نہیں ہونا۔“

نشرواں کہتا ہے:-

”متشابہات کا علم صرف اور صرف انتہا کو سمجھنے  
بچھے پڑا تھا۔“

چھری جو آپ نے کہا کہ ایسی ہی متشابہات کا علم  
خالی کرنے سے کفار کریں تو پھر پرستی نامیل ہوئیں؟۔ ز  
یہ بحال کو گوا آیسے لے قرآن ایسی سے کہڑا ہے اور قرآن بڑی خفا  
سے اس کا جواب دیا چہ کہ متشابہات اس سے نازل کی گئی  
ہیں کہ مضبوط علم رکھنے والے باوجود اسکیں نہ سمجھنے کے یقین کریں کہ  
یہ ہمکے رب ہی کی طرف سے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جن آیات کے  
معانی و مطالب بچھیں آئے اُن پر ایمان لانا تو خود عقل کا انتہا  
ہو جاتا ہے، لیکن جن کے معانی و مطالب ہی عین شخص نہ ہو سکے  
اُن پر ایمان لانا ذرا سخت از امر میں ہے اور شاید اسی از امر کے  
لئے اللہ تعالیٰ نے متشابہات نازل فرمائی ہیں۔

کوئی تھی۔ اس کے بال مقابل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہم توہر چیز پر قابو ہیں۔ ہم اسے لے کر منتقل ہیں کہ ایک آیت مخصوص کر کے دوسرا سری اس سے بہتر ہا اس کی برابری نہیں!

فرماتے یہ کہ اضافہ اور ٹکڑا کوئی اس سے زیادہ واضح مثال بھی نہ سمجھ سکتی ہے۔

پیغمبری مثال سورہ بقرہ کی پر آیت ۲۸ ہے:-

وَكُلُّهُ الَّذِينَ يُنْظَمُونَ كُلُّهُ أَوْ جَنُوْنَ طَعَامُ مُسْكِنٍ۔

وَلِذِيْهِ طَعَامٌ مُسْكِنٍ۔

یہ آیت صراحت مبنی ہے کہ اچھے خاصے تدرست لوگوں کو بھی ایک سکین کا کامانہ بکری رووزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن کسی جاہلوں اور بیدیوں کے سوا بھی آج کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ جک جسروخ نہیں ہوا؟ تفسیر شاہیوں کو جس طرح اللہ تعالیٰ نے دیگر احکام میں توہر کا لانا فارما اسی طرح رووزہ کے حکم بھی یہ توہر کو کہنے کا لائق ہے۔ لیکن کوئی مادی نہ ہو گئے طعام سکین کو بھی رووزہ کا بدال اسلام کی لیکن جب کچھ وقت گذر تو اولیٰ کی آیت سے ہر اُس شخص پر رووزی قرار دیں یا پوری یعنی یا سافر یا اور کسی سخت بھروسی میں گرفتار رہے۔

وَسَنْ شَعْنَ وَسْكُنُ الشَّهْرَ

سو جو کوئی پاسے تم ہیں سے اس پیش کو  
مُنْدِيْمَهُ۔

یہ چند مثالیں شیخ کی ہیں نے وعظ کیں۔ قائلین شیخ ہنسے اور دشائیں دی ہیں۔ حقیقت کہ ان کا ہنا یہ شیخ صرف احکام ہی میں نہیں ہو بلکہ مخصوص ہوئی ہے۔ چنانچہ آیتِ رجم کوہہ تمثیل میں مشتمل کرتے ہوئے اور بعض نے توہر یا نک کہا ہے کہ سورہ احزاب سورہ تقریٰ طرح طویل میں چھر کافی حصہ اس کا تاریخ اور حکم و دلوں اور عبارتے توہر پہنچا۔ اب آنچہ کتاب سکھتے ہے تو ممکن ہے کہ منکر میں شیخ کی صفت میں شامل ہو کر اس طرح کی توجہات کریں کہ احکام اصل میں مخصوص ہنسے بلکہ ہر حکم کا ایک دقت تھا اُس نیں وہ دیا گیا اور دوسرا سے حکم کا وقت آیا تو دوسرا دیا گیا۔ یا کوئی حکم پہلے نام تھا پھر کسی آیت سے اسے خاص کیا گیا۔ جیسے سر جانے والے شوہر کی عدت کا مسئلہ کہ پہلے توہر عورت کے لئے وفات شوہر کی ایک ہی عدت بیان فرمائی پھر دوسرا آیت سے حاملہ عورتوں کی خصیص فرمادی۔ وغیرہ۔ وغیراً اپنے بھی کہہ سکتے ہیں کہ آیتِ رجم یا سورہ احزاب کا مکمل کوہہ شیخ نہیں ہے۔ لیکن اس سے کئی قدم آگے پڑھ کر یہ کہنا کہ آیاتِ الہی کا شیخ مصال ہے

کوئی تھی۔ اس کے بال مقابل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہم توہر چیز پر قابو ہیں۔ ہم اسے لے کر منتقل ہیں کہ ایک آیت مخصوص کر کے دوسرا سری اس سے بہتر ہا اس کی برابری نہیں!

فرماتے یہ کہ اضافہ اور ٹکڑا کوئی اس سے زیادہ واضح مثال بھی نہ سمجھ سکتی ہے۔

ابتداء میں بخشش کی طرف آتیے۔ ملائے مخلف میں کافی بحث رہی ہے کہ آیا قرآن میں شیخ ہے یا نہیں۔ زیادہ علماء اسی کے تالیف میں کوئی آیت نہیں ہے اور ضرور سے کم علماء سے کہتے ہیں کہ شیخ نہیں ہے لیکن شیخ کے نسلکر بھی اُس سے نہیں ہیں انکار نہیں کرتے جس میں میں یہ لفظ انہوں دو اسی عوام میں مستعمل ہے۔ ماں آریٰ تو شیخ کے بھی میں بخشش ہے کہ کسی حکم کا مخصوص ہو جانا۔ لیکن وا جب اعلیٰ نہ رہنما اس سے میں دینا کا کوئی بھی سالم شیخ فی العصر آن کا منظر نہیں کوئی نکار کرنے والا آخر قرآن کی اُن آیتوں کو کہاں لے جائے گا جن کا حکم تمام امت کے نزدیک ختم پوچھا اور دوسرا آیات نے یہاں حکمر ریاست کریں شیخ میں تبدیل شیخ کے عوض دوسرا نبی اور اعتباری اصطلاح میں، استعمال کرتے ہیں اور علاؤاللہ مسکن کے اور قاتلین شیخ کے درمیان قطعاً اختلاف نہیں۔ ہم ہمارے انتہی بحث کو لانا نہیں چاہتے بلکہ صرف چند مثالوں سے واضح کرستے ہیں کہ قرآن کی بعض آیات خود قرآن ہی کی بعض آیات کے مخصوص ہوتی ہیں۔

سورہ بقرہ میں آیتِ وصیت نازل ہوئی ہے:-

كُلُّهُ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرُوا حَدَّ

مِنْ مَوْتٍ كُلُّهُ إِيمَانٌ ثُرَكَهُ حَيْثُ

كُلُّهُ كُلُّهُ مُؤْمِنٌ إِنْ شَرِكَهُ بِهِ

لِلْأَوْصِيَّةِ لَا إِلَهَ

اس آیت کا حکم الْمُسْكُونُ شناختے تو سورہ نامیں نازل شدہ تمام احکامات نیوza بالقدر بکار ہوئے جاتے ہیں۔ امّت اپر متفق ہے کہ وصیت کرنے کی وضیت تو کجا وارث کے حق میں تو وصیت جائز ہی نہیں ہے کیونکہ ہر وارث کافی اللہ نے تعین فرمایا۔ دو ایں کے علاوہ الْأَرْدِ وَ وصیت جس استحباب ہے لیکن پھر اس پر امت القاق ہو اکہ ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت طبقاً باطل ہے۔

دوسری مثال سورہ نامی کی آیت ہے:-

بِإِيمَانِ الَّذِينَ أَكْمَلُوا الْأَطْهَارَ

لَمْ يَأْتِ مَوْنَدٍ يُكَلِّمُ خَازِنَ

کہتے ہیں؟

محترمی! امراضی اور عالی میں اور بھی بہت سے ماہنگا و محتمد ایسے ہیں جنہوں نے "ملائک" کی تشریع "قوی" ہی کے لفظ سے کی ہے اور قوی کی تشریع وہ تجویز کی طاہر و مختی و قوانی سے کرتے ہیں۔ مثلاً ایکھر بھی قوی میں شامل ہے۔ ایکم کی وقت بھی "قوی" ہی میں ہے۔ آئس فتاویٰ کے اندر لا دوں کو جو سیں ملائے دلی تو انہی میں "قوی" ہی کے ذکر میں شامل رہتی ہے۔ بھاپ برق آسیں اور مختلف ایسیں بھی "قوی" ہی کے افراد میں سے ہیں۔ تب کیا آپ بھائی پیش و حواس یہ سمجھتے ہیں کہ "ملائک" اور "قوی" ایک ہی حقیقت کے درمطلاعی نام ہو رکتے ہیں؟ قرآن میں لفظ "ملائک" "ستر" سے کچھ ملک جگہ آیا ہے۔ ان میں سے دس میں بھی جگہ آپ غور کریں۔ بلکہ تمہارہ تقدیر اور ملائک کا مکالمہ باحتضر فراہیں تب شاید آپ کو حسوس ہو رک جو شخص ملائک کو ایک ذری روح خلائق کے عنان "قوی" یا اس طرح کافر ب اگر کرنی اور نام دیتا ہے وہ قرآن سے محض تشویح کرتا ہے۔ و نہود بالقدر من ذلک۔

صفحہ ۲۳ پر آپ نے لکھا ہے:-

"یہ سورۃ حیدر ایک انسان میں پڑھنی ہو سکتا ہے اور کریم نہ ہو اور ترمیت ایسکی ہے جب تک کسی استاد کی شاگردی نصیب نہ ہو۔ یہی سبق ترمی خاگردی کو محرری کہا جاتا ہے اسی ترمیت میں دستے تعلق استاد کو اولی الماعز قرآن کہتا ہے تو اصطلاح میں اسی کو امرشد ہو گی۔ افسوس پریمی حیدری کی ضرورت و اہمیت ثابت کرنے کے لئے آپ نے لفڑا بے دل اور غیر منطقی طور پر قرآن کے لفظ اور مطلاع پڑھنی کریں گی۔ ارشاد و معیت کے سلسلہ کی ضرورت پر تو اور کوئی ہمتوں و خصبوں والی جانکاری نہیں۔ اس طرح کی مکروہ بلکہ طبع زادہ لیں لائے ہی کا تو تجویز ہے کہ پڑھنے لکھنے لوٹ دینی و رہنماؤں سے بدظن اور مرشدین و مشائخ سے اور زیادہ بدعقیدہ ہونے جاتے ہیں۔ معتردا و رغیر مفترضین کی شاید اس بارہ صفحہ تفسیروں تک تو اس ناچیز کی بھی پہوجن ہوئی ہے۔ ادو والار کے صفات ایسے نہیں مفترضین میں اختلاف کردار ہے۔ لیکن ایسا ایک بھی باریکہ ہیں اور اچھوہ مفترضی نظرے نہیں

ایک برف خدا دیت قرآن کے خلاف ہے جس کا ہم فرمائی تھی ذکر کیا یعنی مانع ختم و الی آیت۔ دوسری برف اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کثیر اکرم و اتفاق اور علماء و فضلاء مسخر کے نصرت امکان بلکہ وقوع کے قائل تھے وہ سب کے سب نہود بالذر ہواں باخت اور ذات را تعلق رکھتے کہ ایک امر مجال کا وقوع مانتے تھے۔ آیاتِ الہی کے نفع کو مجال بتانا تو صرف اُن بیوہ دیلوں ہی کا طریقہ کار تھا جنکا طعن میں پچھے نقل کرایا ہوں۔

پھر ایک مزید ارباب یہ ہے کہ آگے ص ۴۹ پر آپ نے خود ہی مانتا ہے کہ قرآن و احادیث سے استخراج مسائل کے لئے دیکھ شرعاً الطک کے علاوہ ناتیخ و نہ صورج اور عایت و رخصت اور قوی و ضعف کا عالم ہونا بھی ضروری ہے۔ اُری بات آپ نے صورج بھکر لکھی تھی کہ قرآن میں شخچمال ہے تو یہ "ناتیخ و نہ صورج" ہاں سے آتی ہے؟

صفحہ ۲۳ پر آپ فرماتے ہیں:-

"جس کو تدبیر اصطلاح میں دیکھتے ہیں اسی حقیقت کو ارج کل کی اصطلاح جس قوی یا قویں کہتے ہیں۔ حقیقت ایک ہی چیز کیں اصطلاحات کا علم نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو غلط کہتے ہیں۔"

یہیں پڑھنے کا کار ان الفاظ کو تھے وہ آپ نے کیا سوچا اور کیا سمجھا ہے۔ سرستاً تربوں کی طرح آگر آپ کوئی قوی یا قویں ہوتے تو یہی بھتاک اس طرح کے کے ملے خصلوں اور اجتماعہ دوں کا منتہا مادہ پرستوں سے ہم آہنگی ہے۔ یا اہل قرآن کی طرح آپ درباری عالم ہوتے تو یہی بھتاک یہ تھیں اسی انہی حقیقات عالیہ میں سے ہے جن کے ذریعہ آپ کو اہل نجت و تاریخ کے لئے ایک اپنودھ اور چہہ ب نہیں بڑا کرنا ہے۔ لیکن آپ ان دو لوں میں سے نہیں ہیں، اس لئے جیران ہوں کہ آپ کے الفاظ کو کن معانی پر محصور کروں۔ کیا دادِ قیمی وہ تکفیر مسلمان یہ سکتا ہے جو فرستوں کو حقیقتاً ایک ذری روح خلوق نہیں بلکہ محض قوی مانتا ہے؟ کیا سچی مجھ نلک (جس کی جمع ملائک ہے) کسی خلوق کا ایسا ہی حقیقتی نام نہیں بسایا کہ ہمارا نام انسان سے بکرہ محسوس اصطلاحی لفظ ہے؟ کیا حقیقت آپ جانتے ہیں کہ آج گل کی اصطلاح میں "قوی" مگر زوں کو

جماعت کا پھر لشوجو دیکھئے ہوتے ہیں اور عقل و دینست سے بالکل بہرا نہیں ہیں آپ کا یہ سیارہ دیکھ کر بیان میں زیادہ وقت نہ دیں گے لیکن کچھ سوچ جماعت، اسلامی کا فہری جریات سے کوئی تعلق نہ ہے۔ جماعت ہیں اخراج اکوئی حق موجود ہے کہ نقد اسلامی کے میں ہیں انہوں ذخیرہ رکونا کارہ اور تمام احکام فقیہ کو اتنا بیسی پروردی کریں گے۔ آپ ایسا سخت النیاز لگانے میں صراحت استیقہنے بالکل بہرث کئے ہیں۔ الگا پٹ مٹھی مٹھی سے میں تو عرض کر دوں کہ جماعت اسلامی کا واحد مقصد قرآن و سنت والے اسلام کو فروغ دینا ہے اور اس کے اراکن میں خفی بھی ہیں، شافعی بھی، احمدیت بھی وغیرہم۔ جس طرح نام نیک دل مسلمان پیدھی ہے لیکن ہیں کہ تمام انہم برحق ہیں اسی طرح جماعت بھی ابھی پیدھی ہے کہ ہر ایک کا بیر و اپنی جگہ برحق ہے اور اس کا کوئی دو کسی بھی اہم کی پروردی کرتا ہو وہ اس پر عرض نہیں ہوتی بلکہ وہ تو یہ چاہی ہے کہ قرآن و سنت کی حوصلہ اور سبق طبیعت ہے اس پر سب مسلمان جمع ہو جائیں اور اسلام کی زبانی دعویوں اور نعروں کی بجائے دل و جان سے اسلام کو فروغ دینے کی کوشش اسی طرح کریں جس طرح ہمارے رسولؐ ہمارے صحابیٰ ہمارے عابدین ملکوں کی۔ آپ الگریہ بات کو فقط سمجھتے ہیں تو خود جماعت کا اللہ بھر جو دیکھ لیں۔ وہ بات تو آپ کو کہیں نہیں سمجھتی جسے سننا کہ آپ نے

لکھ دیا ہے اس میں نے جو کچھ کہلئے وہ یقیناً کر رہے گا۔  
آج آپ نے جماعت کی تفصیل میں لکھا ہے:-

”اگر کوئی اخڑا خص پر کہتے ہیں تو یہ کا جانکری  
کے کارہ بارہیں، بیک کا نقش ہو سو وہ اس سے متعلق فقہ  
ساتھ پہنچیں یہ بھی ان کی کم ملکی کا تجھے ورنہ اصل احادیث  
سماشی وغیرہ کا معلم ہوتا تو یہ صفا می سو وغیری سو زکریت:

یہ بیارت بہتر بیارت ہے کہ نہ آپ کو ٹھیک ہو رہا اور  
معلوم ہے کہ سو وہ کے سلسلہ پر جماعت کے کس فردنے کی الگ اور میکنک  
کے متعلق کیا بحث کی۔ نہ آپ کو یہ ہوش ہے کہ دوسروں کی تفصیل  
کرتے ہوئے آپ خود ہی اپنا اخنوں کو بناتے ہے ہیں۔

میں آپ کو بتاؤں کہ الگ کوئی شخص یہ لکھتا ہے کہ قہہ بیکنگ“  
کے باسے میں ساکن ہے، تو یہ فقرہ پر اخڑا خص نہیں ہے بلکہ ایک صدر  
تاریخی حقیقت اور ناقابل تردید اتفاق کا افہار ہے۔ ہم لوگ جس

گذرا جس نے اولوں میں کا مصدقہ اول اسٹاک اور شایرا میرزا کو کھاہو  
چھریہ بھی یقینت ہوتا کہ اخناب یا اس کو دیتے تھے اولوں میں کے  
تحت مرشد و اسناد بھی داخل ہیں۔ حقیقتاً الگ رجھ ہے بھی وہ صرف اس پردا  
تازہ نہیں بلکہ یہ کہنا کہ قرآن ہیں اولوں میں کا اسناد اور مرشد  
ہیں کو کہا یعنی ہے اسلامی الگ جو استماع طلبی ہے اور شایر جمال و سعید کے جواہی  
کوئی بھی دادردے ہے۔

آپ کی کتاب میں دیے تو ہر دو چار صفحوں میں قابی نظر اپنی  
موجود ہیں معلوم ہو لے ہے کہ معتبر دریافت مقصود اور تحمل کو آپ نے لکھتے  
وقت ملحوظ نہیں رکھا ہے بلکہ قلم برداشتہ جو جی ہیں آیا لکھتے چل گئے  
ہیں۔ یہ سے شک نہیں ہے کہ قلم اور الیٹم ہونے کی بات ہے۔ ورنہ جنگر  
خواہ تو سوچتے ہیں کہ کسی الحسین اور کائن الحسین میں ان حسوس ہی  
ہے کہ جبل جبل آپ کی عمارتوں میں تصادم پیدا ہو گیا ہے اور بعض باتیں تو  
ایسی ہیں کہ ان کو سچنا ہی مجھ سے ملزم کرنے مشکل ہے۔ قریب تھا کہ  
میں انہیں کام کر رہے ہوئے آپ کی کتاب کو لے۔ غرف رکھوں  
اور جو را جھوٹوں کا ذکر میں نہیں کیا ہے انہیں اپنے ہی تک محدود رکھوں  
لیکن کتاب کے اوپر میں آپ نے ایک ایک بھرپوری جھوڑی ہے کہ  
میرے لئے ملکوت مکون نہ رہا۔

صفحہ بیٹھے پر آپ نے لکھا ہے:-

”بزر عالم یا کو درست قلم جماعت اسلامی کے نام پر بھی  
رہی ہے جس کا دعویٰ یہ ہے کہ احوال کے عالمیت احکام کی  
تشیع ہوتی چاہئے۔ اب احوال جن چکرات ہے ہماری وجہ قریب  
تشیع موجودہ زمانے کے لئے تاریخ ہے۔ اس لئے اس فقرہ  
کو پاہندی نہیں کرنی چاہئے۔“

میرے محض یا یہ تو آپ نے کتابوں میں ہی پڑھا ہو گا اور  
بزرگوں سے بھی مسنا ہو گا کہ غیر علم کے فیصلہ کرنا اور غیر واقعیت کے علم  
کا انفس پر ستوں اور جاہلوں کا کام ہے۔ آپ کی عمارت بتانی ہو  
کہ آپ نے جماعت اسلامی کا انٹرٹریج ٹولیا شاید اس کی ایک دو  
گذاریں بھی نہیں پڑھی ہیں۔ حصن افواہ جو کچھ سن لیا اور چند حعرف  
اقتباسات جو عاندیں کی کتابوں میں دیکھ لئے تو براہمی کے تحت  
جماعت اسلامی پر توبہ واغدی۔ جماعت کے دھ جامعین بھی جو

حرام چیزیں طرح بسیجیں ہوں۔ بلکہ سود میں اندر موتے قرآن معاشری مذہبی کی بکاری تھریت ہی نہیں اور ہر وہ معاملہ حرام چیز ہے جس میں روپی کمیٹی پانی جاتی ہو اور آپ غور فرمائیں تو حکوم ہو گا کہ ”معاشری سود“ کی مطلوبیت ہی المخواہ ہے۔ سود ایک زائد رقم کا نام ہے۔ رقم کا مطالعہ معاشری ہوتا ہے ایسا سود تو ہر ایک ”معاشری“ بھی ہے اور مذہبی سود کی مطلوبیت بھی ہے لیکن کہ سود اور ربا کے الفاظ اضافے ہی میں موجود نہیں ہیں اپنے اپنے شخص کو بھی کہتا ہے جو کہ فخر خاص طور پر ان اشیاء کے باسے میں ساکت ہے۔ ہاں اصول و کلیات ضرور اس میں لیسے موجود ہیں کہ ان سے ان تمام نوایا جاد ہیزوں کے باسے میں

اوہغیرہ بھی سود پر معنی دار ہے؟  
تھے آپ اللہ ہیں:-

”پھر وہ جماعت کا داد سود عومنی پر فقر کے چاروں اہل  
کو ختم کر دیتا چلتے۔“

بھی آپ نے محض سنتی ستانی پر اعتماد کیے فرمادیا۔ تحقیق  
ذمایں یہ چھڑ افراہ ہے۔

تھے آپ ایک ایسی بات لکھتے ہیں جس پر مجھ جسیں آدمی تو غم  
کے چار آنسو ہوتے کے سوا بچھے نہیں کر سکتا۔ لیکن جو لوگ اسی زبانوں  
اور عالموں کو رسوا کرنے کے درپر رہتے ہیں وہ ضرور آپ کی خبر کچھدار  
لوگوں کے سامنے رکھ کر کہیں گے کہ یعنی، ہم زکریتھے ہو گوئی مٹلا  
بے عقل اور اچھیں ہیں دیکھئے سنتی کمی اور خرد کلاس باہیں للہ رہے ہیں۔  
آپ نے جماعت اسلامی کی دعوت حکومت ایسی کاروبار کرتے  
ہوتے لکھا ہے۔

”تب اس پر نظر زمانے میں تنظیم سید ایسے ایک بھائی کے  
تحت حکومت ایسی قائم کرنا، اس سب ذوقوں کو شکار ایک فوج  
ہی بنانیتے کا عمل۔ بچکانی (۹) ہے، تلفکرست عاری ہجڑی  
چھرندہب کے احکام کے خلاف ہے آخر زمانے میں ہب  
بشقی کی بشارت دیا ہے حکومت ایسی کی نہیں دی۔ ان کے  
جماعت اسلامی کے عطاواد کو امان افران و حدیث کو جھوٹا  
سمھلاتے۔ پھر اس جماعت کا ساختہ دینا سراب پر بانی کا  
روح کا کھانا ہے۔“

یا ہفتہ اس کا پہلا مطلب تو صریح ہے کہ حضرت عمر  
ابن عبد العزیزؓ کو آپ خلیفہ راشد اور ہرگز مسلمان بھی کی بجائے

ذخیرہ مسائل کو نظر لکھتے ہیں وہ بہت پہلے اُس وقت جمع کیا گیا تھا  
جب مبنیک نام کی کوئی پیشہ نہیں موجود تھی اور ملنکنگ کا وجود  
ترنی یا اخلاق نہ لاملا طور پر نہیں رکھا تھا۔ تب آخر کوئی فقیر کی طرح  
خاص طور پر مبنیک اور ملنکنگ کا نام لیکر حکم فقر بیان کرو یا تلقین  
ریڈیو، ہمواری ہزار، ریل اور اسی طرح کی انترو اور اشیاء کے نام  
موجود نہیں ہیں اپنے اپنے شخص کو بھی کہتا ہے جو کہ فخر خاص طور پر ان  
اشیاء کے باسے میں ساکت ہے۔ ہاں اصول و کلیات ضرور اس  
میں لیسے موجود ہیں کہ ان سے ان تمام نوایا جاد ہیزوں کے باسے میں  
اوہغیرہ بھی سود پر معنی دار ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔  
اسلام کا نقطہ نظر واضح پہ جاتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔  
پس مبنیک کے باسے میں کسی کا یہ کہنا کہ فقر اس کے باسے میں ساکت  
ہے ایک واقعہ کا اظہار ہے اور اس سے اس کا کام لعلن؟ چھر اس  
اکابر و اخسر سے قائل ہی تھی تھیر فقر ہیں، بلکہ ظلم فقر ہے اور اسی  
ظلم کے نقطہ نظر سے اس شخص نے یہ ثابت کیا ہے کہ تھیر ہی کے  
اصول و کلیات کی روشنی میں مبنیک کا سود حرام ہے۔ نہ صرف حرام  
بلکہ الجھن جھن حرام۔

ہم جانتے ہیں کہ بعض علماء حیدر آباد نے سود کے باس میں  
ٹری گلکاریاں کی ہیں جسی لاعین نے مبنیک کے سود کو جائز بھی قرار  
دیا ہے۔ آنچاہاب اگر کسی وجہ سے اسی علماء کے ہمراستے ہیں تو خیر  
یہ آپ کا اپنا اختیاری معاملہ ہے۔ لیکن اسی راستے کو حق کچھ کریں  
راستے رکھنے والوں کو بے علم تباہی ایسی بے شکی جوست ہے کہ سوائے  
اللعلج کے اور کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ آنچاہب خدا جانتے کسی کو شہ  
نشیخ کے باعث میں غلط بھی میں مبتلا ہیں کہ معاشری سود کو مذہبی  
سود کچھ کی خطاصرف جماعت اسلامی والوں نے کی ہے۔ یعنی  
روپرے لفظوں میں آپ کا یہ مگان ہے کہ مبنیک اور دیگر معاشری  
اسکوں ہرستے ہیئے حلنے والے سود کو حرام کھانا جماعت اسلامی  
بھی کا جرم ہے۔ اور سب علماء اسے جائز و مباح سمجھتے ہیں۔ انا اللہ  
دان ایسہ داجون۔ سب سے مجرم! آپ تحقیق فرمائیں تو معلوم  
ہو گا کہ معاشری سود کو حرام دینے والے صرف ایسے ہی علماء ہیں  
جھوٹوں نے کرنے میں بیٹھ گئے وہیں طور پر معاشری اور مذہبی سود  
کا مخلوک خیز فرق قائم کر لیا ہے ورنہ شرق سے لیکر عرب تک تھا  
مستند اور معروف علماء اس پر تھوڑی بھر کے معاشری سود بھی اسی طرح

حکومت کو طرح قائم کریں گے۔ لیکن اب حکومت نہیں کر رہا ہے؟"

یہ بات سب سے بازی سے لگی۔ میں اس کی تردید نہیں اس سے کچھ کہوں گا کہ اس کی تردید کرنا موانتے چوں کے کسی کو زیر نہیں دیتا۔ اس سے اپنے محض سے خود پوچھوں گا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت الامیر قائم کی تھی اور اس کے بعد چار خلافتے راشدین نے آئٹ کی پیروی کی تو کیا اُس وقت اللہ حاکم نہیں تھا؟ یا یہ فضل البشر عالم نہیں اور ان کے مخالف یہ خدا شرک کر گئے ہیں؟ یہ بات سہمات۔ بے علمی کے اندھیرے اور تعصباً کے طوفان سے آپ کو بہاں لادتا۔ میرے محترم حکومت الامیر کا مطلب ب شخص پہنچا چکا ہے کہ اللہ کو خوب حکومت پر بخانے کا مخصوص ہے وہ شخص یا تو عقل باختی ہے یا کہر پر در اور فتنہ جو۔ میں آپ کی اطاعت کے لئے عرض کر دوں کہ جماعتِ اسلامی حسن حکومت الامیر کی خدمت میں ہے وہ یہ نہیں ہے کہ دنیا کے کسی تخت شاہی پر بقیسیں اللہ میں اکو لا بھائی اجالتے۔ بلکہ یہ ہے کہ اللہ نے اسلام کے ہاتھ سے جو لفاظِ حیات انسان کو دیا ہے اسے عقلی دنیا میں تاذکہ کیا جائے اور کوشاں کیجائے کہ انسان اللہ کے کپنی دین کے نزیر سایہ نہیں گزاریں۔ میرے تھوڑے ہوں گے کہ یہ سبھی سی بات آپ بھی اپنے دل میں پہنچ ہی بھجتے ہوں گے لیکن سی سنائی باقیوں پر جماعتِ اسلامی سے غصی خان کراپٹ اور آن گوم کا خانہ خراب کر رہے ہیں جو جہل و کم عقولی کے باعث آپ سیbor ہادیان کرم کی اندھی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ الگ دیانت د ایمانداری سے کام لیکر جماعت کے لشکر کا مطالعہ فرماتے تو معلوم ہوتا کہ میں حقیقت کو آپ نے اپنی اسی کتاب "اصول اسلام" میں کی جگہ لکھا ہے اسی حقیقت پر جماعت کی دعوت قائم ہوئی ہے۔ مشکل صفحہ ہا بپر آپ لکھتے ہیں:-

"قرآن شریعت زندہ گویا اُن شاباطہ حیات میں جو زندگی کے ہر طبق پر بخط ہے"

اگر ان اپنے بھی الفاظ کا تحقیقی مطلب آپ کے ذہن میں موجود ہوتا اور بجاے سخن سخن کے آپ "مکمل ضابطہ حیات" اور "بمولہ محیط" بیسیں الفاظ اور تصریح کسی دعوت عمل کی بیت سے لکھتے تو ٹھیک یہ وہی بات تھی جو جماعتِ اسلامی کی بنیاد ہے۔

حدیث کو جھوٹا بھجتے والا فرار دیتے ہوں گے؟ کیونکہ حدیث میں آیا ہے تیس سال خلافت قائم ہے کی پھر ملک عضوض کا مطلع اعلان پادشاہوں کی حکومت ہو گی۔ اگر آزاد زمانہ کے تھے حدیث میں پذیری اور فتوؤں کی پیش کوئی کامیل ہے کہ آج شخص بھی علم اور اس دعا فیت کی کوشش کر سے وہ احادیث کو جھوٹا بھجتا ہے تو خلافت کے تیس سال پر کے ہو جانے کے بعد حضرت عمر بن عبد الرحمن نے جو خلافت قائم کرنے کی نصیحت کو شکش کی، بلکہ حملہ قائم کردی تو وہ تو پر حربست اولیٰ حدیث کی تکریب ہو گئی۔ میر جہادی اس سے کہ اول الذکر کے معاملہ میں تو یہ بات بحث طلب رہ جاتی ہے کہ ابھی وہ آخر زمانہ آیا ہے اسی حس کے سے احادیث نے پیش کوئی کوئی ہے۔ لیکن شانی الذکر میں ایسی بھی کسی بحث کی نجاشی نہیں کیونکہ متعین طور پر شرمنی کا لفظ موجود ہے اور کوئی حق بھی نہیں کیونکہ ملک اکہ ہر این بعد العرب کے ذریعے پہنچ ہی تھیں سال پر کے ہیں ہو جکے تھے!

دوسری مطلب یہ ہے کہ ماخنی میں جو مصلحین نے فتوؤں کو دیانتے اور اس دعا فیت کو فروع دیتے ہی کوشش کی وہ مساجدیت کو جھوٹا بھجتے والے تھے۔

تمہارا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نزدیک آج ہر وہ شخص قابلِ لعنت ہے جو امنِ ظمیم اور اصلاح حال کی کوشش کرے اور ہر فتنہ پر دلائلِ محسین و معاون ہے۔ آخر فتوؤں کو مٹانے کی پیشی اور آخر فتوؤں کی حکومت الامیر قائم کرنا ہی تو یہیں ہے بلکہ ہر فتنے کی تعیت سے ایصال و اندفاع کی تکلیف انجام لگتی ہے۔ آپ کے طرزِ استدلال سے تو کسی بھی فتنے کو مٹانے اور دیانتے کی کوشش کرنا احادیث کو جھوٹا ہے۔ گویا اسی کو زندگی کو دکنی حدیث کو جھوٹا ہے۔ جو کوئی فتنے سے باز رکھنے کی کوشش حدیث کو جھوٹا ہے۔ قاتل کو قتل سے منع کرنا حدیث کو جھوٹا ہے۔ علی ہذا۔ عیاشی، قتل و غارت، ازیز دسی، قمار بازی و غیرہ میں فتنے ہی تو ہیں کیا اب ان سب کی بہت افزائی اور عدد کی جاتے ہیں ایک قدم اور آج ہے تھے۔ اور شاد ہوتا ہے:-

"دوسری پیڑی کہ حکومت الامیر قائم کرے کا نظر ہی غلط اور شرکا ہے۔ چونکہ حاکم قسمیت سے اللہ ہی ہے اور اللہ ہی سب کا اب ہے لوگ۔ رجاعتِ اسلامی جسے اللہ کی

## حضراتِ امام ابوحنین فہرست کی سیاستی ندی مگر انہوں نے اپنے مکالمہ میں

سائنسی پاٹخوں سے زندگی مصروف کی رہتا ہے پس پھر بے لارجواہ ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا اور تقدم ہمارے قانون ابوحنین علی عظیم۔ سیاست جیسا بحیدہ موضوع اور مولانا اسناذر حسن جیسا عالم دادا مصطفیٰ۔ اسکے بعد کس تعریف کی ضرورت ہے۔ فتحت محمد بارہ روپے۔

**خطباتِ دراس** سیرتِ یوسفی پر مولانا سید سعید علی

ندوی کے وہ آٹھ خطبے جو یہ حد مقبول ہوتے۔ سیرۃ النبی "جیسی عظیم کتاب کے صفت کو خطباً میں کیا چکر نہ ہو گا پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ فتحت ہن پوچھ جاؤ پڑھئے

**نصرۃ الحدیث** حدیث کے موضوع برا لارجواہ کتاب۔

تفہیم کا خزانہ۔ فتحت دو روپے آٹھ آنے۔

خطبہ کا پتہ

مکتبہ تحریکی دیوبند (دیوبندی)

آئے آپ یہ صحیح ترین بات بتانے کے بعد کہ قرآن کا خطاب آج کے مونین و مشکلین سے بھی اُس طرح ہے جس طرح دوسرے دوں میں تھا اور تمام احکامات کے حکم و کلفت ہر ذات کے لوگوں میں تھے ہیں اُس طرح ہم دنیا میں قرآن شریف کی ایات کا انتظام ہیں کریں گے اس وقت تک ہمایتِ قائل ہیں پہلے ہی پھر قران نزدِ دو گروہ اپنا بطیف نہیں کہلا سکتا۔

بالکل یعنی بات ہے جسے جماعتِ اسلامی افاظبدل بدلت کر ذہراتی ہے۔ آئے مفروضہ اپر ارشاد ہے:-

"ای یعنی قرآن شریف کی عمارت یا آئیوں کے مصادفات کو دنیا میں جب تک تلاش نہ کریں قرآن کی حقیقت اور عظمت ظاہر نہیں ہو سکتی۔"

شیخ دہی خیال جماعتِ اسلامی کا بھی ہے۔ لیں فرق ہے کہ آپ تو اس طرح کی بتیر محسن عنگری اور خوش فلانی کے طور پر بھی بیرون کر رہے ہیں کہ ان باوں سے جعلی تھامیں کیجیں اور ان باوں پر بقین مسکنے والوں کو علاوہ ایک کچھ کرنا لازم ہے بلکہ جماعتِ اسلامی یہ بتیر محسن زبانی ترین اور خوش فہاری کے طور پر بہتر کرنی، بلکہ چاہتی ہے کہ مسلمان سرگرمی مغل ہوں اور بقین دایاں کا جملی ثبوت دیں۔

خدار آپ میری معروفات پر ٹھہرے دل سے خود رہیں۔

یہ معاملہ دین و دینا نہ کاہے۔ مذہب و ملت کا ہے۔ آخرت کا ہے۔ سیدنا انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کفی بالامر و کذب بآن تحدیت پر بکل ماضیم کو کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے ہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سخنی سانی بات بیان کر دے (جب سخنی سانی بات کا بے تحقیق بیان کر دیتے ہیں آدمی کو جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے اُو ان لوگوں کا آخرت ہے کیا حال یوگا جو سخنی سانی کے بیان ہی پر اتفاق ہمیشہ ہوتے۔ بلکہ اُو جوں کو امور واقعی اور حقائق نامہ مسلم کر کے اپنیر شمار اعزاز ہوں اور متوہوں کی عمارت ہٹھی کر دیتے ہیں۔ یوم الحساب کچھ دوہنیں ہے تھیں کیونکے آپ جیسے عالموں اور رہنماؤں سے صرف پہنچی کی خطاوں کا احتساب نہیں پہنچا بلکہ آپ کے گمراہ کن جھبٹے اور مکڑا میز رہیں گے۔ سے جو بے علم و کعلم عقل خواہ گمراہ ہوں گے اُن کی گمراہی کا بھی تھی جو کچھ ویال آپ پر ڈال جائے گا۔ درستی خدا نے قیارہ دو نے اسے کوئی نہ کارہے کا سب سے زیادہ سخت دہی ہے۔ (فاتح عثمانی)

## دُرِسْجَمْ



ہزار لوگ اس سے فائدہ اٹھا چکر ہیں اور اٹھا رکھ رہیں

دار الفیض حمامی دیوبند (دیوبندی)

# تفسیر الحشمت

جھوڑنے ہے کہ پھیلہ ماه بھی اور اس مزرس بھی تفسیر الحدیث "کر زیادہ سمجھنے نہیں دستے جائے۔ انشاء اللہ آمدہ اس کی تائی کی جائے گی اور ارادہ ہے کہ جس سودے کا ذکر میں پھیلہ ہیئت کے نوٹ میں کرپکا ہوں اسے اگلے ماہ سے شروع کریں اور ہر اشاعت میں کم سے کم آٹھ صفحات اس کے لئے وقف کروں۔ وبا اللہ التوفیق۔"

عَنْ أَبِي مُسْعُودِ الْأَصْهَارِيِّ قَالَ يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبِّنَا إِلَهُ الْأَنْوَافِ فَقَالَ كَمَا عَيْنِي فَقَالَ رَبْ جُنُونُ يَا أَبْرَسُونَ اللَّهُ أَنَا أَدْلَهُ عَيْنِي مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَلِكَ عَلَى حَيْنَقَةٍ أَمْثُلُ أَخْرَى فَاعْلِمْ - سَرِدَاهُ مُسْلِمُ دِشْكَةُ كِتَابِ الْعِلْمِ

(توضیح) حضرت ابو سعد الفاروق رضی اللہ عنہو سے حدودی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایا اور کہا کہ سیڑی سواری کا جائز پہنچنے سے محدود ہے جو ہر سو ساری کامیابی اور ایک ایسا جائز ہے جو اس سے محدود ہے جو ہر سو ساری کامیابی سے فرایا سیڑی پر ہے۔ وہ ایک اور شخص جو اس سے کامیابی کر سکے اس کو ایک ایسا ادمی بتاؤں جو اس سے سواری کے حضور فرایا جائے ہے اس شخص کی کوچلا فیکے آگاہ کے اسے اللہ تعالیٰ ایسا ہی اجر دے گا جیسا خود بھلائی کرنے والے کو دے گا۔ اسے سلم فرید را بت کیا۔

تفہیم:- من ذلِّ عَلَى حَيْنَقَةٍ کا ترجیح میں سے یہ کیا ہے کہ "تو شخص کسی کو بھلائی سے آگاہ کرے۔" لیکن حق یہ ہے کہ "دلالت" کے عین صرف آگاہ کرنے ہی کے نہیں ہیں بلکہ یہ ایک ایسا لفظ ہے جسکے پورے پورے عقیقہ کو اور دین میں عمل کو لفظ بھی ثابت کرنا اور نہیں کریا۔ اس کی مراد "نشانہ ہی" بھی ہو سکتی ہے "حریک و تحریک" بھی۔ ذریعہ اور سیل بن بھی۔ "دلالت علی المیر" یہ بھی ہے ایک شخص کی عمل کی صرف تذکرہ کر دے اور اس تذکرے ہی کو کوئی دوسرا شخص اسے اخراج دے سکے ڈالے۔ یہ بھی ہے کہ ایک ادمی کی عمل خیر کی خوبیاں اور خوش آئندگی کو عمدگی سے بیان کرے اور دوسرا سے لوگ اس سے اثر پذیر ہوں۔ یہ بھی ہے کہ ایک ادمی زبان سے تو پچھہ نہ کہے۔ لیکن دوسروں کے سامنے کوئی عمل خیر اس طرح اخراج دیے گے کہ ایس اس کی ترغیب ہو۔ مثل صدقات و خیرات کا معاملہ ہے کہ بعض حالتوں میں ایک شخص کے ہیں کرنے سے دوسرا سے دو لوگ بھی کشادہ دست ہو جائے

یہاں بھائش نہیں۔

"دلالت علی الغیر" اور "دلالت علی المعصیت" کا جیادا حکم تو پیدا ہے۔ لیکن تفصیلات میں کچھ فرق ہی ہے۔ "دلالت علی الغیر" سے قوایں ہوش ہونا تو اس بات پر محض ہے کہ "دلال" کے قلب میں "غیر" کی نیت اور ارادہ بھی موجود ہو۔ لیکن "دلالت علی المعصیت" میں فتن اوقات اور ارادہ و نیت بھی عذاب تھوڑے پر جاتی ہے۔ مثلاً زید طلحہ کو ایک دلیے ہوئی ٹول کی سرکار اسے جانتا ہے جہاں شراب یا جاتی ہے۔ تو اکھیسا جاتا ہے۔ عیاشی ہوتی ہوئی ہے اور پیرزین زید کے علم میں ہیں۔ اب چاہے تیری کی نیت یہ نہ ہو کہ طلحہ ان مصیتوں میں گرفتار ہو جائے بلکہ وہ محض ہوئی ٹول کی شان درست کو دکھانے اور وہاں کے جائز مشاغل سے لطف اندوز کرنے کے لئے گیا ہو۔ لیکن اگر طلحہ وہاں شراب دفتر یا عیاشی سے ملوث ہو جاتا ہے تو زید بھی اللہ کے یہاں ستوں ہو گا۔ یا مثلًا یہ کہ شخص مردوزن کی قبولیت علم کا اسکول ہو جاتا ہے اور اس کی نیت قاسد ہیں بلکہ وہ اپنے زریک استے حفید قوی کام کچھ کے کھوں رہا ہے۔ لیکن اگرچہ ان طبلاء اور طلاقا میں بائی گز ازاد احتباط کے باعث جنی مگرا ہی بھیلے گی۔ اور ضرور پھیلے گی۔ تو شخص بھی باوجود ارادۃ فناہ نہ رکھنے کے گناہ کار ہو گا۔ گویا اصول یہ شکار کوئی بھی ایسا عمل کرنا جو حقیقی اور عادۃ کی معصیت کی پیدائش کا سبب بنتا ہو۔ اب اسی درست مصیت کی طرف بوجنے کی قدرداری پائی جاتی ہو۔ "دلالت علی المعصیت" اہل کے گما اور دال کی نیت یا تمہیں غلط اندیشی عذر معمول نہ بھی جائے گی۔

اس کے برخلاف "دلالت علی الغیر" کے لئے نیت کی صافی اور ارادۃ و مقصد کا بہرہ ضروری ہے وہ ثواب کی توقع ہنسی و چھوٹی میں حدیث چھوٹی کی ہے۔ واقعہ بھی عمومی سائبے اور قول رسول تو بہت ہی تھوڑے ہیں خوب کچھ نہ ملکت۔ وہیں تسلیم کے لعل وجاہ اس میں ملیں گے۔ ایک طرف اس سے یہ پاچلکا ہے کہ سلمان کی ازدواجی کا بہرگوشہ، ہر خبیش و عرکت، ہر جوںی سے عمومی عمل اس لائق ہے کہ اسے اسلام کے دینے ہوئے ہمارے خواص و شریعے پر کھا جاتے۔ میما کہ اللہ علی شانے اور کیون تھم میڑاون دیتمعنوں انتہا عومنوں روہ جو کہ کھادا کرتے ہیں اور جوںی استعمال کی چیز بھی عاریہ نہیں دیتے۔ سعادت خواہ فرمایا کہ سبی کسی ہموں اور چھوٹی باتیں کی

کہ جن اعمال خیر سے دوسروں کو ترغیب ہو اخیس ظاہر کر کے اجتماع دینا بھی بعض حالتوں میں مفید ہوتا ہے۔

"دلالت علی الغیر" یہ بھی ہے کہ ایک شخص کی عمر و اصول و تھیس کی تربیت اور کسی منہوم عقیدہ و مسلک کی تسبیح کے لئے کوئی مقالہ، مضمون، کتاب یا ظلم لکھنے اور پڑھنے والے اس سے اپنے عقیدہ کے کلی چشم اور عمل کی اصلاح کر لیں۔

اس حدیث میں صرف "دلالت علی الغیر" کا ذکر اس سے ہر کوئی آمدہ قصہ ہے "عمل غیر تحریری" پا جا جانا ہے وہ دوسری احادیث کی روشنی میں یہ بات بالکل طشدہ ہے کہ "دلالت علی المعصیت" کا بھی بھی حکم ہے۔ یعنی جس طرح "دلالت علی الغیر" کی اجر پڑھا اسی طرح "دلالت علی المعصیت" بھی اس زاد اور عذاب ہو گا۔ اس عقل و لفظ اور تفصیلات و قیاس سب شاہد ہیں اور ایک محدود پہنچنے پر دنیا ہی ناazon سازوں نے بھی غیر و مشرد و نویں ہیکی "دلالت" کو لائی وہ منتظر ہے۔ مثلاً لقب لگانے والے کی طرح وہ شخص بھی مجرم ہی بھجتا جاتا ہے جس نے لقب لگانے پر اگسایا ہو یا لقب لگانے کے لئے موذون مقام کی توانی ہی ہے۔ اسی طرح قانون کی اطاعت کرنے والوں کی مشروطہ شخص بھی لائق ہیں تصور کیا جاتا ہے جو دوسروں کی اطاعت کی ترغیب نے یا لفڑا قانون کا ذریعہ ہے۔ مخدود یا ساف پریس نے اس سے کہا کہ دنیادی قانون سازوں کی توجہ خاص ہی خاص معاملات میں اکھوں سے اس سے قطع نظر کر دیا ہے اور سے شمار جنم لیسے ہیں کہ اُن کے دلیں اور جرکیں کو ان کا قانون پکھنیں کہتا۔ بلکہ یہ شمار امور ایسے بھی ہیں کہ وہ جرہوں کے لئے صرف "دلالت" ہی نہیں بلکہ علت اور سبب قوی بھی ہیں مگر قانون اکھیں مجموع قرار دینے کے عرض ان کی ہفت افزائی کرتا اور اسی دروغ دیتا ہے۔ خصوصاً جنسی اثار کی اور اخلاقی جرم کے مسلمانیں تو اسکی مشاہیر عام ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ قانون سازوں میں بُرائیوں کو کشانے کا کوئی حقیقی جذبہ پا جاتا ہے زور و ملعون اور سبب دلیل کی بھی اکھوں کو صحیح طور پر کچھ سکتے ہیں۔ زور وہ برائیوں کو۔ خصوصاً جنسی اکھوں کو کی المعرفت وہ مقام دیتے ہیں جو اُن کا اصل مقام ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے جس کی

ادا نہیں ہوتے اور لطف یہ ہے کہ جوں جوں ہماری بے عملی، بداطواری اور جسیں اضافہ پوتا جاتا ہے توں توں ہماری نقطی عقیدت مندی زبانی نعمت و شنا اور نمود نماش میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ صرف ایک سال میں ہونے والے ہندوپاک کے جلسہ ہائیکورٹ اور لفظی راستے میلادی مشور و نظم مذاخانی رسول اور دعست پیغمبر کو جمع کر کچھ اسلامیہ سلطنت کا نام صاحبہ رضوان اللہ علیہم اور حمدہ ائمہ و اقبیلے ہی زندگی بھروس مجوعی طور پر اتنی نعمت و شنا اور درست و مثبتت کا نقطی سرمایہ جمع رکیا ہو گا حالانکہ چشم فلک شاہد ہے انہوں نے قرآن مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچھتا ایسی محنت کی اور گھری عقیدت کے ایسے عملی ثبوت دیئے کہ تاریخ اس کی شان میں کہنے سے قاصر ہے اور جیسی اگر غیر ہو تو اپنی حرمہ عمل زبانہ دہازیوں اور بے روح عقیدت کیشیوں اور سرترا نیزی میں خروج پر پانی پانی ہو جاتی ہے۔

وہ زمانے میں معزز سخن مسلمان ہو کر  
اور ہم خوار ہوتے تاریک قرآن ہو کر

یکے کیسے علم حفاظ و لصامت اور ضرورت اپنے اندر رکھتی ہیں، دوسرا طرف اعمال خیر کی ترغیب و قلم اور بلیغ ولادالت کا مقدس پیغام ملتا ہے۔ تیرہ سے ایک ایسا زریں اصول ہائھا ہے کہ زندگی میں بھلائیوں کا ذریعہ فلک کا خاتمہ اور اس ذریعہ اسی پر موقوف ہے۔ آج ہر طرف ظلم و محیثت کی تصلی ہمارے ظریفیتی ہے کیا اس کی وجہ بھی ہیں کہ جن برائیوں کا برائی ہونا معاشرے کو ملاستے اور ہنستے اور نئے نیم کریا ہے اپنی ملائیں بڑی اکوہ اصول کو اکتوبر مشترک افراد اور کویا ہے اخوازنا، آزادی اخلاق اخلاق اکتوبر اور نہیں بھجتے ہیں بلکہ ایک وہ صدقہ امور اُن کے نزدیک پسندیدہ و مباح ہیں جو ان خلائق کی تجھیں ہیں دلالت اور علت اور سببِ قویٰ حیثیت رکھتے ہیں۔ رشوں، بیکاریت اور غصب جرم ہیں۔ لیکن جن لوگوں کا قول عمل اُن جوں کے لئے بد اچھتہ دال ہے اور جن اُمور کے تجھے ہیں یہ اذانتاہو و پذیر ہو جو ہیں ان پر قانون کی کوئی قسیم نہیں۔ بلکہ قانون کی غلط انسانیوں کا بیحال ہے کہ وہ پڑوں اور آگ کو قرب سے تربت نہ لانے کو تو میں تہذیب اور ترقی پسندی پھرنا ہے لیکن چاہتا ہے۔ یاد رکھنے کی انش کرتا ہے کہ آگ نہ بھڑکے۔

ہمیں یہ تمجید لینا چاہتے ہیں کہ یہ حدیث محسن ایک تاریخی واقعہ ہے جو گذر گیا اسی کیفیت پر اتفاق کر لینا چاہتے ہیں وہ دادا ہماسے بھی نہ کیا عمدہ بات فرمائی، بلکہ حضور کے قول مبارک میں بیان اُنہوں اصول کو اسکی تمام دعویٰ میں کہا تھا میں نہیں کر کے کوشن کرنی چاہئے کہ یہ ”دال علی الکیر“ میں اور دلالت علی الحصیت تھے اجتتاب کریں۔ ”دال علی الکیر“ بنے کی مجموعی سی مثال اُسی ہے جو اس حدیث میں بیان ہوئی اور اعلیٰ درجہ کی مثال یہ ہوگی کہ تم اپنے تمام اعمال و کردار کو ایسا بنا لیں کہ وہ دیکھنے والوں کے لئے مستقل دلالت علی الکیر بن جائیں اور اپنے تمام ممکن وسائل و ذرائع ہم درسروں کو دین کی سیدھی را ددھانے میں استعمال کر سے رہیں۔ قرآن و حدیث کے مطالب و معانی ہمیں غور کرنا اور حذیبات عقیدت سے سرشار ہو جانا اپنی چلگو مقدار میں بارک ہیں لیکن قرآن و حدیث کی اصلی پکار ہے عمل۔ عمل عمل سلیمان ہو تو غور کیجیے کہ کیسے تھے وہ لوگ جو رسول اللہ کی اتباع اور اعلیٰ کارکر لمحن میں جان تک سے گرد جاتے تھے اور کیسے۔ ہم لوگ کرتے ہیں کی پیروی اور رضاۓ دین اکی تعلیل تو کجا ہم سے فساد اور اجات بھی

## رسول اللہ کی سیاسی ندی

اشہرہ آفاق مکحڈ الکٹر  
حمدی الشارک فلم سے  
اشتہار میں اس کتاب کی تمام خوبیوں کا اجتماعی تعارف بھی ملکہ نہیں۔ بس بھروسہ ہے کہ ۸۰۰ صفحات میں بیش بہام صفا میں د معلومات کے خزانے بھروسے ہوئے ہیں۔ متعلقہ نقشہ جات اور حسنوگ کے گرامی ناموں کی اصل کے قوہ بھی شامل کتاب میں ہیں۔  
ہر یہ محلہ چارو پے آٹھ آنے لیج

دعوت اسلامی اور اکتوبر طلبات	اسرت مسلمی کی مائیں مجلد ہر
رسول اللہ کی مطالب ایساں عصر	رسول اللہ کی مطالب ایساں عصر
دعوت اسلامی میں خاتم کل حقہ۔ ۳۰	مرنے کے بعد کیا ہوگا۔ ایک یہ آٹھ ان
رسول اللہ کی مطالب ایساں عصر	رسول اللہ کی مطالب ایساں عصر
حقوں ایزو جیں (از مولن ہو دی) عفر	حقوں ایزو جیں (از مولن ہو دی) عفر
حصال بیوی ترجیح شماں ہر بندی مجلد سیز	حصال بیوی ترجیح شماں ہر بندی مجلد سیز
رسول اللہ کے بھروسے۔ ایک روپیہ	رسول اللہ کے بھروسے۔ ایک روپیہ
مسلمان خاوند مجلد۔ میں روپیہ آٹھ آنے	مسلمان خاوند مجلد۔ میں روپیہ آٹھ آنے
تمیل کعبہ۔	تمیں روپیے سے

# بُلْكَ کِی طاکِ مُکْرَن

## وہ جوابات آئن کے سوالات حذف کر دیئے گئے

مکاری کی اپنی پڑی ہے۔ حالی مجتہدین اپنی بوگس سے یوگس بات کو فروع دینے کے لئے اوری دسائی رکھتے ہیں اور ان کی شکست مخفی افسوس کے غازیوں۔ لیکن اس کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پاکستانی اسلام پسندوں کے تحریر ذہنی عمل اور حق پرستی کا استھان سے رہا ہے۔ کافی ہے اس میں پوچھئے اتریں۔

اُردو کے نازروں کی سب سے بڑی دلیل یہ تھی کہ ہم کو جو چیز ہم نمازوں پر رکھتے ہیں وہ جب تک سمجھیں نہ اسے تو پڑھنے سے کیا فائدہ ہے۔ یہ دلیل سننی اور ثابت دلوں اعتماد سے جس قدر نکلی ہے اسے تحدیر لوگوں نے رسانی۔ اخبارات میں واضح یہ ہے کہ جو افتراق و اختلاف تھے میں میان بتوت کے باعث امت ہیں بھیلے ہے اس سے بھی زیادہ ابڑی اس دلیل کی غایوبیت سے بھیل سکتی ہے۔ بڑی غیرت اور حیرت ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ کہا تھا اتفاق اور شرمندہ بندی کی جو پامدار فضادیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی خیس انھیں تباہیوں پر خود مدعاوں اسلام پھاڑ دیا جانے کی سی کرتے ہیں اور اس نوٹکی کامام رکھتے ہیں خدمت ملک سلت ا!

بہر حال اس اس دلیل پر علمی بحث نہیں کرتا بلکہ صرف ایک سوال رہا ہے اسی نازروں سے یوچھتا ہوں کہ اگر واقعی آپ گوں کو یہم کھاتے جا رہا ہے کہ نمازوں میں پڑھی جانے والی قسم اسی سوتوں کا مطلب ہم نمازوں کی سمجھتے اور اس طرح انکی نمازوں، سبے فائدہ ہو جاتی ہیں تو کیا اس کا صحیح تراوید آسان ترین علاج یہ نہیں ہے کہ آپ لوگ خود بھی تصریح قرآن میں پارہہ عم اور سورہ نافع کے معانی ایک دوبارہ کر کر نہیں کریں اور دسوں کو بھی اس کی ترجیب دیں۔ اس کام میں آپ کا اسلام وقت صرف

اُردو میں نہیں ہے۔ اُردو میں نمازوں کے کافی ایک پچھلے اس سے پاکستان جس بیدار کیا گیا ہے۔ علمی طور پر اس فتنہ کو تقریباً ثابت کرنے ایسا ہو ہے جسے یہ ثابت کیا جاتے ہے کہ شریعت کا علم نہش آور ہوتی ہے یا زبردستی کو اور دلماہے۔ جس حدیث کا عالم تھا اس ذعنفس کو بھی پاکستان کے اہل علم انجام دے سکتے ہیں اور اسی تاریخ بخش کرنے ہوں یہ ثابت بھکارت ایالت حکومت ہوتی ہے۔ تحقیق میں یہ کوئی علمی نتائج نہیں۔ یہ بلکہ جو شرطیان ذہنیت نے مصطفیٰ کمال کے اندر علوی کو کہا تھا میں دین دیناریت کا اصل ماکان کوئی نہیں ایسا تھا وہ پاکستان کے اکثر حالی مجتہدین میں ہے اس آئی ہے۔ اور اس ذہنیت کے تحت وہ صرف اُردو میں نمازوں کی بھی احتجاج تجویز تک محدود نہیں ہیں۔ بلکہ یہ شمار خرافات کو احمدوں نے اسلام کا نام دیدیا ہے۔ ناج گانا یہ پر دلیل یعنی اسی، اخلاق اور دومن، فاسی اور اسی طرح کی دلیل لغویات کو وہ حکومت اسلام بنانے کے درپیے ہیں اور اس طرح وہ چالہتے ہیں کہ پاکستان میں قدر آن دست دوسرے اسلام کو کھی فرزغ نہیں۔ ایں علم پر اگرچہ علمی لحاظ سے بھی ان کی تردید و تخلیط کسی نہیں حدیث کا زام ہے۔ لیکن پس منزہ کی علم سے کہیں زیادہ یہ اہل علم کے ہوشیاری میں غیرت، محیت دسی اور ایمان کی آزمائش کا مرحلہ ہے۔ بات اگر علمی دلیل دیکھتے تھے۔ مکروہ ہو تو مافقین کی زبانوں پر نہیں لگادیتا بلکہ بھی نہیں۔ قرآن و مشنست والا اسلام خدا کے ھنڈے سے اپنے پا معمولی لائیں کے ایسے خزانے رکھنا ہے کہ خرافات و مفریقات کا بڑھ سے سے بڑا کوئی بھی زیادہ دیر سانا نہیں کر سکتا اور ملت اسلامیہ کے پاس قابل و مکملوں کی بھی کوئی نہیں۔ لیکن بات دراصل طاقت اور

ہندوستان ایک دینج نک ہے۔ اس کی الگ ازادی جانی ہے۔ پھر خوبی سے لکھی ہیں ان جسی بھی قانون کا علم رکھنے والے ہیں تو اسی ہیں جو حساب کیا جاتے تو آئین و قانون کی ورثی تفہیماں کا علم رکھنے والے ایک فیصد بھی نہیں ملیں گے۔ پھر زیادہ آزادی کا دل میں تھے ہے۔ ہزاروں گاؤں ایسے ہیں جہاں علم و تہذیب کی روشنی پرکشید ہے۔ بلکہ زیادی تکمیل کے درپے ہیں تو اسی کی وجہ سے اس شخص سے زیادہ کیا ہے جو اس پرتوںی سی بھنسی کل آئندہ کا علاج یہ بتاتا ہے کہ کتاب کی جڑ سے اُڑا دی جاتے۔ یا بخار کا علاج یہ تجویر کرتا ہے کہ مریض کی روح ہی اتنے سے جدال کر دی جاتے تاکہ نہ مر عزیز ہے نہ مرض ا

**قریانی** ۷۔ امت کے نزدیک یہ طریقہ سلسلہ ہے کہ ایک بکری کی قربانی صرف ایک ہی خص کے ذریعہ قربانی کو ادا کرنی ہے۔ اور حقیقتی میں اور ثبوت وغیرہ میں سات حصے ہو سکتے ہیں۔ اب بعد چھانیا اہشوار اگر اس طبقہ سلسلہ میں بھی دسویں پیدا کریں اور سیسا نہ منقص رہا گیر، تو ان کے جواب میں صحیح اوقات کرنا ہٹکے ہیں بلکہ نہیں کافروں کلمہ۔ غیر مسلم ہی نہیں بلکہ دہ سکان بھی جنہوں نے حقائق کو اچھی طرح نہیں سمجھا اس دسویے اور تذبذب میں ملا ہیں کہ کیا اُنھیں ایں اسلام کے سواد نیا کے سلسلے کے آدمی دوڑخ میں جائیں گے؟ پہلے بھی کہتے ہیں مسلموں نے اس شکل کا برہنا اخبار کیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اہل علم تک اس پابندی مکمل کر کھاتے۔ دور آج بھی ہمارے لئے سامنے ایسا ہی ایک خط طریقہ ہے جس کی نتیجات کو اسلام ہی میں محدود کرنے کے قید سے پر شدت سے کلام کیا گیا ہے۔ جذباتی ہاتون سے فلک نظر عقلی دہلی استفہامی اور ازیں مندرجہ ذیل دھی گئی ہے۔

جب بیہات ہے تو اللہ کے قانون سے ناوافع لوگوں کی نافرمانیوں کو تابیع مدنی قرار دینے سے پہلے آپ تمام دنیلیکاری عقل سے اس معکوس کامل پرچھنے کا آخر اپ لوگ لا ملکی کو عذیز متعقول ہیوں ہیں ملتے ۹ جزوہ جواب دیں وہی جواب ہمارا ہے۔

مریبہ بھائی ایک سلسلہ ہے کہ کوئی دیزادی حاکم کی محروم کے بلے ہیں الگ قیصیں کرے کہ اس نے جرم و اعدام لاطی کی حالت میں کیا ہے تو حکم کھا کر اسے حدات کر دے۔ میں ازیقستہ دامریکے جو فوجی دادا و علقوں کا اپ نے ذکر کیا اہل کے رہنے والوں کی نافرمانیوں پر اگر اللہ جل شانہ رحم فرمائیں تو یہ ایک بالکل الگ بات ہے لیکن قانون ہی سے کوئی لامی دہر عقول نہیں اور کوئی حکومت یہ قانون کو بھی نہیں کر سکتے گی کہ قانون سے بے خبری جرم کے جوانی کی ذمیں بھی ہے۔

ایک اور بات یہ خود گئی۔ ایک ششم کے درخت پوستے ہیں اور جب وہ اچھی طرح اگ کر کپ جاتے ہیں تو بالکل اہمیت کوٹاکر اپنے بسممال میں سے آتے ہیں۔ حالانکہ سماں نے دریافت کر گھایا

ازیقہ اور جزوی اور کم پیغمبر ایسے گھنے گلات ہیں جیساں آج تک بھی پہنچب انسانوں کا کلد رہیں ہو سکا ہے اس طرح مذہب اسلام تو کسی بھی مذہب کی دہانی پیغام بر ہو سکا ہے۔ وہاں سے تباہی سنتے ہیں یہ مطلقاً اخلاقی ہیں جسے خدا کے ارشاد پر قیصیں سہ کر دس فرماتا ہے۔ پر لپٹنے سے بھی ہیں لیکن جب اسلام ہی رہیا کا آخری مذہب ہے تو بتائیں ان قبائل کا کیا حشر ہو گا کوئی جیسا اور اسی جنہی عرض کیا ہے آج تک کسی مذہب انسان کا دہان لگدہ ہیں ہو سکا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہوگا تو بھی دوڑخ میں جائیں گے اور جائیں گے تو ناکا صورہ۔ میں اس کے جواب میں سائل سے صرف ایک شال پرچھتا ہوں

جا نہ ہیں۔ باقی حصہ اس قیاس پر کوئی سُکریٹ اور لائیتِ ایجاد ہے اس سے اس میں شراب کا جزو ضرور ہوگا اس کی حرمت کا فصل نہیں کیا جاسکتا۔

**نمود و ناشش:** سچ کے جانے سے قبل اپنے ارادۂ سچ کو طرح طرح سے شتر کرنا اور دلیلی پر ایسی عظیں جانا اور تھریں ملتا ہے جسے " حاجی" کی خوبی سلطی ہوا چھا بھل نہیں ہے۔ اگر اس کے سچھے نام و نمود کی نیت کام رکھ رہی ہے تو اپنیں سچ بریاد ہو اجسما کو تفہیمِ الحدیث کی پہلی ہی حدیث سے وسخ ہو جا گے اور الگ ایسی نیت نہ ہو بلکہ صرف خوشی ملنے کے خالی ہو ہو گا اور آنے والی جائیں تسبیحی یعنی ناپسندیدہ اور خطرناک ہے۔

ایسا ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کی نیت ابتداً اُنک ہوتی ہے رہیں نفس کو ہوا دینے والے ماحول دھکات ہیں مگر کر رہے اپ اسیں فزاد پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ حاجیوں کے شاذ امرِ سقباں اور چھواؤں کے باروں سے ان کی عزتِ افرادی اور بہنوں غیرہ ہیں اگر پر بعض خالی ناچھے بھی ہیں میکن ضرور بہت زراہ ہیں اور سب سے بڑی ضرورتِ شرکِ اصغر یعنی ریاست۔ اللہ تعالیٰ میں سے چکتے۔

**نرم قرآن:** ایصالِ ثواب کے نئے نرم قرآن کی فضیلت سُکم ہے اور اس کے بعد استغفار و درود پڑھ کر دعا ہیں مانگتے بھی اچھا ہے لیکن اسے رسم کی شکل دیدینا اور غیر ضروری لوازم سے تھیک کرنا درست نہیں ہے۔

**رواشت:** خطوط میں بھی یہ عرض لوگوں کو لکھ کر کہا ہوں اور یہاں بھی لکھتا ہوں کہ رواشت کی قسم و خروج کے اب میں یہ فضیلی جو اب ہیئے کا اہل نہیں ہے۔ ایک دوبار جو اب میں حساب کی ایسی فاطی ہو گئی ہے کہ آئندہ کے لئے جوابِ نہ دینے کے نصیلہ ہی میں خیرتِ نظریٰ۔ تقدیر و تمنٰ حضراتِ اسناد کے سائلِ دارالافتاء و ادارہ العلوم دیوبند ایسی اور دارالافتاء سے معلوم کیا گرس۔ جو لوگ یہ چھتے ہیں کہ خوبی ملکی ہر مستقنا کا جواب ہے ملتا ہے وہ درست نہیں چھتے۔ تم سے کم علمِ الفراض رواشت کی قسم کافی خداوم کے نہیں کہا جاتا ہے۔

**ایک شعرو:** ادب کا ہمیست زیر آسمانِ زور شناز تر

گرد نہیں جس بھی جان ہوتی ہے اور انسان و جوان کی طرح وہ بھی کیف کا احساں کرتے ہیں لیکن یہ سُکریٹ اپ سے کوئی نہیں پوچھتا کہ اپنے ان عزیزیوں پر آرہ کیوں چلا یا اُن کی کھال بیوں ٹھیکی؟ اُن کا عاصماً کیوں کالتے؟ اغیس آگے کیوں جھونکتا؟ نمود آپ ہی کے دلیں اپنے ان افعال کے ظلم و شفاقت ہونے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔

اس کے برعکس اگر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی کوئی تھیب اور مقدار ایسی بیداری کر اُس سے دوزخ کو پاسنے کا کام لیا جائے تو آپ کو اس پر سختِ اعتراض پوتا ہے۔ بلکہ آپ پھر یہی ہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ساکن انسانوں کو دوزخ میں ڈال دے گا۔

آخر ہیوں ہی کی اللہ کا استھان اپنے پیار کردہ انسانوں پر تباہی ہیں جتنا آپ کا درخیوں پر ہے؟ درخت پر اُرہ ملاتے ہوتے آپ اس پاسے قطبی سہ جس پر جاتے ہیں کہ آخر کس جرم میں ہم یہ سفاکی کر رہے ہیں۔ صرف اپنی ضرورت و مصلحت آپ کے سامنے رہتے ہیں۔ بلکہ اللہ کے مذہب میں آپ کا پاہ احسانِ بری و کاویت افتخار کرتی ہے۔ حالانکہ اس کی مصلحتوں کو مجھے کہا آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں اور خلوق پر اس کا حق اس سے کہیں زیادہ ہے جتنا آپ کا درخواہ پر۔

آخرت میں یہ فیصلہ تو اللہ ہی کرے گا کہ کون لوگ واقعی اس پوزیشن میں ہے کہ باوجود کلائر حق کے حق اپنیں نسل مکا اور ان کا لفڑ و طیبان و اقتدار سے بے بھی اور محرومی کے درجه ہیں ہے۔ یہ مسئلہ ہے کچھ دوں کو وہ سے بھی اور محرومی کی رعایت سے قابلِ رحمٰم فرادری ہے لیکن یہ بندوں کا کام اس حقیقی و خوشحالی میں قیاس آرائیاں کرنا ہے۔ بلکہ دنگدار نلاموں کی حیثیت میں یہی عقیدہ رکھیں گے کہ دینِ حق کا ہر تنکار کافر ہے اور کافر کی مزرا خود غافلِ الہارِ حرام کم مظلوم نہ ہو گی تجویز کی ہے۔ ہر کھدا و آدمی جانتا ہے کہ الگ اس عقیدہ میں دھیل دیوبی جائے اور قانون سے لاٹھی کو مذمود معمول بان لیسا جائے تو قانون کی روح ہی نکل جائے گی اور نظامِ عدالت دھرم بریم ہو جائیگا۔

**مباحات:** حشر سُکریٹ پان وغیرہ سے خوبیں ٹوٹتا۔ زبان چیزوں کے استعمال ہی شرعاً کوئی حرمت نہیں۔ الگ پاہل جس کے غفالِ ماوکی مگر بیٹھ میں شراب استعمال کی گئی ہے تو اسکا پیتا

میں ایسا نہ کوئی نہیں کریں اسے قتل کر دوں اور آپ اس پر آمنگاہیں  
بس اتنا ہی جاتنا اور مانا کافی ہے کہ جن بھی بالشکی ایک خلق ہے اور  
اس خلق سے انسان کو ضرر بھی پہنچ سکتا ہے اس کے لئے سورہ والنا  
کا ترجیح بڑھ دیجئے۔

**محمور کا ذہبیہ:** - جو حضرت پیر جو اس کا نیجے جائز نہیں ہے  
یعنی اس باب میں کسی اور عالم سے بھی فتویٰ لیا جائے۔

## شکلی کا خاص نمبر

اب بھی ایک روپیہ آٹھ آنسے میں مل سکتا ہے ایمان  
عمل کے مسئلہ پر عمر کہ الاراجحت اور دیگر مفید و  
دچک پڑھا میں پرستل۔ (ثیجہ تجھی)

اردو میں اپنی نوعیت کی واحد کتاب

### لطائف علمیہ

اس میں مات سو ایسے قصص و لطائف مذکور ہیں جس کو ہر کب  
ذکاوت یا حاضر ہوئی یا لکھ رہی یا ادا شور از مزاج یا یہی بھی کارناتہ  
عقل و راست کا آئینہ دار ہے امرکا عربی ایامِ کتاب اللذی کہا ہے اور اس کے صحن  
چھپی صدی ہجری کے شہر را ام دجہہ طالبین الجوزی میں جلکے بنی علی مقام اور تجوہ  
تفقیت دی ٹھی ملکی ملکی خوبی و افسوسی اور جنکے خارفی میں جو کوئی کوئی بتانا  
کافی ہو گا کہ یہیں سوچا ہیں مکاں اور کسی مصنفوں ہیں۔ اسکے باوجود ایک لکھ اور یوں  
نے تو ایک اور جیسی ہزار یوں دھاری شرف پر اسلام میتے انھوں نے جن قلموں سے  
حدیثین اللھی ہیں نکلے تراش لئے تھے کہ جب کوئی دھیت کی طلاق ان سے یہی اسکے  
غسل بنت کیا ہی اگر کیا تو پھر بھی پہنچ لئے اللہ کریم شیخ سعدی کی استاد  
تھے۔ کتاب کا ترجیب نہیاں پسندیدہ دعا فرم ہے مفید کافی ذریباً ہاتھ  
سے چھالی جا رہی ہے۔ صفات پاچھو۔ قیمت یا پچھو۔ پی۔ محلہ پچھو۔ پی پی  
ذوٹ۔ کتاب پر میں ہیں چہا مید ہے کہ لکھوڑ سکھی کے دھنی ہیں  
تیار ہو جائیں گے۔ اصحابِ ذوق اسکے مصالح کو نہیں شامل نہیں ہیں۔

نفس گم کردہ می آپ یہ جنید و بایز ریدا یخا  
یہ شعر قابل اعتراض نہیں، نہ تو جنید سے اس کی کوئی طاگ  
ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کو ٹھیک پیاسے لاندے  
ہیں ملاج گرتا ہے۔ عرشِ نک ادمی نہیں بھی ملکہ، لہذا اسے بھی  
کا اندازشہ نہیں۔ روپہ مبارک پر پہنچ سکتا ہے اور پہنچتا ہے۔  
لہذا سخت نازک رحلہ ہے کہ کوئی حرکت و حکش کوئی خیال آرائی  
کوئی قول دیکھنا: اس وہا صفات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہو جائے  
کہ مسوار دھن کے لئے بخطyre ہے کہ وہ جو عظیم صحیح طور پر ادا نہ کر سکیں  
اور برگزیدہ حضرات یعنی جنید و بایز ریدا یعنی عالی مرتبت حضرات  
کے حق ہیں یہ اندازشہ کے فرطہ عقیدت و حیثت میں حد سے نہ کروز  
جا سکیں اور عظیم حدود حماۃ الرزہ سے نہ تجاوز ہو جاتے۔ جس طرح  
مناسب جا سے کاظم و نکرم بھی انتظراں کے ہے اسی طرح مناسب بیمار  
سے زیادہ قیطم و نکرم بھی انتظراں کے ہے۔

**قرض مع سود:** - قرض کسی سے بھی یا جاتے سود کی آمیزش  
ہو گی تو شارل محیت ٹھیرے گا۔ یہ گھنٹا کو من حزب لمبا ہی  
نہیں تو حکومت سودی قرض لینا گناہ ہے ہونا چاہئے کافی اصلاح  
طلب ہے۔ ایک قوچوتا ہے انتظار۔ شدید عالم معموری۔ اس  
میں خنزیر اور غوردار نک کا جواز ہو جاتا ہے میکن شیشہ جناغ  
قلعہ عجائب کے القاظ بتاتے ہیں کہ عالم انتظار گزر جاتے۔ کے بعد  
جو از نہیں رہتا۔ بھی حال سود کا بھی ہے۔ اگر کسی پر عالم انتظار  
طاری ہو تو بیٹھا کر سودی رہو پے سے ہوتا یا ہواز قریب سدی  
ضرورت استعمال کرے۔ لیکن سود پر روپیہ حوال کر کے پسہ کاتے  
اور تجارت کرنے کا طویل عرصہ تو "عالم انتظار" نہیں کہ سلایا  
جا سکتا۔ پھر جو از کیوں نکر ہو۔

اور اگر ہماری بات سمجھ میں نہیں آئی تو چھوڑنے اسے۔  
خدا آپ سکھن ہوں کہ خدا کے یہاں اپنی نجوری ثابت کر کے سود  
جیسے بدریں گناہ کا جواز ثابت کرے جائیں گے تو خدا آپ کو  
کامیاب کرے ہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جن:- جن الناسوں پر سوار بھی ہو سکتے ہیں اور انہیں مستحبی  
نکھلے ہیں ایسا حدیثوں سے تاہت ہے۔ لیکن اس کی وجہ پر جو طبق  
سے کچھ سہول نہیں۔ اس باب میں کوئی متعین عقیدہ کا تطبیق قادر

## مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تصنیفیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حقیقتہ ایمان	۱۴	حقوق الرسولین	۱۴	بڑو مجدد مدرسکر	۳/۸
حقیقت اسلام	۱۴	میلاد النبی	۱۴	سو و حصہ اول مجلد	۳/-
حقیقت عالم پھلوٹہ	۱۸	زندگی بعد مرت	۱۶	”حضرت دم“	۲/۱۲
حقیقت زکوٰۃ	۱۶	اسلام اور ضبط دلادت	۱۶	قرآن کی چار بیانی دی اصطلاحیں	۱۱/-
حقیقت حج	۱۶	لباس کا منہلہ	۱۶	مولانا میں اک اصولی	۱۳
اسلامی عبادات پر حقیقی نظر	۱۲/-	انسان کا معنوی مسئلہ اور احکما	۱۲/-	کی دو کتابیں	۱۴
اسلام اک انظامِ حیات	۱۸	اسلامی حل	۱۸	تقدیمات مجدد مدرسکر	۳/۸
دینِ حق	۱۶	دعوتِ اسلامی	۱۶	توضیحات	۳/۸
اسلام اور جاہلیت	۱۶	جماعتِ اسلامی کی دعوت	۱۶	”	”
اسلام کا اخلاقی نقطہ نظر	۱۵	دنیا سیات	۱۵	”	”
قرآن فہی کے بنیادی اصول	۱۳	توضیحات	۱۸		

## چاروں کی آمد!

وہ سہم نہ رہا میں جب ماحول کا درجہ حرارت آدمی کے بدن کے درجہ حرارت سے کم ہو جاتا ہے۔ انسان جسم کو پشاور درجہ حرارت برقرار رکھنے کے لیے زیادہ طاقتور غذا کی صورت محسوس ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ سردااب و ہوا میں انسان زیادہ مقدار میں اور زیادہ میتوی غذاء خشم کر سکتا ہے۔

آب و ہوا اور سماں کی ضرورتیں پوری کرنے کا یہ قدر تذلل ہے۔ اس لیے ہر سمجھدار کے لیے ضروری ہے کہ وہ سردااب میں ایسی تقویات و تغذیات استعمال کرے جن سے حرارت فریزی میں اپنا فہرہ اور غذا جلد اور پتھر صورت میں ہضم ہو کر بدن کی ہمدردیوں کو پورا کر سکے۔

ہمدرد دو اخانہ (وقت) دہلی۔

صحت اور طہی مشرکوں کے لیے مندرجہ ذیل پتہ پر تذہیل لائی یا خط لکھی

## مسیح اسلامی نہاد کو

ابن ملّا ابن العرب مکی

ہی کو مور و مرکن مان لیا گیا ہے تو بات حد کو سمجھی جائے۔ دعا علیہما اللہ الصلوٰح

۲۔ رکتور کائے:- سکھوں کے مشورہ بذریعہ تاراسنگھ نے فرمایا:-

"تمہارو سکھ اتحاد یا اس کے کام پر مذہب کو قربان  
ہمیں کو سکایا ہم سے کوئی شخص تو نجٹے سر کھے کر دھن کی حکمت  
کے لئے مجھم مذہب کو قربان کر سکیں گے۔ میرے نزدیک  
مذہب سب سے بھلی جیز ہے اور میں کسی چیز پر بھی اس کی  
قربانی دعویٰ کرنے کے لئے تسلیم رہں۔"

اس دو اور دو چار کی طرح صاف و صریح بات کو الگچہ بعض بندگوں نے "بہت سخت" کہا ہے، میکن فسادی کو بڑی کمربت ہے کہ نہ ہبہ بزرگی کے اس دو روز تکاری میں جب کہ سیاست اور چوسز بہبہ کو نکلائی جائی ہے کسی سفروں ایک غیر ممتاز لگانے کی حرثات کی مسلمان اگر ایسی بات کہہتے تو وہ پھر لگنی چاہتا ہے۔ ملن پشن، خدا اور پاکستانی قسم اور یا جا سکتا ہے میکن دیکھتا ہے ما سٹر تار اسٹھن مصاحب کو کس خطاب سے فواز جاتے گا۔ میرا خیال ہے یا لوگ اپنے پی جائیں گے اور ما سٹر مصاحب کی دھن دستی سرکو حرف نہیں آتے گا۔

سارا اکتوبر کھٹکہ ہے۔ بقول شخصی پچھے پڑے لوگوں نے سری گر سے یہ آوازِ علیٰ ہے کہ پیشیں کے اصول کو نہ ہبکے دائیں ہیں بھی عقبول بنانا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اس چینی میں مختلف ناہبکے ملبودوں کی الگ کاغذیں بھی لایا جا رہا ہے جس میں اس بات پر زور دیا جاتے کہ مختلف مناہب کو دریسان بھی

تاریخ نوشت یکم اکتوبر ۱۹۵۸ء۔ ذاکر روزہ بیان حکایت ب  
پیش کرتے ہوئے بحث درست سرکاری فضول خرچی کی تتمیل پیش  
کی چکوئے۔

"بھارت سرکار نے انگریزوں کے مقابلہ میں فی میل ریلوے لائن کی تعمیریں پورا بیسٹن گھاٹ زیادہ اخراجات کئے ہیں اور انگریز کے ذریعہ فی ایکٹر زمین کی آب پاشی پر صرف ۲۵ روپے خرچ ہوتے رہے، لیکن اس پر خرچ جو سور و لے نی ایکڑ کی بھی گلابی ہے:

(الشہر کے بندوں یہ بھی تو دیکھو کر یہ مذمت کی بات ہے یا تعریف کی؟ اس سے تو صاف واضح پورا ہا ہے کہ بھارت کا معیار زندگی کہیں سے کہیں پہنچا اور کانگریس کی حکومت نے صرف دش سال میں بیل گئے تک تو بہت پہنچا دی تو خوش ہو کر داد دو، اعتراض کا لکھا گا ہے ۶۹

ویسے اگر واقعی کسی کا یہ گسان ہے کہ حکومت کی ترقیاتی اسکیوں میں بہت سارے پیغمباوتوخراج ہو جاتا ہے تو پھر سبھی اس میں رجی واعتراف میں کام کوئی موتحہ نہیں۔ آخر قاتلوں پر یہ کسی رام سنگھ یا خدا بخش ہی کی حیثیت میں جائے گا اور یہ دنیا بھارتی ہیں۔ بھارتی خزانے کا رد پیسہ بھارتی ہی جنت میں رہا تو شکوہ کس بنا تک۔ غصہ کیوں وہ نہ ملت کسی؟ باں اگر کوئی غیر ملکی ہاتھ صاف کر جاتے تو سب شک میں الاصقام تک اس کا پیچا سات چھوڑوا دار پہنچے پڑھ جائے تو کمال طیار ہو۔ بس درہ تو اسی کا فائدہ ہے کہ حب من ذات صاف کی بجائے "ولینٹ"

بان ایک اور بات بھی موجود نہ اپنی تقریر میں فرمائی۔

”ہندی اور راجحی ایک ہی سر الخطاں لکھی جاتی ہیں“

اگر دیگر قسم علاقائی زبانیں بھی ایک سر الخطاں اختیار

کریں تو علاقائی زبانیں سیکھنے میں زیادہ سہولت ہو اور

ہندی کا سیکھنا بھی آسان ہو جائے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے صدر جمہوریہ کو جنت کا

لئا جائیں ہے۔ ممکن ہے تعلیمی انسپکٹس اور حفاظتی و رعایاتی منظوق

کے تحت کسی کو موجود کی راستے سے اختلاف ہو، لیکن دیکھنا تو صاریں

جذبہ و نیت کا ہے۔ جذبہ و نیت کی پاکستانی اس سے بڑھ کر کہہ ہو گی

کہ بھارت و دشمن میں تنہ ایک سر الخطاں بھولتے تاکہ فی الحال

جو علاقائی زبانوں کے سیکھنے میں پیچائے ہوں کو ہولناک دشواریاں

پیش آہی ہیں ان سے نجات ہوئے اور کم سے کم زبان کے معاملہ میں تو

بھارتی قوم پہنچ کی شی بجا سکے۔ آئین یاریاں لاعلمیں۔

تو پھر سیل کا لفاذ پڑتا ہے۔

ٹاکا مشورہ میں کہ سب یہ کافی نہ ہو چکے تو اس کے تمام

شرکا، ایک خیرگانی دو فد بن اکاری مریخی و دوس اور میں جاپان کا ذرہ

کریں اور لوگوں کو بتائیں کہ پنج شیل بر کاشیل سے بھی زیادہ مخفی جیز

ہے۔ پھر لوٹ کر بیان دین کرچ شیل کے پیغام نے تمام دنیا کے دلوں کو

فسخ کر دیا ہے یقین ہے تمام عالک پنج شیل کی افاقتی برتری

کے شاندار اعترافات بھی یہی ذرہ دلوں کے بیانات کی تکلیف ہے آج یہی

چھر سال پنج شیل کا لفڑیں کی اشنازدار برسی میان چاہئے اور ڈبے

شہر دلہی ہجہ ملک پنج شیل کے بادکاری مجسم حصہ کرانے چاہئیں۔

ان ملکے قصیوں میں جو دشمن ہیں لاکھرو پر بخیج ہوں بھیں کہاںی

خزاں سے موجود کرتا ہے اس طرح ساری قوم کا کامان ہو گا۔

میں ملا اگر بڑا آدمی ہوتا تو اپنی بازیگری کے موجودہ عہد

مراد کسی پنج شیل کے موجودہ یا اس شیل بنانا اور اسے میں الذرا کے

ڈبوں میں بن کر اسے استہانہ دیتا کہ تو برس سے پہلے کوئی ایسیں

مرے گا کیونکہ یا اس شیل کا الذرا میں سیکر زیب اس کام و مانور سے

ہبر پڑے۔ کھاہ اور مزے اڑا۔

»»»»»

۵۔ راکتو پر کشمکشہ۔ ایک صاحب نے عالم صدر جمہوریہ سے

سے لکھا ہے کہ شری کرشنا مین کشمکش پر شری لکھتے تو وہ بان کی بڑک

اسلامی تحریکت کا ہوں۔ کہ خدا بان پاھنا یا دھووا ایک سے بان میں

ہوائی اڈے پر استقبال کے لئے تشریف لائے۔

معلوم ہے اس عملی خیر پر کوئوب نکار کو محبت کیوں ہے اور

کس نے اس کی اطلاع مجھے غریب نہ کوئی ہے۔ جو لوگ مٹی کا حصہ ہیں

کی پوچا کر سئے ہیں اور مژوں سے مرادیں مانتے ہیں ان سے آخر

لارکس کردار کی امید کی جا سکتی ہے۔ کرشنا مین ایک بہت بڑے

روحانی اڈے ہیں یہید ہیں کہ زیارت، گاہوں کے پی صاحب کمال

خدا م جو قبر کی مٹی اور قلب کی تاؤں سے روحاں نیضی چوڑتے کا

فن جانتے ہیں ان سے بھی دیکھتے دیکھتے کچھ فیض لے لائے ہوں۔

»»»»»

۶۔ راکتو پر کشمکشہ۔ کسی ادینی مسئلہ کی بحث میں جب کسی بریوی

ٹائپ کے بزرگ کی بہت لفڑتے گذرتی ہے تو جمال ہوتا ہے کہ

شاید ایک درجن ارب میوم سے ہوں گے تب کہیں ان سب کی روں

سے ایک بریوی وکیل نے جنم لیا ہو گا۔ غالی اللہ گیا طرف رکھ رہے

ہے۔ راکتو پر کشمکشہ۔ ہے۔ ہے۔ عالم صدر جمہوریہ نے فرمایا۔

”علاقائی زبانوں کی ترقی دوک کی ہندی کو ترقی دینے کا

کوئی ارادہ نہیں۔“

اب ذرا آنکھ سے آنکھ ملاتیں وہ لوگ جو خواہ مخواہ جھوپڑتے

ہیں کہ اُرد و گلگاریا، اُٹھ لیا، تباہ کر دیا وغیرہ وغیرہ۔ اُرد و گلگاری

کوئی علاقائی زبان۔ ہے تو وادی اپنی میانے والوں کو ادب اور تعمیر لائیں

کریں جائے گے صدر جمہوریہ کی حملت میں اُرد و گلگاریا اور پا سال

کرنے کی کوئی عملی کارروائی تو کب اس کاروائی کے موجودہ نہیں ہے

تہرت ہوئی جناب صدر کی خدمت میں باتیں لا کھدا سخت

اس بات کی بتوت میں پیش کئے تھے کہ اُرد و گلگاریکے زبان

آپ کی حملت میں اپنی تقدیر کو درہی ہے، المقاتلت خسرواتے

ممنون فرمائیے۔ آج تک غالباً اسی نئے موجودہ ان دستخطوں

کے طور پر تو جسہ نہیں فرمائی کہ جب بخارا ارادہ ہی، علاقائی زبانوں

کی ترقی روکنے کا نہیں ہے تو اس جھجھٹ میں پیش کیا فائدہ؟

کی فسرورو ہے جو مسلمان القشیدہ کے سر حلقو اور باقی نیز مذاہت حسینی سے ہیں۔ پیر صوبیہ پیشہ تھے جس حضرت نامہ حسام میدنا حسن علیہ السلام سے مسلمان انب طلب ہے۔ مولود و مدنی خمارا ہے۔ سال و لادت ۶۷۴ھ اور استدوفات ۶۸۰ھ ہے جاچخوں ایک سبھی شعروں میں لادت ووقایت کا نہ تحریج کیا ہے جو یہ ہے:-

طبع علی القشیدہ آدم عیسائی

۵۲۷ھ محبوب حیدر و مصلحت مدد امداد  
زیر بحث ربانی رہنما اقدس مصطفیٰ غوث الاظم کے  
اندر ہی جھٹک پر اچ بھی مقصوں ہے۔ بھی نہیں بلکہ  
اسی روشنستہ مجاہد کے بزرگی دروازہ پر بھی ایک  
اور ربانی درج ہے اور یہ ربانی بھی حضرت خواجه  
بہا والدین نقشہ بندی اقدس سرڑی کی ہے۔

اس کے بعد حضرت بختیار لاکیؒ کے دیوں شعر قلع کئے ہیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ:-

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی خداوند سرفا  
حضور غیر، اذار خواستہ احمد سلطان، الہند و دوس سرفا  
کے خلیفہ اور دہلی کے قطب سلطنت کا اہل آج بھی جاری  
ہے آپ سے خلفاء کی تعداد سیکڑوں تک ہے اور  
مریدیں ہزاروں تھے۔

ناظرین سمجھتے ہوں گے کہ آج یہ تاریکی و رسمی پھلانے بھی گا۔  
بلکہ یعنی حساس تحریر کوہاہی ناظرین کو تو نہ کو فتنہ کے زکام می پہنچے  
لگا ہو گا، لیکن خدا کے نتے سے صاحب این عقل و فهم مطلع ہی کہ اس تو تھی  
خاتمی کی عقل پر تھیس۔ تھیس کے عرض پر جواب اسکی نظریں  
ظلم پر مشتمل ہے تا یاد کوچھ رکھنے پا یا تھنکنے اس جواب میں وہ مذکور  
ڈالس اسے بول سی ڈی پاٹے ہاتے ہیں جو شریعت اُدمی پرسرگی کا  
دورہ ہے البتہ یہ کے لئے کافی ہوں۔

اعترض یہ تھا کہ تم کس دلیل سے شاہ عبدالقدار کو دو عالم کا  
باشدہ کہتے ہو جب کہ منصب تہذیبات باری تعالیٰ کا ہے میں اسی پر  
نے حضرت علیؓ کو اللہ کا بیٹا ان کرو ہیست کا صرف ایک حصہ بندی  
میں متعلق کیا تھا۔ تم ساری ہی الوجہیت اللہ سے جوں کہ شاہ عبدالقدار

کیا تیامت کا استدلال ہے کیا دلبرانہ تھوڑا ہے۔

متلاً ایک کتاب نظر سے گزوی "استحانت بالدویہ" اس میں صرف نے شروع ہی میں چند اشعار ایسے لفظ لکھے ہیں جو  
قبرستون ہیں میرے شوق سے پڑھے جاتے ہیں اور جسیں شرک  
جل کا ایسا چھیب مظفر نہ یا ہے کہ اگر تنہ اولیٰ کا کوئی مسلمان  
انھیں س پاتا تو پہلی فصل میں ہارٹ فیل کر جاتا۔ ذر آپ بھی  
ایک دس سے شرف ہو سمجھے۔

باشدہ ہر دو علم شاہ عبدالقدار سنت  
مزور اولاد آدم شاہ عبدالقدار سنت  
آنکتاب مہابت عرش کرسی قلم فور تکباد نور عظم شاہ عبدالقدار سنت

مزید ہے:-

یاقوتینہ نوٹی عظیم پابول شمشیر بن وہم دوڑنہ اسہن زندہ مدت سرگ  
قادرا عدالت قوادیم ہر رخچ ایک کہنا مردہ راجلے پر بخشی زندہ رہ جان کئی  
اسے تو چھپوڑتے کہ اگر خدا نجوم استہ شاہ عبدالقدار سیلی انی  
رجح اللہ عزیز کی روح کو پتا چس جاتے کہ ان کے بعد عظیم ترین دن  
نے فخر عقیدت ہیں یہ گل محلے سے ہیں تو ان پر کیا گذارے۔ بچا رسے  
حصنست لے گھاک افسوس توحید کے عوض یہ میسر کا دلخیل اس  
لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پھر اکھوں سے قرآن و  
حدیث کی روشنی میں حقیقت توحید پر بحث کرتے ہوئے جوستہ امانت کو  
شرک سے بچنے کی تلقین کی۔

اب کیا رکھتا ہوں ایک رسالہ میں اس کتاب کا جواب  
دیا گیا ہے۔ عنوان ہے "امانت اولیاء"۔ پہلے مجتب نے  
منصف کو صد ایں مشتائی ہیں برا جلا کہنے ہے دھمکیاں دیں ہیں۔  
خیر کو کچھ جیا نہیں۔ جس کے پاس دلیل نہ ہو وہ نفع نہ کرے  
تو کیا کرے۔ گالیاں نہ دے تو کیا دے۔ خیال تھا اسے کری  
معقول بات بھی کہی جاتے گی۔ لیکن وہ جو ایک جرمی ڈاکٹرے  
کہلائے کہ معقولیت اور برداشت درستے ہوئے ہیں تو کبھی کیجا محج  
ہیں پرستک تو آخر تک پڑھ کر ماننے پڑا کہ داقعی جسم منی ڈاکٹر  
بہت سچے ہوتے ہوئے ہیں۔

بالآخر جواب کا کوئی مل جائز نہ رہا۔

"یہ ربانی زینی" باشدہ ہر دو عالم "واسطہ مقام الذکر"

و شعر حضرت خواجہ بہاۃ الدین القشیدی قدس رہا

غوفوں اور قطبیوں کے اشعار بطور آیات الہمیہ مندرج ہیں۔ ایک<sup>۱۰</sup> شعر ناظر ان جعلی بھی ملاحظہ فرمائیں اور حفظ کیوں کی تیامت کے دن پر کام آسکتے ہیں۔ اس طرح کہ ذہن کجھے آپ کو فرشتے جہنم کی طرف تھیجئے تو جائے ہیں اب آپ ان میں کا کوئی شرط بشرطی قوانی پڑھ دئے۔ فرشتوں کو حال آجائے گا اور آپ نہایت اہمیان سے بہت کی طرف سرک جائیں گے۔ اب ذہن کجھے رخواں جنت نے روکا تو ہاں بھی آپ ان شعروں سے کام لیجئے۔ رخواں جنت یقیناً قبر پرست ہو گا۔ کونکہ فرستوں کے سواب سکافر پیرے تو ظاہر ہے کافر کو جنت کی رخصوانی تھوڑی مل جاتے ہیں۔

حضرت قطب الاطاہب گورنایاب قیوم زمیں حربیں اہم سراپا سانت و الجماعت یعنی آنکاب ولایت جاتب مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی فرماتے ہیں۔  
لے ظلیل ال شیخ عبد القادر ملے بنہدہ بناہ شیخ عبد القادر  
محاج و گدا تیم تزدیذ الترجح دکیم شیشگانہ شیخ عبد القادر  
حضرت علام الدین تخدوم علی احمد صابر پشتی سر جلطقطیعی  
صابریہت دس سرہ فرماتے ہیں۔

درہڑد کوں جزو کئے نیست دکیر دسمگیر ان کم اے جانی عاشقان  
حضرت شاہ نیازا حمد قادری بریلوی شاہ عبد القادر  
ہی کے باب میں فرماتے ہیں۔

نساز اندر جناب پاک اور قدسیاں باید  
کہ آجیہ بسیل از بہر کاروبار در باطنی  
مشکل یہ ہے زیادہ تر عشق فارسی ہی میں ہو جائے۔ کم سے  
کم سیز لفڑھضوں ہیں تو نماوے نصہ نہ نے عشق فارسی ہی کے ہیں  
اس لئے مزید نقل نہیں کرتا۔ البتہ ایک ریاضی اور قفل کر دنگا جسکے  
انداز سیاں پر کم سے کم تین پنجال مخصوصہ قرآن کئے جاسکتے ہیں  
حضرت احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا۔

دین اصل حدیث عبد القادر ایل دین امیخت عبد القادر  
اویں مطلع عن الھوی ایں شرح قرآن احمد عبد القادر  
قرآن نے حضرت مولی عبد العلیہ وسلم کے بارے میں فرمایا تھا  
کہ میں اس طبق غیر المعموری دو خواہش نفس کے تحت کام نہیں  
کرست۔ شاعر و معرفت نے اس ناقیر کو اڑادیا اور جملہ تو سقی کی جائے

کو دینے دے رہے ہے۔ یا اگر تمہارا خشام بادشاہ کہنے سے اُبھی قوقوں کا ابیات ہیں، بلکہ یہ کہنا چاہئے مولک شری کی حشیت میں شاہ صاحب دلوں عالم کی سب سے مقدار ہستی تھے تب مجھ سوال یہ ہے کہ یہ منصب تو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ تھیں کرنے سے اختیار دیا کر یہ منصب نہود بالدن سے جھیں کر شاہ صاحب کو دید و اور ایک غیر موحیانی بزرگ کو ابو بکر و عمر ہی سے نہیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھادو۔

دوسرے حصے یعنی "سرور اولاد آدم شاہ عبدالقدار"  
پر بھی بھی اعتراض ہے۔ اور اسکے شعریں و تم سوچ چاند عرش د  
کریں اور سلم کو شاہ صاحب ہی کے نواسے رؤس میں بلائے ہو تو اس کا  
آخر کہاں ہے۔ اللہ تو کہتا ہے کہ زمین اسماں کا نور میں ہوں  
تم کہتے ہو شاہ عبد القادر ہیں۔ اب یا تو یہ مطلب ہے کہ لوز بالند  
اللہ نے غلط کہا، یا یہ مطلب ہے کہ اللہ اور عبد القادر یا یک ہی ہیں!  
یہ بھی اعتراض کی غصہ لفڑی۔ تم نے سوال اور آسان د  
حباب از دیسان کے مصداق جواب میں یہ بتانا شروع کر دیا کہ  
یہ باغی خواجہ ہباؤ الدین نقش بندی کی ہے اور وہ نسل اسی نسب  
تھے اور فلاں میں پیدا ہوتے فلاں میں مرے۔ اور ان کے  
نواس فلاں شری ہیں، وغیرہ۔ تو گویا محل جواب یہ نکلا کہ مصلی بنی  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے، بلکہ وہ بعد کے بزرگ ہیں جھیں تم  
نقش بندی اور سہروردی اور قادری جیشی دشمنوں سے ٹکر سکتے  
پر جڑھلتے ہو اور اصلی دین اُس نے آن میں ہے جو اللہ نے  
نازل کیا تھا، بلکہ ان بزرگوں کے فرمودات ہیں ہے جن کو مزاں  
کی خاک چاٹ کر لوگ معماہ اور انیماہ سے بھی آگے نکلے  
جا رہے ہیں۔

حضرت محب نے جواب میں پوچھے آٹھ صفحہ صرف کتے ہیں  
جو تین اجر امر پر مشتمل ہیں۔ ایک استعانت بالا دیتا ہے کہ مصنف کو  
دھمکیاں، مصلوائیں اور طمعنہ وغیرہ دوسرے کچھ طلبکار اور کاتب تھیں جن کے  
کسی رواوی کا پست نہیں شاید جنگ عظیم میں کام آگئے۔ تیسرا طریقہ ہے  
کہ قریب اشعاہ بزرگاں جن میں سے ہر اللہ کا بندہ ہیا تھے، بغور  
نی مصلوم ہوتا ہے کہ جو اس نے کہا دہ جوست ہوا۔ قرآن احادیث  
اسوہ مصائب، اقوال ائمہ کسی کا دکر نہیں بس حضرتوں خواجہ اُن

خوش ہو گئی۔ حضرت نے کہا۔ لے جا۔ اب یہ تعمیلی مرغی بھس رہی  
جنت سے ہرگز کافی نہ ہے!

حضرت کامراز ارشادیف لوگنے پر کے سراہنے ہے۔ زائرین  
بزمائگتے ہیں ملکے۔ حشکے ایک بیڈ رئے لکیش کے زمانے میں مسجدہ  
کو کے عرض کیا اک ”لے خواجہ قابوی“ زلفوں والے ایس کو معلوم ہے  
دو چان لکیش شادی کو تھی ہیں۔ کار اور کوٹھی کافر خچر ریا ہو گی  
کے ایس بار جھکے لکیش ہیں جو ادھ۔

خواجہ کہا جائیتے گا۔ اور وہ جیت لیا۔ حالانکہ انہیں فائدہ  
دروٹ مقابل امیدوار کی صندوقیوں میں طے، لیکن جیت دیکھا  
گئوں نیکر تو بجا تے روٹوں کے ان میں چھے کشی لڑتے ہوتے تھے  
کی طرح ایک قاتل نے حضرت سے جان کی امام چاہیا تو اُر جس  
طاقت سے اسے پھانسی پہنچا دیا اور لا ش دفن کر دی گئی، لیکن  
بِ اللہ کا بندہ تحریر ہی دون قبرتے اُمَّهٗ کر گھر جیلا آیا اور حضرت کے  
زار پر وہ طحافت دار قابل کرانی ہے کہ صوفیوں کو سرورِ عہد و صفت  
نقشہ تنرا مونگیا۔ اللہ تعالیٰ کرے۔

ایک دفعہ پر اگلے بڑھٹ لا ہوا۔ ایک ہی سیٹ کے دروں میں داری باری مزار شدید یقین پر بیخ لئے اور دل کی مراد مانگی جب تا تھرست کی شان کے خلاف ہے کہ کوئی نامراد تو نہ ہو تو نہ ہوں وہ ایک سیٹ پر کامیاب کیے کرتیں۔ بڑھیں چاہیں۔ آخر کار وہ نوں کو ایک ساق قبری طلب کر لیا اور حکم دیا ساری تیسیں بیٹھ جاؤ۔ ایک شوار مر اپنے کام طلب نہیں جانتا تھا کہ نکا حضور ”رقبہ“ توہین جانتا ہوں مگر مر اپنے.....

شٹ اپ ..... گریدار آواز گنجی۔ درصل خواجہ قابوی  
بلیں کے علاج کے سلسلیں دوسال کی انگریز کے ہیاں رہ چکے  
تھے۔ لکھنؤی انگریزی الفاظ ان کی زبان پر جڑھ لئتے تھے۔ اور  
حصتے کی حالت میں آپ جاتے تھے زبان بے اختیار ہو جاتی ہے۔  
وغیرہ مشکل یہ لوگ مراثی میں بیٹھے اور خواجہ کی روح  
فکر میں جم کر لے جاتے تھے۔ سید گندھار آفی

”لئے قوم دہ ملن کے مجھ بہو ایس ایک بھی صورت ہے کامیابی  
اے وہ بھی کم غم میں ست ایک دست بردار پڑھاتے اور اس کے  
رجھاتے میں دوسرا سے پانچرا در صول کر لے۔ تھا ہر سبے دھمکوں

مشتبہ بالکریش کیا۔ اور کاشتارہ ظاہر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ اپنے عرب بالکری مزید و قوشنی بھی کر دی گئی ہے۔ اب مطلب یہ ہوا کہ تھوڑا بالکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہواتے نفس کے تخت کام کرتے ہیں اور شادا جعل الدقاد کا اسہد و کردار ان کی شرح ہے۔۔۔۔۔ کیا حضرت دربت شعری کی خاطر آیات الہی کوں ہی توڑا ہوڑا جامکنا ہے خیر آئیے۔ خاتم نبی کا ایک طفیل اور دیکھتے جائیے۔ حضرت خواجہ بنہ نواز گیورہ ناز کے متعلق لفظ یہ ہے:-

”بندہ پن میں اسے نہ ہوتے کہ ”بندہ فواز“ کہلاتے ہے؟  
 لیکھ آپ ہی نہیں سمجھے اور نہیں سمجھ سکتے۔ ان نکاٹ لایا تو  
 کو جھنا اس وقت تک مکن نہیں جب تک عقل کو لہذا کچھ تراکایا  
 جاتے اور آپ تھیرے ہیں جس کے عقل ہی نہیں ہوتی، لہذا لہذا  
 کچھ کا انس کیے کیا؟

خاکسار نے بھی حال ہی میں ایک اعلیٰ درجہ کی ایمان فروز  
مستند و تحریر کتاب میں خواجہ وزیر الاولیاء رئیس الفاظ حضرت  
تلوار آنحضرت سر قدمی دوڑے لوئی علیص بہ قاتلوی کے کچھ اشعار پڑھئے  
ہیں۔ خواجہ قاتلوی کی شخص تعریف یہ ہے کہ آپ کی بارہوں بیٹت  
میں سترہ طلب، ایکس غوث اور تین درجن ہماں گوئی لگ دے ہیں۔<sup>۱۴</sup>  
دلاجت کا سلسلہ ان کے خاندان میں من اظہارہ۔ م۔ ن۔ قبل سمجھے سے  
چلا اور ماہی جسم کی مکمل تحقیق خواجہ سدا اپنے اپنی کتابت زلفیہ پر  
میں لکھی ہے۔ کرامت کا حال یہ تھا کہ ایک سال میں سدرہ المحتشم  
کے سات چڑک لگائتے تھے اور سو بیج تک میں ان کے نقش قدم دیکھنے  
میں آتے۔ تصرف کا یہ عالم تھا کہ ایک غریب بڑھیا کی مرغی بیٹی نے  
کھالی۔ وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں اسی  
مرغی کے اٹھے بیچ کر پہنچ پاتی تھی۔ اب کیا کروں؟ حضرت نے  
پوچھا کہ دن کا واقعہ ہے؟ اس نے کہا آٹھومن دن کا۔ بدمست اچھا بھی  
لود آنکھیں بند کیں اور گرج کر چکا کوئی طبیب کیا۔ حاضر گرا!۔  
مہو اس ارتعاش پیدا ہوا اور معا ایک بی سامنے آپڑی حضرت  
نے کہا۔ ناپکار مرغی کہاں میں ٹوپی سوٹھا گئی۔ کوئی برمغہ وہ

حضرت نے کہا۔ اس پڑھا کر مرغی! جیسے آسمان کی طرف  
خدا اپنے چینیک باری اور چینیک کے ساتھ اس کے پٹھے سے ایک  
موئی طازی زندہ سلامت مرغی گٹا کی ہوئی باہر آئی۔ بڑیں

خدا تو تھوڑے کر سکے فحصت پا گیا ہو گا  
کہ چہ تیرے ہی قبضے میں نظریں بزمِ حامی بھی  
تیرے قاتلوں کو فصلی نہ پی بیا خواجہ !  
لعنیوں کے لئے زندہ بھی ہے مردی مسلم بھی

اور فرمایا:-  
قاتلوں کی راجحت عطا اکن جنت سے پہلے دولت عطا اکن  
بر ما نظر کی لئے شاہ والا لشکر رہنگا گا بیٹھنا لا  
ایک آزاد نظم بھی تھی۔ جس کا عنوان تھا:-

”منقبت پرشان برت الرباب عالی جناب فیضِ آب خواہ  
فتنی زلف دراز نظلہ رحمت اللہ علیہ۔ بطریقِ جدید ترقی پسند  
ملعون شاعری بینی بصورت آزاد نظم سبب جوش اپنے کے بیٹھنے ہیں  
لئے کہ تو مرقد میں بھی ہے اور سر وون بعد بھی کار فرما ہو گیا  
یعنی گویا مرکے زندہ ہو گیا

تیرے درے میں رہی ہے ہر جان دیر و درون کو نہماں کی جراہ  
تیر اپنے حامی دریا ہے کہ جس میں تو گیاراں تھاں ہوا ہوتا ہے بیڑا  
حضرت والیں کا پار  
تجھ پر جان دل شبار  
بادر بار

لورس قاتلوں  
ڈھونڈا آیا آسمانوں میں زینوں میں فرمیں کہکشاں میں اور  
سون کی چکتی وادیوں میں خوب خوب  
کوئی بھی اہمیت نہیں تیر امرے خواجہ پر  
میں نے تجوید کو دیا  
کیسا کیا ?

سکھ شر کو ہبہ ہے بہت اچھا لیا  
وہم کرن برو جان بال ملکہ بیک مولیٰ بخشنده و فذنہ کن بروہ کی جیوان انسان شر  
یعنی سلطانِ نسلک افریان رو دستے بجود بر  
خاص کر قاتلوں کی پر جم کر  
سو سبز اور مشتر

جسم کر  
کرو  
(ملازمہ صحبت یاتی)

کرنے والا بھی کامیاب رہا اور دینے والا تو بہر حال میں سو قدم سے  
سلیگا۔ بوتو تم میں سے کون روپے لیتا ہے اور کون مجرم ہے  
وہ نوں نے ایک دھرم سے کے شخچ کو تکا۔ جیسے کہہ رہے  
ہوں بات تو پتے کی ہے! — مگر دنوں ہی کی قوتِ فیصلہ کو  
بیک وقت اس خیال سے گزد کر دیا کہ مجرم سے تو بہت پچھا کانے  
کی امسدیں ہیں یہ صرف پانچھار سے کیا کام بنے گا۔ — ایک  
پچھا اٹھا۔

”لے خواجہ امیں دستبرداری پر تیار ہوں۔ لیکن چاہیہ  
تو اپنے تک خرچ ہو چکے ہیں۔ رقم کچھ بڑھنی چاہتے ہے“  
خواجہ کی آواز بخوبی تھی۔ — ”یہ تمہارا بپرائیوٹ معاملہ  
ہے، آپس میں طے کرو۔“  
اور واقعی انہوں نے قبر کے سرائیہ سات چسٹر اغ جاکر  
باہم معاملہ طے کر دیا۔

بہر حال آپ اشعار سنئے:-  
لاتکے قاتلوں کی اچھد، اتو انکی اٹیں بھنسا کے مارا  
سیاہ زلفوں کے پیچ و خشم میں گھلکے را بندھنکے مارا  
حضرت کے مرشد کا نام خواجہ شفاق علی فضائی تھا۔

خدائی دیتے ہے سارے خزانے سرے مرشد کو  
جسے کچھ مالگنا ہو گا لے ہو لاخانی سے  
زکوٰ ہوتا تو دیس اکفر کی قلعت میں مکھو جاتی  
میں ہے دولت ایمان تیرے در کی گلائی سے

زندگی کا زند بکھلے ہے زمانے نے ترا ناٹی  
شرف ہے نقطہ آئینہ تیری آشتائی سے

طم بردی دیا مسد دلیری بر عرش انگشی  
زبے شابی خر اوندی تیرے شابی خداوندی  
اور فرمایا:-

خش میں آپ کے سوا خواجہ دستگیری کسی سے کیا ہو گی  
شر کوں کو بھی غسل سکتے ہیں اسی پیری کسی سے گیا ہو گی  
اور فرمایا:-

”ہر دنہ د عرش د کرسی دلوح د قلم کیا ہیں  
سلطان ہے تیرے لامکاں کا بزر اعظم بھی

# کپڑے عہد انجیز صورت حال

(مولانا نامو منظور شریح احمد (تادیشہ کن مل))

تجلی کی ادارت کرتے ہوئے بچھے سات سال ہو چکے۔ میکن کی مخصوص کے شاخ کرنے اور کے کافی صدر کرنے میں کمی یا کمکش سے سابق نہیں پڑا جیسا اس مخصوص کے حامل میں پڑا ہے۔ یہ اگست کے اواں میں آیا تھا۔ اس کے مصنفوں سے میرا علیق غاجڑا سہی گرگرا اور دو گوڑے ہے۔ ایک طرف وہ وقت نو تھا اپنے مظاہر میں تجھی کو نو اڈتے رہے ہیں اور دوسری طرف انہوں نے بارا تجھی کی بعض خاصیوں در کوتاہیوں پر قبود لا کر میری ٹھاؤ پیش خواہی کی ہے۔ وہ سنتی الحقیقت وہی ہے جو خوبیوں کی بہت افرادی کے ساتھ ساتھ لذتیوں پر بینے بھی کرتا رہے۔ بہر حال اس دوسرے علیق کا تقاضا تھا لیکن اس کا یہ مخصوص قریب ترین اشاعت میں شامل کرنا یکین دوبارے بچھے اسکی سائی ہوا۔ اعلیٰ یوں کہا تاہم زندگی کے جس تصور سے کشختا ہے مخصوص پسروں قلم ہوا ہے۔ اس پر میں جو لای کے تجھی میں انہماں خیال کر جائے تھا اور میرے دل میں بالکل خواہش باقی نہیں تھی کہ زندگی کی عنایت خاص کا مزید تذکرہ ہوئے جائے۔ میر زندگی میں جو ذرہ نوازی اپنے تہذیبوں فراہی ہے اس کا تعلق چاہے تھا ان کے فکر و یہی مصروف سے ہو۔ اداوارہ زندگی کے تمام امور اس میں حصہ دار ہوں میرے لئے بہر حال یہ معاملہ ہوت ریا۔ دلچسپی کا حامل نہیں کیونکہ جماعت اسلامی کی تابید اور اس کے قاضیوں کی تربید میں بوجو کیہیں اس نکسہ کرتا رہا ہے۔ یا آئندہ کروں گا اس کا تعلق زید اغرب و بجزیع انسداد و شخصی کریمی ہی نہیں بلکہ اسکا تعلق مرثی اُن انکار و خیالات سے ہے جو جماعت کے درست لٹڑی پر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

انیلوں کروں اس مخصوص میں صاحبِ مخصوص نے دورانِ تجھیوں متعدد طور تجھی کی تعریف و تصویب میں ایسی بھی میں کنوں تجھی، ہی میں ایسی چھپائی کے تصور سے بچھے خاماً انقباض ہوا۔ چنانچہ میں نے مخصوص کو کھو بھیکیا اس کی اشاعت کو رہے ہی دیا جائے تو بہر ہے۔ اس کا جواب انہوں نے مفصل دیا اور اس میں واضح ریا یہ مخصوص کا چھپنا ہی بہر ہے۔ اپنے اس خیال کی تابید میں الگ جو انہوں نے کافی مقول باقی تھیں میکن بچھے انہوں نے کہ پھر بھی اس بیکس ہو کر اشاعت کا تفصیل رکسکا۔ دل نہیں مانت تھا جس جماعت کی دعوت حق کو حق بجا بث ثابت کر سکتے ہوئے ہیں اپنے محض بزرگوں سے راگیا ہوں اور جس کی مظلومیت خود میرے دل کا مستہاوا زخم ہی ہوئی ہے۔ اس کا تذکرہ میرے اپنے پیجے میں اس انہاد کے جس انداز سے اس مخصوص میں کیا گیا ہے۔ تھا لکھا کہ میری طبیعت اپنے پیجے میں اس کے جواب میں مخصوص نے پھر زندگی اور سینیگی کے ساتھ بھی سمجھایا اور لکھا کہ۔

”اک کو خوب سلام ہے“ اسی گلے سب سے زیادہ بیرے مخصوص کو پوری تحقیقہ بنایا ہے۔ اگرچہ حریت تعمید ہی بسا ادنیات جائز و مطلب ہوتی ہے مگر بیان تو سر سے تعمید ہی رسمی صریح تعمیص و تحریر تھی اور اس سے بھی آج چکلی مکمل تحریک، تحقیق اور وہ بھی نہایت تکبر اور دول اُنداز طرق پر۔ اب کہہ دیں نہیں آتا کہ جو ای جائزہ و تبصرہ کے لئے تجھی کے صفات مانگئے کا بچھے ہیں ہے تو آخونکی کیا جائے۔ آپ سے اپنے اشاعت مخصوص کے لئے جن پیلوں سے خور کر لئے کی بچھے دعوت دی ہے میں اس کے لئے آپ لا مختار گزار ہوں۔ آپ پیش فرمائیں کہ آپ کے سماجی مقاصد سے بھی دلچسپی ہے جسی کہ خدا پچھے ہے۔ اس لئے اگر آپ اپنی مصلحت سے میری اہزاد کا رخوں

اور جھتوں کو جی رہے کی تو کری ہیں پیشکاری تب نبی پیچے کوئی لگانہ ہو گا یعنی ایک بسلا ایسا بھی ہے جسکی طرف آپ کو منوجہ کرنا میں اپنی کمی بھیتا ہوں اور وہ سے غلی دیانت اور ادارتی و ساداری ۴

اس خط پر مجھے غور کرنے والے کاموں کے سیکھ ایسا کے باوجود میراچا پتے سے گزرا کرنا کی واقعی اختلاف اور دیاشامرے لئے موزوں سہنمیں ایک پتہ ادارتی اتفاقیات کا ناجائز قائد اتحاد ہا ہوں ۵ — پورا سکتا ہے بعض باتیں اس مضمون میں ایسی ہوں جو مجھے مرغوب نہ ہوں یعنی رسائل و اخبارات میں تمام دی مضاہیں تو پھر بھیتے ہیں کیا ایک لفظ سے میر کا لفاظ جو بلکہ ستد، ایسے مقامات و ملاقات بھی بھیتے ہیں جن کے جملہ صدر جات و مشتملات سے دری کا منطقہ ہوتا ضروری ہیں تو تا — علاوہ ازیں مولا ناشیخ احمد کا اپنے اس جوابی مضمون کو جی کی میں پھر لے کا اصرار پولوں بھی حق بجا پس ہے کہ ان کا تصور والا مضمون حسن کے ساتھ میر زندگی کے صرف عمل تحقیق ہی نہیں " فعل و نفع" ابھام دیا ہے۔

جی کی میں چھپا تھا تجھی ہی۔ کامنات اس کی جوابی کے لئے موزوں پہنچے جا سکتے ہیں۔ ایک اور خیال دل میں آیا۔ اس مضمون کی اشارت سے ناظرین کو بھی معلوم ہو جائے کہ مولا ناشیخ احمد ادارہ زندگی کے سلسلہ کو فی ایسے اجنبی شخص بھیں ہیں کہ میر زندگی نے ان کا خاص بغیرہ اس مضمون خالی ہے لہریں ہو کر ٹھاٹھا ہو بلکہ سالیقہ تعلقات ایسے موجود ہیں جن کے نتیجے ہوئے میر زندگی کے " فعل و نفع" کی تجویز کی تو جیسکی جا سکتی۔ ہے اور اسی مدد کا حل تکست ہے کہ آڑکیوں ایک ایمان افریز اور سینی پر جفاٹ مقامے کو میر زندگی سے اپنے کی جگائے گا اسے پر اتر آئے اور کیوں ایک تھیہ رہے غرض مضمون افسوس لانی تحقیق نظر آیا۔

یہ گوئیوں میں خاکہ کو مولا ناشیخ احمد کا ایک اور خط موصول ہوا۔ اسیں، ہمہل۔ لے لکھا۔

کل مازہ زندگی رہابت ہو رانی والگست مٹھی، بچت کا موقع ملا۔ اشارات اسیں اس ماغت کا ذکر ہے جو جماعت کے خلاف پڑا لی جائے مانی ہے سلسلہ میں کی جاتی رہی ہے۔ آپ نے بھی " اشارات " پڑھے ہوں۔ گے اس سلسلہ میں ایک بات آپ سے دریافت طلب ہے اور دوسرے ہے کہ اس میں ایسے رسائل و تحریکات تو ہر احتجاج ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے جماعت کی تائید و حمایت میں بھی بکھارا ایک آدھہ پھوٹا موٹا مضمون شائع کر دیا ہے مثلاً معاشرت، برمان، الحرم، الفرقان، تحریر، بیک سعادت، برہان کے اداروں میں کا تو غیر طور پر ذکر کر کے انتہا خوشی کا اعلان کیا گیا ہے۔ رخوشی کے مختلف میلوں کا اش کئے ہیں لیکن جس تجھی سے ذمہ دار سال سے اپنی ساری وقت اسی کام میں کھاڑکی ہے اور دوسرے ہیتے اہم مقام سے شان ہونے کے علاوہ اپنی اہمیت و افادت کے مختلف پیروکھانا ہے اس پر امامت بخولے سے کہیں نہیں آیا گویا اس کا وجود سرے سے ہے یہی نہیں اور ساری اہمیت مرن اپنی پر جوں کی ہے جوہر لئے تجھی بھی جماعت اسلامی پر نظر عنایت فرمادی ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اُمید ہے کہ آپ کا جواب میری قلمش کو رخ کر دے گا۔

### یہاں تک جو ابادیا وہ یہرے پا س محفوظ نہیں ہے۔ مخفی اسلامی تھاکر

" آپ کا خط پاٹے سے قبل ہی میں مازہ زندگی کے " اشارات " پڑھ چکا ہوں۔ تحقیر کا ایک تودہ طریقہ ہوتا ہے جو میر زندگی تبصرہ میں اتفاقی رفرانیکے میں اور ایک یہ ہے جو اشارات میں نظر آ رہا ہے ایعنی لفڑا اداز کر دینا " اشارات " جاپ مولا نابول اللہیت ایمیر جماعت کے تحریر فرمودہ ہیں۔ وہ ظاہر ہے کہ منصب کے اعتبار سے بھی بڑے ہیں اور علم و فضل میں بھی بچھے سے برا اتب آئے ہیں۔ لہذا ان کے لئے تحقیر کا بھی طریقہ زیادہ موزوں تھاہر ہے جاں بچھے اس ترجیحات گھٹائے کے جھیٹت سے دلچسپی نہیں ہے کیونکہ آخرت میں سرہنخی کو اپنے عمال کی خواہی کرنی ہے۔ ادارہ زندگی یا کوئی ادارکیا کرتا ہے وہ جائے جماعت اسلامی کی تائید اور اس کے خالقین کی تردید اگر میں سننے اور مجھیں اور کسی معاویہ زندگی کی خاطر کی ہوتی تب واقعی موجودہ صورت حال اذیت دہ تھی لیکن خدا کا شکر ہے کہ جماعت موجودہ نہ تر بچھے ذاتی حد تک اس سے کوئی اذیت بیخی دیہرے اُس ایقان و اذمان میں کوئی فرق داتھ ہو اجوس میں جماعت اسلامی کی حقیقی المقدور تردید کرنا ہے

حق ہونے پر رکھتا ہوں۔ نہ میرے اس ارادے میں کوئی تزلیل ہے کہ اس وعوٹ کے خالقین کی حقیقی المقدور تردید کرنا ہے

یہ نیرے خط کا اٹپ سیاہ ہے۔ آخر کار بچھے فیصلہ کرنے پر اک مضمون شایع ہو جانا چاہئے۔ اس سے اور کچھ بھی تو اتنا نامہ ہو گا کہ جماعت کے ہندوستانی سربراہوں کو خود اپنا جائزہ لینے کی تحریک ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے اس یہ جمازوں کی دلکشی پر سے مفید ہی ہو جائے۔ تاہم اگر ایسا نہ ہو تو سچھ احمد کے حق تقدیم کو توہنہ حال چیننا پہنچ جاسکتا۔ ان کی تقدیم کے حسن و قبح کا فصیلہ ایمان جماعت ہی کر سکتے ہیں۔ میری حیثیت مخفی ایک داستانی ہے۔ انہوں مضمون کی طوالت نے مستقل رضا میں بک کو متاثر کر دیا۔ آئندہ انشاء اللہ ہی اپنی سالیہ روشن انتشار کری جائے گی۔  
(عامر عثمانی)

سے یہ اعلان کریں ہے اور اس کا یہ اعلان آجھک جاری ہے کہ جماعت اسلامی پاکستان سے اس کی بے تعلقی مخفی نظم و انتظام کی حد تک ہے وہ عقیدہ و لصب العین سے لیکر اصول تسلیم طریق و عروج نہ کرائیں اپنے دل میں وہ تھیک اخیں بنیادوں پر قائم اور الحی را ہوں پر کامن ہے جن پر وہ اپنے یہم تابیس میں قائم اور کامن ہوئی تھی اگر فی الواقع ایسا ہو تو غایر ہے کہ اس سے زیادہ قابل مسٹر بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ فکری و نظری حیثیت سے جماعت اسلامی کا ایک بھرمنی اور رستنی کے جس طبق اپنے بھائیوں سے دو اپنے نظر سے پوشیدہ ہے، وہیں وہیں کو تکمیل شعبہ جات پیش کرنے سے جاہل نظر بول کا تحریر کرتے، اسلامی نظام حیات کو سب سے الگ چھانٹ کرنا یا پر کرے، اسلامی نظام جماعت کا تصحیح اور مکمل تصور پیدا کرنے، دین کے ایک ایک مسئلہ اور ایک ایک شعبہ کو تحریر نکال کر سامنے لائے اور نہایت مظہر طاقت شہاد و استدلال سے تراوی و نظری حقائق کو الجاذب کا جو کام اس لئے بھرپور ناجام دیا ہے اور اس کام میں فکری و تطبیقی، تحریر پیدا کی ہے، اس کے متعلق بلا تکلف کہا جاسکتا ہے کہ دو یہ عاطرین دہی اپنی اپنی نظریے پر بیجوہ ہے کہ ایک طبقہ کی وجہ سے اس کا مطلب اور اتنا ہے کہ دونوں جماعتیں اور آج ہی وہی بھئے پر بیجوہ ہے کہ ایک طبقہ کی وجہ سے اس کا مطلب اور اتنا ہے کہ دونوں جماعتیں آپ اپنے ہی نظم کی ذمہ دار ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی ذمہ داری میں شریک ہیں ہیں وہ عقائد و خیالات میں متفاہد و تضاد میں ہیں، تسلیم کریں اور اصول میں دعوت و تباہ کے طبقوں میں دو ہی کو قریب تر کیں، افراد جماعت کے اخلاق و کارکو اپنے مدنظر عبارت کے مطابق قائم رکھیں، افراد جماعت کی تصحیح اسلامی حیثیت کے لشودار تفاصیل، جماعت کو سلیمانی دعا عیاد کردار کا ایک قابل تقدیم کوہ نہ بنانے میں اور اسی قابل کی تسامی پیزیوں میں دو نوں بالکل ہم آئنگ رہیں۔

چنانچہ جماعت اسلامی ہے کا تعلق ہے وہ بھی پہلے ہی دن

جماعت اسلامی اگست ۱۹۴۷ء میں قائم ہوئی ہے پس من چھ سال کے بعد ملک کی ترقی کے باعث وہ دو حصوں میں بٹ گئی اور ایک حصہ دوسرے حصے سے غیر متعلق ہو کر رہ گیا۔ ملک کی بالی ہوئی سیاسی صورت حال میں، اس کا دو حصوں میں تقسیم ہوا ایک دوسرے سے پرستی ہو جانا لازم تھا کیونکہ دونوں ملکوں کے سیاسی حالات وسائل ایک دوسرے سے قطعی مختلف تھے اور ان کی موجودگی میں ایک ہجاتی ادالت کے تحفظ دنوں جا عینکی کسی طرح اپنی جدوجہدی کا سکنی تھی، پرانا پوچھ قسم ملک کے ساتھ تھا یہ دونوں جماعتوں اپنی مستقل قیادتوں کے تحت ہم کرنے کے لئے ایک دوسرے سے الگ برجیں رکھنے کوئی مشکل یہ تصور نہ کر سکتا تھا اور ذائق کوئی یہ تصور کرنے پر اساسی آدھہ ہو سکتا ہے کہ دونوں کے عقائد دونوں کے مقاعد دوسرے کے نسبت العین دونوں کے اصولی تسلیم وہ تو کا طریق دعوت، دونوں کے طرز تکڑا اور اس سلسلہ کی تمام پیزیوں میں، ایک دوسرے سے الگ ہو گیں۔ برخلاف اس کے برعکس یہی بھتائی اور آج ہی دوسرے کے کوئی تحریر ہے کہ دونوں جماعتوں اور اس کا مطلب اور اتنا ہے کہ دونوں جماعتوں اور آج ہی دوسرے سے الگ ہو گی وہی بھئے پر بیجوہ ہے کہ ایک طبقہ کی وجہ سے اس کا مطلب اور اتنا ہے کہ دونوں جماعتوں آپ اپنے ہی نظم کی ذمہ دار ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی ذمہ داری میں شریک ہیں ہیں وہ عقائد و خیالات میں متفاہد و تضاد میں ہیں، تسلیم کریں اور اصول میں دعوت و تباہ کے طبقوں میں دو ہی کو قریب تر کیں، افراد جماعت کے اخلاق و کارکو اپنے مدنظر عبارت کے مطابق قائم رکھیں، افراد جماعت کی تصحیح اسلامی حیثیت کے لشودار تفاصیل، جماعت کو سلیمانی دعا عیاد کردار کا ایک قابل تقدیم کوہ نہ بنانے میں اور اسی قابل کی تسامی پیزیوں میں دو نوں بالکل ہم آئنگ رہیں۔

میں ملک کے حاصل سیاسی و معاشری مصالات کا ذرہ برابر خل نہیں ہے۔ بلکہ اس سمندر کا مد وجزیرہ صرف ان طوفانی جھکڑوں کا تجھے ہے جو قابوں کی انتہائی بستگی اور ذہنیت سے عمل رہتے ہیں اور یہی فکر و ذہن مختلف طبقات پر ایسیوں کی غسل میں امداد و نفع جماعت کی تنظیم اور بروز جماعت کی تینی پر را پتا ہا نجام اٹڑوں رہی ہے۔

چنانچہ ملک کے حاصل مصالات کا متعلق ہے وہ اس وقت بھی اسکے شناختی تھے اور آج بھی انہیں تقدیر شدید سے مشتمل تر ہو چکا ہو کہ جماعت اسلامی پہنچا پہنچی اصلی پوزیشن کو اتنا لمحاء کر رکھ دیتی ہے اور وہ

غیر منقسم پہنچ دستان کی جماعت سے بھی وقدم آگے نظر آتی۔

اس کے طرز فکر و طرز عمل کو اپنے ابرار تھا ضیب پر بتایا تھا کہ اس جماعت کو بھارت کی آبادی میں یا کم از کم بیان کے مسلمانوں میں ایک رکھیت و رحیمت کا مقام حاصل ہو جانا یعنی جو لوگ اجتماعی نماہیں کا گرا فلسفیا نہ مطالبہ رکھتے ہیں اور جنہیں اس قسم کے نظاموں کا عملی تجربہ بھی نہیں ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ قلم کے زوال و ارتقا کا سارا دار و دار اس طاقت پر ہوتا ہے جو بھیتیت بھروسی قلم کو رکھ دیتی ہے اور اس کی قیادت کا فرضی نجام دیتی ہے خصوصیت

کیمی دل کرتی اور اس کی قیادت کا قائم کر رکھا ہے اسکا چیز طرح پڑھتے اور برستے کے بعد تو آسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ معاملہ کتنا اسٹرڈ ہو جاتا ہے کیونکہ اس سب جانتے ہیں کہ جماعت کا نظم حاصل میں سیاسی پارٹیوں کے نظم سے بالکل مختلف ہے۔

یہ نظم مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تینی رہنمائی کے لئے قائم کیا گیا ہے اور خود ہم اصولوں پر قائم ہے وہ بھی ادنیوی پارٹیوں کے اصولوں سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے۔ یہ ایک خالص دینی نظم ہے جس میں بجا وال اور پروردہ کی حیثیت دینیوی پارٹیوں کے لیڈر دل اور مجردوں سے قطعی الگ ہے۔ پھر یہ نظم قرآن و سنت کے کھنپوں پر اپنے خطوط ہے اپنے قائم نہیں ہے بلکہ ان خطوط کو ربانی و مکانی مصالات پر منطبق ہے کیا کہ شاہزادہ دار اپنی جماعت کے سامنے ہموز را عمل مزدھی ہوئے

و اجتہادی صور وہیں اس طرح یہ نظم ایسا نہ کہا اور کہا ہوا ہے کہ مجھ میں کی پابندی اختیار کرتا ہے اُسے فکر و انتہا تھری رکھ دیا اور جس در عمل کے مختلف گوشوں میں ان تمام چیزوں سمجھی دست بردار ہوئے پڑھ لے جو جعلی لفظ اسلام میں جائز و مباح ہیں لیکن قلم جماعت ان کا دروازہ

کسی کو نہیں اور سید ان میں اسلام پر طیرا اسلام کے غلبہ و سلطنت کو بروائے کرنے پر تیار نہیں۔

اس صورت حال میں ملکہ اسلام کے لئے اور جھروٹ مسلمانوں کے لئے یہ تھی بڑی سڑیجی ہو گئی اگر دیجی تھی کہ جماعت جو اس قسم کی تھری سماں کے لئے تھی تھی اخود فکر و نظر و رجہ بدل میں زوال و انحطاط کی شکار ہو جائے، اس دنیا میں اوقاعات و حفاظت و چیزیں میں بھی کسی قسم کی تھری سے پرداز فوج اس کا سکتا ہے اور وہ کسی خوش گمانی کے بدل بولنے پر بدال سکتے ہیں، بیان ہمکر کہ جماعت اسلامی اہل شانہ اور جاندار اسٹریچر ہمیں انکو چھپا لے میں کامیاب ہو سکتا بلکہ اتنا بھی لڑی چڑیاں ایسی کسوٹی پہیا کرتا ہے جس پر کس کو اس جماعت اور اس خڑیک کے سفرے مکرے مکرے کو ہر دقت جانچا جاسکتا ہے جو اس طرز تھری کو بھی کی نہ رہا وار ہے جو اپنے دعوی و حقیقت سے کہا اور کی سال سے جماعت اسلامی اہل شانہ کی تھریت کے زوال و انحطاط کی شکار ہے۔

اپنے طور کا راقم قمرع سے جماعت اسلامی کے داخلی و خارجی احوال کا ہگران رہا ہے اور مخدود حیثیات سے اس کے تھریات کو وہ متشرع اور اس کی معلومات کو وہ تو س حاصل رہا ہے جو دوسرے دو کوئی بھی تھیں اس کی تھریت کیا تھیں جس کا نہیں رہا ہے کہ اس سے سہنر کی سچا اس پر کیا ہے۔ اور اس کی تھیں کیا، اس کی بھروسی، اس کے طوفالوں، اور اس کے گردابوں کی کیا تھیں تھیں ہے اور اس میں مذہبی رکیوں اور کہاں سے آتے رہے ہیں، چنانچہ جب فروری شکر و میں جماعت اسلامی نہیں تھیں اس کی کچھ زیادہ دیرہ گلزاری تھی کہ راقم تھے جماعت کی تھیں میں بھیت کی مکروہ ہیں اس عصر کی تھریں کیمی لیکن یہ سب کچھ محسوس کرنے کے باوجود اس نے انھیں محسوس کیا اس کی مزورت نہیں بھی کیونکہ جماعت ملک گیر نہاد اور بالآخر اسکی تھری کے حوار دش کے حکماء کھاتی ہوئی آئی تھی اس نے خیال کیا کہ شاہزادہ دار اپنی جماعت کے سامنے ہموز را عمل مزدھی ہوئے ہے اور وہ خارجی مصالات سے بڑی حد تک محدود و مجبور ہو کر اپنی اصل پوزیشن بھول رہے ہیں۔ اسی سے کہ آئندہ آئندہ وہ پھر اپنے اصل مقام پر اکھڑے ہوں گے۔ پھر وہ پوروں گذرستے گئے اور کہے مطالعہ و مشاہدہ سے یہ بات عیناً انظر آئے لیکن قلم جماعت کی گز دیکھ

کتنی بھی مذل و مقول ہو ہر حال اس کا فخر ہے جو بتا ہے کہ تقدیر کرنے والے کی نسبت ان کا تال اپنے جانا ہے اور وہ شخص ناک ہوں میں تحری طرح کچھ کھٹکا ہے۔ یہ تو شبہ کا تصریح ہے تکری کی سطح پر بھکر تقدیر کو اس دنگ میں دیکھنے لگتا ہے کہ یہ نظم جماعت کو بجا رکھتے والی جمیعے اس سے تقدیر کرنے والے کی نسبت جلد جلد ہات پہنچوں گی جانے لگتی ہے کہ کیم شفعت سراپا تقدیر ہے لہذا اس سے خبردار رہنا چاہیے کہیں یہ دوسروں کو بھی اپنی چھوٹ دلکاشیے اور اس کے افراد سے دوسروں میں بھی ذوق تقدیر اپنے دار آئے۔ وہ جو کہ وہ افراد جماعت ہو تو تقدیر کرنے والوں کی طرف سے معاملات کو دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو وہ چاہے جتنی بھی پستی میں اگرچا اہم اہمین اہمین حاصل رہتا ہے کہ کبھی نہیں، سب فیکر ہو رہا ہے۔ وہ جو کسے بڑی ملکیوں کو بھی اور بھی کبھی نہیں دیتے میں پڑتے ہیں رہتے رہتے ان کی ناکاہوں کے سامنے آئتے ہیں کہ وہ بھلا دے کے پکڑتے نہیں نظر سکتے وہ یہی کہتے رہتے ہیں کہ یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے، انشاء اللہ اصلاح ہو جائیگی، وہ خلاصہ تیر ملا نہیں کریں گے جتنے ہیں کہم لے توڑا کام کیا، ان کے علم و احاسیں میں کوئی غلطی پاہے کتنی بھی روت سے لاستے کی کوشش کیجائے، انھیں تاریخوں اور جیلوں کے بیکاروں سے ہمارا دے سلے ہوئے ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس معاملوں کی اصلاح میں ابھی بڑی نجت میں تو سیر و سوت بعد وہی بڑی خلاصہ جیز کی اصلاح میں ابھی بڑی نجت ہے۔ وہ بات اس طرح ہے کہ اور ہماروں پر ہے۔

جماعت اسلامی ملکوں اس طرح کی بھی کے بھروسے میں گھر جانے تو پر شخص ندازہ کر سکتا ہے کہ اس کے ساتھی ہمارے اس کے اوپر کیا ہوں گے کہ سوچنے کے ذمہ بدل جائیں، وہوت تباہی کا طریقہ اٹ جائے تسلیم خپل، سکی تسلیم خیالے ایک جزو دخمر دھاری ہو، جما عین صیحت پیدا ہو جائے تسلیم کے اذاذ فرائے ہو جائیں۔ پیغاموں کو خیر خواہ اور فیر خواہوں کو بد خواہ کہا جائے۔ دشمنوں کو گئے لگایا جائے، وہ تو جس کے ساتھ دشمنوں سے بہتر سک کیا جائے۔ ناکاروں لوگوں کو جھٹا جائے کار آمد لوگوں کو رکھے دے جائیں، صلاحتیں برداہوں اور فی المکر تسلیم مختلف اخلاقی تواریخوں کا ایک گھر بن کر رہ جائے۔

جماعت اسلامی ہند کا موقف وادھروں سے کمزوریں بھی کہن گیا ہے، اگر پھر ڈیم سال کا عرصہ ہوا، ان سطور کے راقم کو جماعت کے رکوئے للہ جماعت کی خلاف ورزدی کا ایک بہم الزام دیکھ جائی رہا یا اس

ہیں، اب ہر شخص جو خدا سی نظر و بصیرت بھی رکھتا ہے، یہ کہہ سکتا ہے کہ اس قسم کے ایک نظم و نظام میں، چاہے وہ شرعاً نظم و نظام ہی کیوں نہ ہو، دینی پیشوادوں اور رہنماؤں کی پاصلی اور طرز نکر کے اثرات کفہ گھرے، اور دوسرے پوکتے ہیں کبھی نکر وہ چاہے آخر مطلب کی چیزیں، درکھتے ہوں مگر یہی عالیہ ایک نظم و نظام کے علاوہ اور قائم رکھنے کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں اور ذمہ دار اور اس سپریٹ نظم و نظام کی روک دیتے ہیں خون کی طرح دوڑ جاتی ہے۔

یقینی خون کی دخانی اور تلب کی دہ مکر ری ہے میں قرآن و حدیث کی وہ فتح تعلیمات کی روشنی میں اور خود جماعت اسلامی کے نویں بھرپوری میں اپنی بصیرت سے اچھی طرح دیکھ رہا تھا اور اس کے نتائج خواہاب کی خطرناکی سے رافت تھا۔ چنانچہ میں نے ملکہ منھڑی ہی کے لئے بھگ رہا تھا میں یقینی ملکیتی کو مکر دیوبیوں کو نہیں ایسا کے پورے دلائی خواہاب کے ساتھ ذمہ دار ایضاً جماعت کو ان کی امور کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش شروع کر دی تھی، بھی یہ صحت خوب یاد رکھی کر سکے۔

### بر پیشہ شاید گرلن ہے سیل

### پھر پیشہ شاید گرلن ہے سیل

اس سے مجھے یہ دیکھا ہے جا سکتا تھا کہ "جماعت اسلامی" نام کی ایک نہایت پاکیزہ جماعت اپنے شاندار لٹھری کے ذریعہ پناہنچنے کا خارج کرنے ہوئے خود میں سے "نکر" ہتھ گزدھ جائے میں کھنچ جائی اور پیغام ہوتا اگر اپنی بھگ ملکیں ہو کر بیرونی جاتا اور اپنی نکتہ دوست مرد کرنے سے باز رہ جاتا اس لئے زیان، فلم اور علیٰ و وڑ و حوب کے اپنی عوام کے سلسل کو شش کرتا رہا مگر جب لوگ نکر دا اصلاحی دعوت دیتے کی سلسل کو شش کرتا رہا تو پھر ان کے معاملے ہی بھیب و نظری کیتی وکی میں بہتلا ہوتے ہیں تو پھر ان کے معاملے ہی بھیب و طریب ہوتے ہیں، وہ ہر جزی کو اٹا دیکھنے اور سلسلہ دھکا لے لگتے ہیں اگر کوئی پھر بطور مشورہ ان کے سامنے لائی جائے تو وہ اس کی محنت سے اذکار تو نہیں کر سکتے اگر اپنے علی ہیں کہ پاٹے، اگر اپنے زور دیا جائے تو وہ باقاعدہ علی کوئی سماں تا دیں اور جو کہ جاتے ہیں باقاعدہ موٹی اپنی کریں جائیں، اگر کوئی شخص طوفانی کی طرح بڑھتی ہوئی خواہیوں اور بھیتی ہوئی برائیوں پر کسی طرح صہرہ کر سکتا اور پھر رد تقدیر کر سکتے تو وہ خواہ

خدا و راب بھی بھی سمجھتا ہوں کہ زمانہ پہنچن منصف ہے۔ اس کی درستی بہتی روزانے کے ساتھ سماں دینا خود دیکھ لے گی کہ کون کیا ہے اور کیا نہیں ہے ابچے اپنی طرح مسلم خدا کوں کھاتی ہوئی لکھتی آجھکے سبے سہارا لکھتی رہے گی۔ وہ آج نہیں توکل گرے گی اور اس کے اوپر جزو حاصل ہوئے رہن کی چک دمک سے نیرو ہوئے والی لوگوں کی دلخواہت مکمل جائیں گی۔

گر کچھ دنوں جماعت اسلامی حصہ کے ترجیحان، اہنامہ زندگی عزیز پر  
ہیں اہنامہ تجھی دیوبند کے خاص نمبر پر جو تقدیشائع ہوئی ہے اور اس  
اس تقدید کا جو جائزہ دیجھی سے جو لفافی سٹھن کے شمارہ میں لیا ہے  
اس کو پڑھتے کہ بعد میں نئی راستے قائم کی ہے کہ میری اندکورہ بالا  
ساری بوجہ اب مرتفع ہو چکی ہیں۔ کیونکہ وہ بہت سارے لوگ  
جو جماعت اسلامی جذب کی تھیت بڑی بڑی خوشگانیوں میں میتلائی  
تو اس کی خدمت ہرگز اس کیا کبھی یہ ماجرا کیا ہے؟ اب اگر اسی یہ تنبیایا جائے  
کہ جو اپنی کامیابی، بہت کامنا ہے، دراصل یہ کوئی اتفاقی حادثہ ہے  
سے ہو جو اپنی بیٹھے بیٹھے اسی میں جو بلکہ اس کا لا دائرہ ہوں سے پک  
دیا خا جو آتشِ مثاثلِ القیامت کی تکلیف میں کمی طرح بچت پڑا ہے تو کوئی  
مسلمانوں کو حیرانیوں اور احتجاجوں میں باوجو خلط طالب و پیغام رکھنا میں  
اسلام کی کوئی خدمت ہے؟ علاوہ ازیں زندگی کی تقدید میں میرے  
ایک مقام کوئی ہے؟ بت اعزازِ بنایا گیا ہے اور اس کی مدافعت دیر  
تمحیل نہ اپنے مضمون میں کی ہے مالانکہ اس کی کامی زندہ داری مظاہر  
مختار پر عالم ہوئی ہے تھیں مدعیِ سُست اور گواہِ چشت کا اصول کفر  
صحیح ہو سکتا ہے؟ پھر برات بھی لالہ لخا نہ ہے کہ اگر کوئی شخص شاکنا  
اور بالکل سند و صحت پوچھے اس کے ڈھنڈ اور لفاظ عداوت اسے  
بیان نہ لے اور شہادت کرنے میں لگے ہوئے ہوں تب اسے تمدن کا سفر کر  
دیا جائے اسکے خلاف اس شخص کی محنتی پر ہزاروں دن مالک اسے جاگاؤ  
ہیں لیکن اگر کوئی شخص یہاں پر خود اس کو پہنچی یہاں کیا اعتراض ہوگر  
وہ بالآخر میں پھر کتنا میں سے پھرتا ہو اور کہتا جاتا ہے مہمنان اور اسی میں  
میری صحتِ مندی کی شہادت ہو جو دیہت ہے تو اسی میں ایک محرّمہ پن تو  
اور اس سے جو سکر سکرہوں ان لوگوں کا ہر چاہو اس کے بتا کے ہو گئے اور اسی  
کی بنیاد پر دشمنوں کا منہنڈ کرنے لے جائیں گے۔ تھیک اسی طرح جب  
جماعت اسلامی نے پہنچا اعلیٰ موقع کو اپنی ہر بیان کروایا تو اس کے لئے بھرپور کی

ادبی و ادبی اعلیٰ اصولوں کے بالکل غلافات یا کسی بجیبہ ذرایعی اندوزیں نظر کو  
لگکر کر دیا سبے یکن اس پورے اور صیہن اس سے جماعت کی موجودہ  
پروشن پر پلک میں یکس طرزی تحریری ایسیں رکھا ہے۔ اس کی پہلی وجہ  
تو تجھی کہ سمجھتا تھا اور اب بھی بھی سمجھتا ہوں کہ اسی لوگوں سے قطب نظر  
جو لوگ ویسی النظر و ویسی المفہوم اور جسیں ذمہتِ جماعت سکھا تو پھر  
اس کے نظر اور اس کے لئے کوئی تھا۔ کامول سے قریبی اور گھری راقفیت  
سے بھی گھن کا عام مطاہوں کی ماشار اللہ اجھا خاصہ ہے، اُن پر جماعت  
کی اصل پروشن، رخود روشن ہے ذرستی وجہ تجھی کہ دراصل اس  
ساعلم میں رالم کی پروشن نہایت نازک ہو گئی تھی۔ اگر مندر کا کوئی  
تیزکاں پئے خوارض و خودش کو میان کرنا شروع کریے تو ساصل پر ہکڑو  
ہونے والے بے شمار افراد پر اس کے درجی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں ایک  
یہ کہ دا بھرپور کاروبار ناواقف خصی کی راستے کے مقابلہ میں ایک بھرپور کار  
اور راقفہ عالی شخص کی راستے بہر عالی زیادہ قابل اعتماد اور وزنی ہو  
گردے سر ناطقی بھی ہو سکتے ہے اور یہ زیادہ متوقع ہے کہ اسکی  
راسکے بالکل ایضاً نفسیت پر بخوبی ہے۔ یا سخت ملٹل فہری پر کوئی تکمیل جو اعین  
نہایت کی صافت سکھر بند مرتبہ اور عظیم الشان لشکر پریز سیدال میں  
آئی ہے کیا اس کے صحنی یہ ہار کیا جا سکتا ہے کہ دا اس درجہ  
پستیوں میں اگری ہے؟ وہ گئے افزوجا معاشرت کو ان کا جموعی تاثر  
سوئے اس کے اور کیا جو کوئی کی جماعت سے الگ کر دیے جائیں کا  
ایک بخار ہے جو اس قسم کی ایک اگدی اور غلظیتر اسے کی تخلی میں  
ظاہر ہو جائے تسلیمی وجہ تجھی کہ میں دستار کا کچھ ہمیں پیشہ تاریخ  
ضیلات کو کتنی جی احتیاط و جاصیت اور کتنے تی اعلیٰ الی و توانی  
کیسا تکمیل کروں، شاید اسے یا اسی جماعت کی چاندیت فائدے گئے  
دیا جائے اور بھرپور کوئی اسی مقصود حق کو انسان پہنچا۔ میں کافر  
جن جائیں ہے جماعت نے اپنے لئر کر کے ذریعہ سلام اور کام صورت زندگی  
باندے کی کوشش کی ہے۔ تجھے کوئی اسلامی جماعت اپنے نعم کے  
لائق بھیجا دیجئے بہر عالی خدا کے اصل و اسان سے، اسلام کا عاشق  
ہوں اور اشتادالشمرتے دم بکرہوں گا، اپس اس کی خدمت کا جو  
بڑا بھلا کام کسی ادارہ اور کسی حکومت سے ہو رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ  
وہ بھرپور کسی ادارہ اور کسی حکومت سے ہو رہا ہے اور کسی حکومت میں  
اس کا پچھہ نہ کوئی، بال بھرپور کو اسے اور کسی تحریر کو میں سمجھتا

ہنس بنا گیا ہے۔ حدیبیہ کو خدا عنat کے دستور میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ

”رسول نما کے سوا کسی کو تنقید سے بالآخر نجیب“

اب اگر کوئی شخص تحریر کو صرف اعتراض اور طرفہ کا ہم صنیلے ہے تو اس کو تحریر کی رو سے ہر دو دلی و دعام بانٹنے کے قابل مجاہد کے لئے تجوہ فرم کے اعتراضات اور طعنوں کا درد و اڑ جمل جماہیت جنما پر تحریر پری ہے اسی بنیوں سے ازراہ عذر و روت صاعت کو گواہ اور پرمند ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اسی سے اسی عذر و روت کے بارے اسی بحث و یادگاری ہے کہ تنقید کے برعکس یہ سردے سے ناطق ہیں اور تو سمجھ اور غلط کاموں کو ایک دوسرے سے الگ کر دھائی کا نہ ہے اور تو نکل رسول خدا مخصوص تھے اس سے صرف دیوبنی تنقید سے بالآخر ہو سکتے ہیں۔ وہ سرے ناواراد کو جانتے وہ رسول خدا کے ساتھ ہی ہوں تو تنقید سے بالآخر سچنا باطل درست ہے کہ کوئی انہیں کوئی مخصوص نہیں ہے۔

تنقید کی تعریف تینوں کوئی سے کے بعد اپنے چلکار اب اس سوال کا جواب معلوم کر سکتے کی کوشش کیجیے کہ تحریر کی عرض کیا ہے اور کہ اس کی عرض خدا اس لفظ کے معنی ہیں پس پوچھو شدہ ہے تا بھجو کو زصینت رکھنے والے سولویوں کو حجتوں کا اچب سمجھ الفکر اور سلسلہ الطبع عالمی دین سے سوال کریں گے۔ وہ بھی جواب دے کا لاسکی عرض برائے اصلاحات کے اور کچھیں جمال تک سلف و تنقید کا نقش ہے وہ تو صرف اس لئے کی جاتی ہے کہ مکر کر لیا جائے اور رکھوئے کچھوڑ دیا جائے کیونکہ انہیں دعویٰ اصلاح میں کا کوئی موقع ہاتھی نہیں ہے ترجمہ وقت گروہوں اور اشخاص پر تنقید کا متعاقبہ صفا و دفعہ ماکر کے ساتھ ساختہ لازماً دعویٰ اصلاح سے چنانچہ جماعت اسلامی کا لکڑ بھر جھیل آپ کوئی بتائے گا۔ مثال کے طور پر اپنے کو ایک جگہی نظر سے میں کے۔

”تنقید کرنے والا اللہ کو شاہد ہمکر پیغمبر خدا پتے دل کا مارے لے سے کرو اعمال و پیغاموں کے مبنی پر تنقید کر رہا ہے اسکے حکم کو نہیں جانتے۔ اگر یہی صورت ہو تو میشک تنقید کیا سے در زبان بند کر کے خود اپنے نفس کو اس باری کی سے بچانے کی قدر کر دی جائیے۔“

تنقید کا لہجہ اور زبان، دو نوں ایسے ہے سنے چاہیں جس سے

بیمار پر دوسرے دو اس کے موقف کی پردازی کر سکتی کی ہے مزدورت حق ہوئی ہے؟ اگر دوسروں کی تحریر سے جماعت کے قابل معاہدہ کو کوئی تقویت پیچھی ہے یا اس سے کہاں اس کوئی رکاوٹ یا الجیں پیدا ہوئی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی کوئی ذمہ داری نہ دوسروں پر عاید ہیں ہمکی جماعت اس دھنیلیں ملیں اس کی بانی الٹیہ زندہ دار سے اور آنحضرت پری بھی وہ خدا کے سامنے اس پورے مخالف کی جواب دی کرے۔ اس کے باوجود جماعت راقم المعرفت کا تلقن ہے وہ بھی سدا سمجھتا ہے کہ اسے گوناگون تحریرات اور متعدد معلومات کے طور کو پہنچا ہوا اسی رٹکے اور اپنی تحریر کو صرف ”زندگی“ کی تنقید کے خلاصہ ہی بھک محمد و دکر صے۔ البته اس کے لئے یہ مغلک ہے کہ وہ اسے جائزہ میں صرف اسی حصہ پر اکتفا کرے جیسی اس کے مقابل پر تنقید کی قسم کیونکہ دراصل اس پوری تحریر پر ایک بھی ذصیت کام مگر ہی سے اور یہ ذصیت فی الواقع فیما اسلام پسند جانیوال کے لئے ہے جیسا کہ عربت ایگر ہے، اہمایہ غدری ہے کہ اس پوری تحریر کو زیر بحث لایا جائے۔

”تحریر“ زندگی“ باہر شوالی و ذیقہ و شش حصہ کیہر کے تنقید، تہذیہ“ میں شامل ہوئی ہے۔ اسے پڑھنے سے پہلے اپنے تنقید و تحریر کے معانی تینوں کو لیجئے۔ میرا خالد رہے کہ بن علمیں، الفاظ ہرگز مختلف المعنی ہیں ہیں۔ آپ تین عالم دین سے پوچھیں گے وہ بھی تینی کا کتنی کتنی کتنی ہیں ہیں۔ اس کے عالم دین سے کوئی طمع و دینا ہیں ہیں بلکہ تحریر کے معنی ہیں، وہ سرت لفڑے کے سیز کو دیکھتے اور تنقید کے معنی اس کو مکر سے کھوئے گوں اسے کوئی میثاق و میثاق اور تحریر کی تعریف یہ ہے کہ مکر کو الگ کرنا جوئی میثاق۔ سرت تنقید و تہذیہ کی تعریف یہ ہے کہ کسی تحریر کو سیز اور گھری نظر سے دیکھا جائے اور اسے کسی تسلیم شدہ کسری پر کس کراس کے حکمے اور رکھوئے کو ممتاز کر دیا جائے، پھر جو ہمیز ہمکوئی برا اس سے متعلق ہے بتایا جائے۔ کہ وہ کیوں کھوئی ہے اور اس کی جگہ گھری کیا سیے دیجو ہمیز گھری برا اس کی ذریف تحریر اپنی کیجاۓ بلکہ اس کو اچب طرح نایاں کیا جائے اور اس کی پوری تہذیت اور اسی کو جائے کیونکہ مقصود و مطلب توہی عالی ہی گھری تحریر ہے اور وہ جہاں ہو اسے ٹھاکر گئے سے لایا جائے چاہیے۔ دور کیوں جائیے خود جماعت اسلامی کے اٹھ پھر سے ان الفاظ کے حالی تینوں کو لیجئے، آپ کو نظر کے گھر ہیاں بھی تنقید کو اعتراض دیکھیں اور طنز و غیرہ کا ہم منی

کر سکتے ہیں کہ اس کا لکھنے والا اصلاح پاہتا ہے؟ — اگر ہنس اور بیفتا ہنس تو پھر پڑھے کہ یا عذر افس برائے اعذر افس آخر کس طرز تکر کا علماء ہے؟ کیا یہ بھی ہنس ہے جس کی خلائق آج ہنچ جماعت کو اپنے ہاتھین کے ساتھ رہی ہے؟ پھر اگر آپ یہ بھی لفڑیں لکھ لیں کہ جس رسالہ کو اس طرح ہوتے عذر افس نہیں کیا ہے، اُس کا موقن کیا ہے تو محاط اور ارشد ہو جائے گا اور آپ جماعت اسلامی ہند کے طرز غلزار طرفی کارروائی کو ایسی طرح بھکر سکیں گے۔

”بھلی“ کے ناظرین اس بات پر گواہ میں کہ یہ رسالہ ایک دینی عملی رسالہ ہے — (اور آپ ماں ٹھکے کو دین اور علم جماعت اسلامی ہی میں محدود و مخصوص ہو کر ہنس رہ گیا ہے) — جو سلسلہ، ۱۰ سال سے دن اور علم کی خوش خدمت انجام دے رہا ہے، اُس کا زادیہ لفڑی کی وجہ اور غلط ہنس ہے۔ بلکہ اس کی نظر ٹھیک واقعہ جسد فللہ یعنی حیفۃ کے حکم رہانی کے مطابق ہے۔ وہ دین کا محمد و تصور بھی ہنس رکھتا بلکہ اس کا تصور انتاریت ہے جتنا جماعت اسلامی دیواری کے اندر پیدا کر لے اور بھکری خداش ہند ہے۔ وہ کوئی ایسا عملی رسالہ

بھی ہنس ہے جس کے مسائل و مباحثت کا تعلق و احکام کی دنیا سے ہنس بلکہ صرف خیالی ذہن سے ہو اکر نہیں بلکہ اس کے سارے مضامین اسے خصوصاً اس کے ”بھلی کی ڈاک“ والی حصہ اس بات کی شعبہ اور دستہ ہیں کہ وہ علی اصلاح کے لئے گوش اس ہے اور سوالات کے جوابات نکل وہاں شرمنی فتادی کے رنگ میں وہاں پست ہنس کر تاجیں میں پرورد ہکم چوان کر دیا جاتا ہے بلکہ افہام و تفہیم کی ملکہ کو شش کرتا ہے اور اس کی قفر و مول میں اس عنصیر کا درود مزدہ ہایا جاتا ہے کہ جماعت اسلامی ہند کی تحریر دیں گی، اس کے اپنے قائم و ادبیات و صلحی زندگوی اور جو اسلام اذم ہی کے سلیمانی و مقصود ہر فرستہ اسلام اذم ہے اور وہ اسلام اذم ہی کے سلیمانی جیسے اور ملے کا ہرم رکھتا ہے، وہ دیوبند جیسے مقام سے شائع ہوتا ہے لیکن وہ اس کی تحریر و مول میں لا دینی سیاست سے رصلحت کرنے کی پرچاہیں نظر آتی ہے اور وہ اس استاد پرستی یا گردہ پرستی کا کافی ادنی سے ادنی انشا پرستیا جاتا ہے۔ وہ قطبی طور پر حق کا علمبردار حق پرستی کا قابل اور توحید و صفت کا منادی ہے اگر وہ جماعت اسلامی کا

ہر خود یا کوئی موس چوک کا ہے ایسا فتح اصلاح چاہتے ہیں: سلام ہر کو تقدیر صرف اسی کا نام ہے جس میں اخلاص اور فخر و ایسی کا جذبہ کام کر لے ہو درود وہ جعل اعزاز خدا ہو جنسانی تحریک کا ایک کرشمہ ہے، پھر تقدیر کے لہجہ اور زبان تک میں وہ بات ہوئی چاہی کہ جس سے ہر سلف اور دیکھنے والا اس کی اصلی طرف دنیا است — اصلاح — کو محسوس کر لے۔ خود جماعت کے لئے پھر کوڑا احمد تقدیر کے سے بھرا ڈالے یاکن ان سب کا مقصود بھی اصلاح ہی ہے تیر کر دیروں پر اعزاز اضافات جو جو کو صرف اپنے نفس کے چند بات کو خدا کیا جائے۔ پہاں تک کہنے عمارتوں اور فتوں میں الفاظ اکی دشت ناکی سے اس بات کی گیا لاش محل گئی ہے کہ جماعت نکھنے والے پر گراہی کا فتوی نگادیں ان کے بارے میں بھی جماعت نے یہی تصریح کی ہے کہ ان کا متصور بھی اصلاح ہی تھا اور کہ ہنس۔ مثال کے طور پر جب ”خطبات“ کی بعثت ہمارا تھے مولا ناصیں جو صاحب نے صاحب ”خطبات“ کو فارغی و مختزلی بنایا تو انہوں نے اس کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:-

”اوی کتاب کوئی تقدیر طلاقام کی کتاب ہیں ہے زنخرب کی زبان میں بھی گئی ہے۔ بلکہ ایک وظوظ و نصیحت کی کہتا ہے جس سے مقصود ہونگا جو خدا کو فرمائے رہا اسی پر اس نا اور نافرمانی سے روکنا ہے۔ اس میں بحث ہے ہنس پر کوک اسلام کے آخری مدد و کیا ہے جن سے تجاوز کے بیڑا وی خارج از ملت قرار نہ پا سکتا ہو بلکہ اس میں فام سلامتوں کو دین کا اصل مقصود بھاٹے اور اخلاق میں الطاعۃ عسید پر ایجاد لے کی کو شش کی گئی ہے۔ کیا اس زیعت کی کتاب میں بچہ خام سے یہ کہنا چاہئے تھا کہ خواہ تم خان، درود، جواز کوڑہ کچھ بھی ادا کر دے، پھر مجھی تم سلامان ہی رہ جگے؟“

”رسانی مسائل حصہ ۱۲۵“ تقدیر کی تعریف اور اس کی طرف کو مستحقین ملکھن کرنے کے بعد اس سپت زندگی کی وہ تقدیر پر ہیں جو ”بھلی“ کے خاص تکمیر پر کی گئی ہے اور بتائیں کہ کیا یہ تکمیر واقعی ”متقدیر“ ہے؟ کیا اسے ”تقدیر“ کے لفظ کو تعمیر کیا جاسکتا ہے؟ کیا اس میں آپ کو اخلاص اور فخر و ایسی کا جذبہ فی الواقع نظر اسکتا ہے؟ کیا اس کے لہجہ اور زبان سے آپ یہی موس

دائی اور جماعتِ اسلامی کے ہالی مولانا سید ابوالاعلیٰ محمد ودیٰ ہیں۔ یہ درج ہے جس کے تاریخ کا جواہر سے تحریر کیا۔ اسلامی کام آغاز ہوا پھر اور آنکھ بی بی جماعت اور حکمران کیا جانے والوں اور جناب سے کیا جائیں فی الواقع ایسا ہی کوئی پرچم ہے جسکو نزد مسلم اخلاق اور معاشرہ انتظام سکتے ہیں تھے کہ ”ترجان ان القرآن“ اور جملیًّا یا تم ایک دوسرے کے تعاون کے پھر زیادہ محتاج ہے۔ کیونکہ ترجان القرآن“ پاکستان کا جو ہے اور پاکستان ہی کی جماعت اسلامی کا ترجان ہے، برخلاف اس کے ”زندگی“ اور ”تجھی“ ایک ہی کشتمی کے سوار اور ایک ہی راہ کے واہی ہیں اور جماعت اسلامی ہندوکشاں یات سے انکار محاکم ”تجھی“ بھی اسی راہ پر جا رہا ہے پھر وہ خدا گزار ہے تو اس کا ہونڈ فریضہ یہ تھا کہ وہ ”تجھی“ کو اپنی راہ پر دلائی کی کوشش کرنے کو درود ہے لائق انبیاء علیٰ رحموت و ملیح کی پیغمبری توانیا کرام تو کافر مشرک تو سب اور اپنے جانی دشمنوں تک کو یاقوٰہ (سلے) میری قوم کا خطاوب کرتے تھے اور آغاز دعوت سے لیکر تمام جنت تک تغفار و غیرت کو نہ کر رہا راہ نہ دیتے تھے۔ پھر کیا ”تجھی“ اس سے بھی کیا گذا را خدا ہو وہ بخاراہ نہ کفر و شریک کا علمبردار تھا اور نہ اسلامی رسمیت میں سرگرم رکھا رہا تھا، پھر کیوں اس کے ساتھ وہ غیرت و لفترت کا برتاؤ کیا گیا جو کافروں اور مشرکوں کے ساتھ بھی روانہ ہیں، رکھا جاسکتا؟ پھر جب اس سے جنہیں جلد و جماعت کی تائید رحمات کا میراث اٹھایا اور اس کے لئے اس نے رات اور دن ایک کافر کا شروع کر دیا تو کیا اس سوت بھی وہ جماعت کی توجہ و انتفاظ کا سمجھنے بنایا اس نے اس تائید و تماہیت میں ہماراں کوچھ بھی اور جماعت کی تباہی کا مول سے قریب قریب وہ مطلع ہو گیا اور جماعت کا سرزا پا اشتہار بکرہ گیا تو کیا اس سوت بھی اس کو یعنی زین پختا تھا کہ اگر اس کی تائید و حمایت غلط را ہوں پڑھا بھی شی قوائے بتایا جاتا کہ صحیح را کوئی سہی اور اس پر کسطر حکما میں ہونا چاہیے، اگر یہ مخصوص قانون و مکار را دنخال دنخا بلکہ فی الواقع کوئی راعینہ حکمت، مصلحت تھی تو کم از کم اس کے قابل نہیں کیا جائی باقاعدہ تنقیدی کیا تی اور بتایا جاتا کہ کیا کافی ہے اسے کیا دکھانے پڑھیے۔ مگر اس ایک اس نام ہبہا ”تنقید“ کو پڑھے اور بتائیے کہ اس سے ”تجھی“ کو کیا رشد فی طلب ہے؟ پہچا را اُخڑ کیا کے

سماں دیو کے نہیں کیوں نہیں جماعت اسلامی کی چار دیواری میں تقدیر نہیں ہے اگر اس کا موافق کتنا پلداز و رشنا ہے جب و نیا پیدا کیا جائے تو اس کے کوہ مکمل طور پر جماعت کی حمایت و تائید میں سرگرم ہے اور اس کے خالقین کے بھیواروں کو کنڈ کر سلیمانی ایڑی پچھی کاڑ و رکھائے جو سے ہے، اگرچہ اندھائی سے وہ جماعت کی تائید و حمایت میں مختلف خبریں شدید کرنا رہا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ اپنی لشکر سے تو اسے اپنی پوری قوت اسی محاذ پر لائی ہے اور اس کے لئے اپنی طرفی طرفی اور بار بیک میں کا شورست پیش کر رہا ہے اور اسے بجا طور پر جماعت میں اسی کا اشتہار کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس سبز دار میں میدانی چنگ کی حیثیت اور تلقین حاصل۔ کی موقوفہ پر نظر کی جائے تو ہر شخص کو یہ ساتھ پڑھے کہ اس کھانی کی پیروی مانی ہے اس کے ساتھ کی بات ہیں اس پر مستقہل ہے جلد کو ہمہور کر لے میں معرفت متنقل ہر ایجی اور دلوہر کی طور پر ہوتے ہے بلکہ غایت درجے کی حکمت، پہنچت بھی ہر دوسری ہے اور اس سے بڑھ کر اتنا عی و فہمیت اور ایجاد و فردیت درکار ہے چنانچہ اس رسائل کے فاضل میر جماعت کی تائید کر کے اپنے ہی طرف میں اعلیٰ بن گئے اور ان کے خلاف وہ طوفان برپا ہو اکس اور ماخوال دھنس بن کر رہ گیا، پھر وہی میر جمیں دہ کمین پن احتیار کیا گیا جو وہ سرے کے حصہ میں کم ہی آیا پہنچا۔ اس کی ایک معروف سی مثال تھی تجھی کے خاص نہیں ہیں پہنچ جاسکتی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ تجھی کے دھر کو نہ پا کش کر لے کی کوشش کی گئی۔ پھر اس رسائل سے ضروریات زندگی کے طبقان پانے مسائل و میਆنست کا ایک ایسا منوط معيار قائم کر رکھنے کے لئے اور خواص دو لئے صنفوں میں اسے بڑا بزرگی دھاصل ہے اور مہند پاک میں اس کا ایک سیچن علقو اثر موجود ہے۔ کیا اس طرز کا ایک رسالہ اسی تفاہی کا سمجھنے سے جس کا ارتکاب جماعت اسلامی ہند کی طرف سے ہوتا رہا ہے؟ ”دریچھی“ کا سیال ہے کہ ماہنامہ ”زندگی“ نے تجھی پر کسی تسریہ کی نہیں تھیں ہیں کبھی ہماراں تکمیل کیا گئی تھیں قریب قریب قبولیت تقدیر کی تھی اور خوشی اظہار کر لی گئی۔ پھر خاص طور پر کا اشتہار ”زندگی“ میں بھی جائیداد تو اسے بھی رہ دیا گیا اعلان کہ ”ترجان القرآن“ نے اسے شائع کر دیا جس کے مدیر خریک اسلامی کو

میں فشار دیا جائے لگتے ہیں۔ جو کام وہ خود کرتے ہیں وہ اپنی ہر سلسلہ  
ستہ صحیح عکدہ اور کمال و تھانی، ویسا ہے اور دوسروں کا کوئی کام نہیں  
ایک آنکھیں بھاتا، جنہے وہ اپنی جگہ لکھتا ہیں لائیں قدر تباہ پریلئے  
ہو، ان کی تنقید کا دارکرہ رہی ہوتی ہے جسے انہوں نے اپنے اور  
گردھم توڑھا ہے۔ اس دارکرہ کے پار دینہ تقدیمیں کو رسکھنے میں  
غیر تقدیمی کو رسکھتے ہیں اور اس سندگرد کو اگر تو میں وندلیں مجھی  
ہو جائے تو مجھی ان کے اساسات پر یہ بات گز نہیں گذرتی۔  
وہ آپ اپنے ہی پھر دیجوتے ہیں اور دوسرے سے کیلئے ان کے دل  
میں کوئی درخواست نہیں احتدا۔ اپنے انہی کو ہر جریٰ آن کے نزدیک لائی  
علوٰ ہوتی ہے کہ وہ استئنی ثابت کرتے ہیں، اور دوسروں کی  
ہر خوبی اپنیں براہی نظر آتی ہے پس پر وہ فوراً اسکے بھروسے چڑھاتے  
ہیں، پھر غصب یہ ہے کہ "جماعتِ اسلامی" صیغی کوئی جماعت  
جب اس مرض کا خلکار ہوئی ہے تو پھر ضادِ بہت کچھ اپنے جامہ ہے  
کیونکہ اس رض کے اپنیں اپنے شرکر کی وجہ میں اپنے آپ کو محمدی  
کے مقام پر نمازِ ثابت کرنے کے لئے جسیں جس طرح کے تلافات  
کر سکتے اور جسیں جس طرح کی تاویل اور تو جیوں کے جال بننے ہیں،  
اسے دیکھنے تو یہ اختیار کہنا پڑتا ہے کہ قضا خوفناک رکھے اس پلاسے ا  
اگرچہ اس حقیقی عصیت کی بدلے غدار ایسی مثالیں دے سکتا  
ہوں گی ترددیں نہیں ہے، جو اس کے گرات کو دینے  
والی تاویل سے اپنیں درکرنے کی کوشش کیجاۓ، مگر متنے  
سطور بالا میں وعدہ کیا ہے کہیں اپنی بحث کو زندگی کی تنقید  
ہی کی حد تک محدود رکھوں گا اس لئے میں اپنی پریمے سے جیسی تنقید  
شائع ہوئی ہے، ایک ہدوفی ای مثال بخش کرتا ہوں۔

گزندگی کے زیر نظر پر یہ میں اسلام تنقید و ہبھر ایک کتاب  
کا توارث کر رکھا ہے جس کا نام ہے "پالانگ پا ایک تنقیدی  
نظر" اسے آپ ذرا شرمناس سے کھڑکی پر چین، آپ دیکھیں کے  
کوئی عیشیت سے معاف فی کوشش کو لائیں فرادر دیتے  
ہو۔ نکان کی جانشنازی اپنیں دعا سے خیر سے یاد کیا ہے۔  
چرشنقید کا حق ادا کر لئے کے لئے کتاب کی خاصیں اور علمیوں کو  
نشان زد کیا ہے، اور ایک ایک خالی اور علیحدی کا درکر کے تفصیل  
اس پر بحث کی ہے۔ اس بحث میں کتاب کا اتنا مکمل جائزہ

اور کھاں جائے، کیا آپ کو یہ وادیں ہے کہ جب خدا نے حضرت  
موسى دہاروں علیہما السلام کو فرعون کے پاس چھوڑا خیسِ حکم دیا کہ  
فُطُورَكَاهُهُؤَلَّا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَكَتَنَاهُ اللَّهُ أَعْلَمُ  
مَيَّذَ الدَّارِ وَأَنْجَسَى۔ اس سے زندگی کے ساتھ  
بات کو دشايد کرو، صحت  
قویوں کے یاد رکھاتے۔

اگر یاد ہے تو بتائیے کہ حکمِ ربیٰ کے تخت قول یعنی ہاڑھ فرعون  
بیسے خدا کے مغلی کو اپنے اس کائناتی حکمے تھے جیسے مسلمان پر عبادت  
اس کے مسلمان مظہر ملکاروں کو پہنچے ہے، اور مسلمان بھی وہ جو  
عرف نہ اسون ہی میں مسلمان لفڑیوں آتے بلکہ جن کا کام اور کلام  
بھی اسلام کے احیاء درویں کی تائید کا گواہ ہے؟

اب اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ جماعتِ اسلامی ہندو ٹھیک، اسی  
مقام پر حکمی ہے جس پر وہ اپنے لڑکوں کی طرف آتی ہے تو اس صورت  
حال سے سوائے ایک بحث حیرانی درپردازی کے پھر اچھے ہیں آتا  
لیکن اگر مظلوم خدا کی بجائے صورتِ داعی کی میا پر اس معاامل کو دیکھ دیکھ  
تو صفاتِ الظرف اٹھتے کہ جماعتِ اسلام اس موقعت سے تسلیم چکی ہے جسکے  
ذمہ دار لڑکوں کے ذریعہ ملک بھر میں پڑ رہا ہے اور اس صورت میں  
آدمی ہیران و پریشان ہوئے کی جائے نامعتبر ای ایاری الای یہمار  
بیخ عن جانتا ہے۔

اصل یہ ہے کہ جماعتِ اسلام خدا یوں نے طویل برپا  
کر رکھا ہے وہ یوں تو یہ شماریں لیکن ان سب کے مرچھے اور  
غذھار رجاس نفاذ سے معذن کیا جاسکتا ہے وہ ہے "جماعتی  
عصیت" یہی چیز ہے جس سے بیماریوں کا ایک خاند ای جنم لیتا  
اور آباد ہوتا ہے یہی چیز ہے ہو شاد بن کی سارے جسم من خون  
کی علیح گردش کرنے لگتی ہے یہی چیز ہے جو عصیتِ جاہید نک  
پہنچنے والیوں رکھا کی چاہے رہ جماعتِ اسلامی "نامہ" کی کسی جماعت  
میں کیوں نہ گھسائے یہی چیز ہے جس سے تنظیمِ جگہ تی ہے شلیع  
متاثر ہوتی ہے، طرزِ فکر بدلتا ہے، طرزِ عالمِ الہت جاتا ہے، کہ نفس  
اور پنہا ر علم پیدا ہوتا ہے جماعت کے اور ارادہ باہر کا فرش آنکھوں  
پر پر دستے ڈالتا اور دلوں پر فریں لگاتا ہے، اپنی آنکھ کا مشہد  
نظر نہیں آتا اور دوسرے کی آنکھ کا جنہا شہیر و محلی دیتے لگتا  
ہے، داعی دراصل مددگار بکریہ جاتے ہیں اور اصلاح کے پرستے

حاجت نسبت، نظریہ خاطر کا بیداریام سے کو غلطیوں اور ظاہریوں کی نشاندہی سے پہلے ایک تہجیدی عادت کھڑی کرنی مزدوروی گنجائی اور تایا گیا کہ نظام باطل کو منهدم کرنے والے اور نظام حق کو قائم کرنے والے میں جو نکم سب ایک دوسرے کے رفیق و صاحب ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کی خایروں اور غلطیوں کی ہر وقت نشاندہی کیجاوے۔ پھر یہ بھی جتنا دیکھا کہ اس تحریر کا مقصد تحریب ہیں سبھے بلکہ تعیر اور عرف تحریر ہے مگر، سری طرف اس نوں نیچے اور ان اخلاقی عالیہ کا ایک شرعاً متعین دھوکہ کیا رکھنے کا تقدیر لکھا کے نزدیک میتھی اور ان کے ان علم معاہدین مذکورہ نظام باطل کو منهدم کرنا چاہتے ہیں اور اس نظام حق کو نہ کہنے کا بعد برکت ہیں ابتداء و فرق ہیں اور مساقی۔ اب دو جماعت کی تائیں میں تو سے تو سے تیری کیوں مذکالہ ڈالیں اور انھیں خاص تحریری کا کیوں نام نہ دیں مگر سرطون ان کا کام عرف "تحریب" کے لائق ہے۔ تعیر اور عرف تحریر کا دہلی گیا ذکر ہے اور چنانچہ خاص غیر میں سے چند وہ مظاہرین جو اپنے لئے لگے جس پر تیراہ اور اسی مقصودی اور اسی دو مظاہرین جو ان کے مساوی خاص تحریر میں موجود تھے تو ظاہر ہے کہ تحریر پہلو کے تعمیر و تغییب کے لئے جو پکڑ کیا گیا وہ کافی تھا لہذا اخیر سبھے بجا طور پر اسلامی نقطہ نظر اور اسلامی ذات، اخلاق کا ترجیح کیا جاسکتا ہے مگر و سری عرف تقدیر کا انداز وہ ہے جسے جائز، و رجھنے اتفاقی میر جھیلی لے بیان فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ۔

"تہجید و تحریر" کے زیر عنوان مثال ہی نہیں کیا جاسکتا ایک ملٹی پر تفصیلی بحث و نظریہ دیتے اور و سری طرف اس رسائلے پر جو جماعت اسلامی کے ذریعے بھرا ہے ایک ایک بہت بڑا جو کسی سولی حرم کی فوج جرم میں سب کر رہا ہے یا ایک شیخ اعلیٰ اور علامہ دو ماں کسی بندی ہلا جعل کی غلطیا کھول رہا ہے؟ (خلیجی، جلالی، شاہی، ملت)

الغرض آپ ان دلوں تحریر دل میں جوزیں دے اسماں کا فرق محسوس کرتے ہیں، اسے آپ تھا عتی غصیت کے سراخ اور دیکھا نام، دیکھتے ہیں، اگر کوئی شخص اتنی ظاہر و باہر حقیقت کو بھی مل دیں کی خواہ پرہنچتا کوہہ اپنی ذہنیت کے ھٹا دے نہیں کا مزید پورت فراہم کرے گا اور اس سے اس کا موقع اور گز وہ بوجائے گا اسکا اگر کوئی شخص یہ

یا گیا ہے کہ غور سے سے یکرانہ تباہی ان ایک ملٹی میں زیر بحث آئی ہی، اسی ملٹی کتاب کے بعض نقاصلہ کو درج کرنے سے کے لئے مخفی مخوب سے وہ گنجائیں اس طرح پر تحریر کا ملٹی سات کی گئی ہے ملٹی اپنے تہجیدی الفاظ ایکی رسم کے لگائی ہیں۔

"نظام اعلیٰ کو منهدم کرنے والے اور نظام حق کو قائم کرنے میں پوچھو گم سب ایک دوسرے کے دینق و صاحبی میں اس سے مفروری ہے کہ ایک دوسرے کی خایروں اور غلطیوں کی ہر وقت نشاندہی کی جدید تہجید کا داد اس احساس کے بحث، اس وقت چند تحریری ایک تحریر کرنا جاہل ہے جن کا مقصد تحریب ہیں ہے بلکہ تعیر و تعریف کے لئے۔"

اس تقدیری تحریر کو اور اس تحریر کے مدد بہ نالحد اسے سمعنے کو اچھی طرح لکھا ہے اور تحریر کی مکمل خاصیت پر جو تقدیری تکمیل گئی ہے اسے پڑھتے کیا ان دونوں تحریر دل میں سیاہی، درسیہ دی کافر قابض ہے؛ اگر بے دریقیناً ہے تو کیا استدینی نظر مکار آپ اس جماعتی عصیت کے لہر کا اندازہ ہیں لگاسکھے جس لے دیں، نکل کوچوری طرح صورم کو رکھا ہے ایک طرف ایک چھوٹی ایک کتاب پر پڑتے سات مخالفات میں بحث کی گئی ہے؛ دریج بحث تقدیر و تحریر کے الفاظ کے معانی اور اسکی پہنچے گرد و سری علفت و یاد و مخالفات کے ایک ملٹی رسائلے پر جو طول بھویں اور گوناگون مسائل و مباحث پر پرشتمان ہے، اس میں عقول میں تکمیل کی گئی ہے اور تقدیر کا حال یہ ہے کہ اسے "تقدیر و تحریر" کے زیر عنوان مثال ہی نہیں کیا جاسکتا ایک ملٹی کتاب پر تفصیلی بحث و نظریہ دیتے اور و سری طرف ایک ملٹی رسائلے پر جو جماعت اسلامی کے ذریعے بھرا ہے ایک ایک بخشن ایک دل دو دھوپ کے فرقے کس دیتے گئے ہیں ایک طرف غلطیوں اور ظاہریوں کی نشاندہی پر ملٹی کے سچے تکمیل ہے لگئے ہیں، اور مناسب و مخفی مشوروں سے بھی بوازا گیا ہے کہ گز وہ ملٹی عرف اُس رسائلے کی شبہت، جو جماعت اسی کی تائی کرنا ہے کہ تراہم ایکی سیع مسوائی کی رسائلے اسکے آنکھا اور اتحاد، جو ہیں تباہیا کرنا اسی ملٹی غلطیوں، اور فاسیاں کیا ہیں اور انھیں کیوں غلوت اور خاتی قرار دیا گیا ہے اس طرف

جنادہ پڑھانے کی بھی شرط رکھی کہ محدث کا کون ہو اپر  
تاریخی محدث طبیب صاحب سے شدید نگاری بخوبی کی اور  
دیوبندی بزرگ سے اچھا حال مکاں کا کون بھائی  
کو رد یا اور مولانا مدنی سے لایا جاتا ہے نہیں پڑھوائی سیڑھ  
مولانا مدنی نے یہ اصول شمار کھاہتے کہ جو شخص ہر فاطمیں  
باندھے گا اس کا نکاح نہیں پڑھاں گا اس اصول کی  
بوشغی جیشیت ہے ہے ہر عاصی علم خود مجھے ملے۔

کیا یہ باتیں ہر اس شخص کو معلوم ہیں یہ مولانا مدنی نظر کے کسی  
کسی حد تک واہیت رکھتا ہے؟ کیا مولانا اپنے "امہا پسند" اور  
مشترک آئینہ "مزاج" کو لے ہوئے کہیں کسی کوئی کوشش میں نہیں  
ظاہر ہے کہ وہ زادی اور کسی اسی دلنوں "ٹھیک" ہے مولانا گیر  
شہرت کے حامل ہیں اور اپنے مزاج کا مظاہرہ تقریر کر رہے تھے  
ہیں ہر وقت کرنے رہے ہیں اور جیسا کہ وہ پنک میں موجود ہیں وہ آپ  
ہی نے نقاب پہن چنگ آزادی کے دروازے میں ہیں خیالات دروازے  
کا انہوں نے بار بار اپنی لفڑیوں اور تحریریوں میں کیا تھا کیا رہا  
کوئی کی باتیں بھی جو کوئی بار پنک میں لا کر جرم بر جائی سکتے کیلئے؟  
اگر مولانا ہی ساختے اس قسم کی باتیں کی ہوں تو پرچار کے ذریعے  
نقاباً ہوتی ہیں تو الحس اپنی بے خبری کی اچھی طرح خوبی پہنچائی جائے وہ  
صورت واقعیت ہے کہ خود جماعت اسلامی کے لئے بھروسی اس قبیل کی  
باتیں موجود ہیں "مسنون قویت" یہ مولانا مدنی نظر کے یہ مولانا  
مودودی محدث و قویت اور اسلام "کے یہ اتفاق اتفاق رکھے گئے ہیں:-

"اگر قویت اپنی بی خلوان اور ترین چیز ہے تو پوچھ کر  
یہ اس کو مستحال کر کے اسلامی پادت ہوں اور مغلی غلط  
کی بڑھ کر دی ہے، مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ اسی ملعون  
و خصیار کو بر طاب نہ کر جو مخدوٹ کے لئے مستحال کر لے،"  
اس عبارت پر مولانا مودودی نے جو تقیدیت ہے، اس کے چند نتائج  
یہ ہیں:-

"خیرت و ہرگی کر کی نے مولانا کو بر طاب نہ کی بلکہ  
ایک درس اسکے نہ بنا دیا جو مقدمہ قویت میں سے بھی زیارت  
کا رہ چکے ہے اسی کے منہ بستستان کی دل کو رد آبادی کیا گی  
خود کوئی کوئی جس سے بھانوی نہ نظرت آن کی آن میں

کچھ کر زیر بحث و مولانا تحریریں دو الگ تملیوں سے نکلی ہوتی ہیں ایذا ایک  
کو دوسرا سے پر تباہیں کرنا یقیناً نہیں ہے تو میں پوچھوں گا کہ جب ایک  
ہی ادا کسے کے دو اخراج سے تقید و تبرہ کا فرض انجام ریا ہے تو ان  
کے ایذا ایک دوسرا سے اسے مختلف بلکہ قطعی متفاہ کروں ہیں  
وہ حاصل یک زیر تقدیر ہے جو دل کی نوعیت تو پرچمہ اور تقاضا کر رہی ہے؟ پھر  
یہ دلوں تحریریں اس اہم میں شائع ہوتی ہیں جو جماعت اسلامی ہند  
کام کرنے والی تحریریں ہے ایذا احتجاج اس تھا دنگر و نظر سے کیوں کر رہی  
ہو سکتی ہے؟

اب میں اصل بحث کی طرف لوٹتا ہوں۔

دریں تحریریں کے ضمانت پر یہاں اعتماد ہیں یہ کیا گیا ہے کہ انہوں نے  
مولانا مدنی اور مولانا گیر طبیب مسح و تبرہ موجو دہا کا برداری ہے  
کے مزاج، افتادو طبع، دران کی ذاتی کو تباہیوں کو یہ نقاپ کر کے کی  
کوشش کی ہے حالانکہ دینی و علمی اختلافات میں حقیقی الامکان ذاتی  
میں پڑنے سے گریز کرنا چاہیے۔ اس اعتماد کی حقیقت  
خود اپنی عبارات سے بے نقاپ ہو سکتی ہے جس میں مدیر علی "ذاتی" "ذاتی"  
میں پڑ گئے ہیں۔ وہ فرمائے گی:-

"مولانا مدنی مظلوم کا مزاج اپنا کرنا درست ایز ہے۔

وہ جب جبکہ آزادی لے رہے ہے مجھے تو کہا کرتے مجھے کا تحریر

کے خلاف اگر مجھے گتوں اور تحریریوں سے مجھے تھا دن مال

کرنا پڑے تو کروں گا۔" حالتاً کو اچھے ترین لفڑت

اوپر پیش کی جائے خود کوئی مقصود نہیں ہو سکتی میں ہیں ضمانت

کی افتادو طبع نے اسے ہی مقصداً صلی قرار دیدیا۔ ملا،

ازیں تحریریک آزادی میں آپ نے دلائی مال کے بامکات

کے سلسلہ میں یہ اصول اپنے لئے بنا کر اسی میں ہیں

پاکستان مختار کا نہ ہو گا اسکی بناء جنادہ نہ پڑھاؤں گا، نماز

جنادہ جیسیہ خالص اخزوی معاملات میں ان کا یہ طرزِ تحریر

مشترک پسند از تھا تو تھا ہو، لیکن آزادی کے بعد میں

انچا پر جسے رہنا پسند کیا تھا خود ہندوستانیوں نے اسے رہا ہے

ان کی اپنی اپنی ایک ایسا شاہکار رہے۔ تاریخی محدث طبیب

صاحب کے حقیقی بھائی نہ ہو گی محدث طبیب صاحب کا چند

سال ہوئے اسکے بعد ہوا تو بھی مولانا رہی نہیں تھا

اس کے بعد ان چند مثالوں کو شیش کرنے سے ہوئے جو اپنے کے مانماں را نے کر دیا تھا اس سے بھی کہیں زیادہ بلے انتاب ہیں، فرماتے ہیں:-

”بیرونی حضرت پر اعتماد اپنے اطمینان کرنے کے لئے ہیں بیان کر رہا تھا مجھے بتانا ہے کہ مولانا مظلوم طغیہ اپنے پسند و انتہی ہوئے ہیں اور اس انتہا پسند کی کامیابی تو انہوں نے اتفاق دیا۔ اس وقت دلوں میں ہوتا ہے اور ان کے لئے ایک بار کوئی راستے قائم کر کے، اس سے بٹا۔ یہ رستہ دلدار سے ہے اندھوں کو دلوں اگھوں کے بازے ہے جس کا لیکھا ہے خود مولانا مظلوم طغیہ اپنے تصدیق کر سکتا ہو۔“  
میں ہمیں سمجھتا ہو اس سے زیادہ واضح، مختل، مقلد اور فیصلہ کن تحریر ہا در کیا ہے سکتا ہے؟ اگر یہ ”ذاتیات“ میں پڑھنے کی آنحضرت کی آنحضرت کی مترادف ہے تو پھر حسب قریل نقوروں اور عبارتوں پر بھی تو کوئی راستے قائم کیجوائے۔  
اگری ہم ہونیں ہیں میری تحریکی فرمائے ہیں:-

”مولانا میرے بخاری کے استاد ہیں اور عبادت اور رہنمائی اور طاعت خداوندی میں بڑا اور چاہیے رکھتے ہیں کون اور حاصل ہو ان کے نیک اعمال اور عملکاریوں دعوت سے انکار کر سکتے ہیں پر مشتمل سے ان کے خلاف میں نہت ہوئی مولانا مودودی کے بارے میں سوچوں بیٹھ دیں اور سوچنے کے بارے میں ہر شخص جانتا ہے کہ اس کے اثرات و نتائج کیا ہوئے تھے؟“ (صاف)

اور یہ کہ:-

”اب ہتھ دین اپنے بخاری کے ساتھ نیصد فرمائیں کر تھے پسروں اور حوار میں نے کسر طرح ان کی مددہ ترین صاحبوں کو اپنی تحریک ترین مضمونوں کے عالی میں پھنسا کر لئے پسیا۔ کیا ہے اور ایک ٹھنڈھ مجاہدین کو فرسی کا شکار کر کے غلط راستے پر لا لایا۔ جنہیں جو میں مولانا نامی اس سے بہت جلدیں روکیں ہاتھ کو خلاف حق بھئے کے بعد کی اس پر بنے رہیں لیسیکن ملکے کی کمیوں اور فراہمی، داروں کوکل اور ماں مولہ، باحوال کے مشترک عوامل فریضیں غلط کو صحیح اور صحیح کو غلط کھجھے پر لایا ارادہ آمادہ کر دیا ہے؟“ (ص۲)

ختم کی جا سکتی ہے یہ تیر پہنچنے سے بیرونی مولانا کے دلیں بیچھے جاتی تھے میں لکھتے کہ جو شخص ہندوستان کے باشندوں کو خود کشی سے روکتا۔ یہ دو طالبی پرست ہے خود کشی اگرچہ ”مدون“ اور ”بد فریق“ فعل سہی گر جب کہ اس سے برطاں تھی کہ جو تکہوںی جا سکتی ہے تو اُن ہو جا ظہر کے کام فحیل تصحیح کا اتنا کتاب کیا جائے!

کیا وجہ ہے کہ جن کتابوں میں ”ذاتیات“ میں پڑھنے کی ایسی بھلی خلاف موجو دہیں اپنی خود جماعت اسلامی شائع کرتی ہے اور جب رہی بات کسی دوستے کی تحریر میں آجاتی ہے تو اسے دو مظہر مایا جاتا ہے کہ ”ذاتیات“ میں پڑھنے سے اُن رکن اپا چاہیے ہے، علامہ ازادی سے سوچنے کی بات ہے کہ یہ تحریر نے مولا امامی مظلوم کی گفتگو میں خواجہ گوبیان کر لے کی آنحضرت کی میں بھروسے کی ہے؟ کیا ان کا مولانا سے کوئی ذاتی تفصیل ہے جس کے لئے وہ ”ذاتیات“ میں پڑھنے پر مجبور ہو گئے؟ ظاہر ہے کہ ہمیں اور بالکل نہیں، ان کے پیش نظر تو علامہ دیوبندی اور جماعت اسلامی کا اختلاف کا تفصیل ہے اور اسی تفصیل کا تحریر کرنے کے بعد ہمیں نے مولانا میں شدت پنجم کا مذکور ہوا تھا۔ کیا تحریر کی ہے چنانچہ دو فرمائے ہیں:-

”سوئے ملن اور بدگمانی پر بھے رہنے کی ملت سمجھے کے لئے برا در ان اسلام کو حضرت مولانا مظلوم کی خاص گفتگو میں اور افتاؤ طبع کو بھی خوفزدہ کھا چاہیے۔ یہ خدا نکا سز کوئی طنز یا تفہیم نہیں ہے بلکہ مراجع طبع کے انتیازات تو مسلسل جمعیت ہے، کہیں زیاد ہے، کہیں کم ہے، کہیں تحریر ہے، کہیں تکمیل ہے، کہیں تحریر ہے، کوئی حدائق ہے، کوئی ناحدائق ہے، کوئی عثمانی ہے، کوئی علیؑ، این تحریر کو دیکھئے، اور ہزار دن تک کوئی عثمانی ہے، کوئی علیؑ۔ این تحریر زہر درج ہوئے کے باوجود احت غصناں ہو جائے میں این حزم ان سے سمجھی ازیادہ مشید اور سخت گو ہیں امام ابو عینیہ و شافعی اہل حدیث کے مناظر میں پیش میں لفڑا تھے، اور امام احمد ابن حنبل اس پر ہے کہ کوئوں دوہیں ॥“

میں کوئی اندازہ کرنا چاہتے تھے کہ "عیوب مخصوصہ میں" والا ذہن  
کتنا فتنہ پرداز ہوتا ہے" مگر انھیں اس بات کا اندازہ نہ تھا کہ وہ جس،  
جماعت کی حیات میں یہ سارے پاپیں میں رہے ہیں اس کا کوئی ذہن  
جب خود انکی تحریر میں عیوب مخصوصہ نے جائے کہ تو فتنہ پردازی  
کا کتنا پردازندا طفانِ اخلاقی تھا انہوں نے یہ بات تو بالکل بیکاری سے کہا۔  
مگر انھیں یہ خبر نہ تھی کہ انہوں نے جس جماعت کی راہ سے کانتے پختے  
اور پھر ٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے چالیں عقایق قلبند کر دیئے ہیں  
اوہ جس کے لئے وہ پیدلی سینکڑوں صفات لکھتے رہے ہیں، اُس کا  
ترجمانِ زبان سے اللہ اللہ کہتا ہوا ان کے ساختہ انصافی کرے گا  
اور تعصب فرمائے گا ॥

تعصب جبکہ کار فرما ہوتا ہے تو انکو نظر میں کتفی کمی آجائی ہے،  
اس کا مرید اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مدیرِ زندگی نے جس حد  
مشہون کو "ادمیات میں پڑنے" سے تحریر کر کے خود واعظاً ان قرار دا  
ہے، تھیک اسی حصے کو مدیر "ناران" کراچی سے اپنے تعبیرہ کے  
آنماز میں نقل کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ:-

"جس عالمِ دین کے سوچنے کا یہ اندازِ انجینی شدت پسندی  
اوہ یعنی فرست کا یہ عالم ہے، اس کی روشنی سے خیر و ملا  
دردی او روحتِ اعلان کی قدریں جتنی بھی بروج و عوامی  
خوتوں کی ہیں۔ مولانا حسین احمدی کی طبیعت کی بھی خدا  
حراب کی انتہا پسندی اور ہم و فرست کی الہوبیت  
مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے ملاف میدان جنگ  
سے اگر آئی ہے اور حضرت شیخ انور و الحجہ نے اپنی  
سرخوشی کلرنس کے وہ شکوئے چھوڑ دے ہیں جنھیں دیکھ  
کر کمی تھوڑی لگانے اور کمی خون کے آسموں دے کوئی  
چاہتا ہے؟"

(ناران، ہدایہ اپریل ۱۹۷۶ء، صفحہ ۵۶)

میں نہیں جانتا کہ مدیر "ناران" کو کلمہ آئین کے اقتدار سے جماعتِ اسلامی  
پاکستان کے ساختہ کیا اور کتنا تعقیق ہے لیکن یہ میں خوب جانتا ہوں کہ  
جماعتِ اسلامی کے ایک پر جو غصیٰ و موند اور ایک نہایت سیکھ المکر  
نقاویں، جو لوگ "ناران" کا مطالبہ کرتے ہیں وہ مدیر "ناران" کی

بیوی نہیں بلکہ مدیر تھی سے براہ راست مولانا سے خطاب بھی کیا ہے اور  
مخصوصوں کا آنحضرت مولانا مدنی مدظلہ کی خدمت میں "کمی کا ہوں  
میں پھیلاؤ ہو اپنے اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:-

"میں آپ کا ایک نہایت بھی بالائی شاگرد ہوں اور آپ  
کے علم و حضیر اور زندگی سے بھی وہ سبب بھی نہیں  
جو شخص کو جو اس سے ہوتی ہے لیکن یعنی فرمائیے کہ اگر میں اپ  
کی خود فوخت سوائی "نقشِ حیات" میں معاذ از ذہن  
کے ساختہ عیوب مخصوصی کرنے پڑے جاوزی تر آں حضور کو اور  
آں حضور سے مخفیوں کو اسرافتِ تھیک اندازہ ہو سکے  
کہا کہ عیوب مخصوصہ میں والازین کتنا فتنہ پرداز ہوتا ہے  
اور کس آسانی سے ایک اچھی خاصی تحریر کے پیغمبَرؐ کو حیثیت  
جا سکتے ہیں یہ

اور خالائقوں ہوا ہے:-

اور آپ بہت بڑے فاملہ، بہت بڑے زابد و عابد اور  
صاحبِ عزت و حظیت ہیں، آپ پر کیمی انسانوں کو بھروسہ  
ہے اگر آپ سے ای غیر ضروری اور سہالاً میز غالبت سے  
امن کش ہوں گے تو بھروسہ بھی نہیں، نظر کی جسارت  
جاری رکھنی پڑی گی خواہ اس کی تھیت میں سببی کیوں نہ  
ہوئیا پڑے۔ استاد کے مقامات پر تھیک کرنا اگر پھر حیوب  
سمپارجا ہاتے ہیں مختصر کے دن اگر پھر پل بھر کیتے ہی  
آپ کے قرب کی سعادت میسر ہو گئی تو انشادِ اللہ دل  
پھر کر دھکاں چاکر اس دل میں آپ کے لئے بے ادبی،  
گستاخی، عناد اور شذوذ و بیادوت کا شامہ بھی تھا  
بلکہ تما متروک گداری حرف، درفت اللہ کے نئے تھی  
اور اللہ ہی وہ ہے جس کے حضور نہ میرے ساختہ  
نا انصافی پر سکتی ہے ذاکپ کے۔ دو انسارِ داوسار  
کے حمالات میں منصف ہے لیکن عیسیے کیا ہے کہا ہے کہ  
اویکیسوں کے حق میں بھی یقیناً منصف ہے اور مولانا  
مودودی یا جماعتِ اسلامی کیسا تھا بھی وہ تعصیب  
ہیں فرمائے گے؟"

مدیر تھی کی مظلومیت پر کتنا اترس آتا ہے کہ وہ بھار سے تو مولا نا

کی ایک کتاب موسوم ہے "ایمان و علی پر تفصیل نظر قوامی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مدیر زندگی" کہتے ہیں:-

علام الدین صاحب کا حوالہ دراصل اسی کتاب کا تقدیمی  
جاہز ہے لا

یہ امام الدین صاحب کوں ہیں، کوئی ان پر چھڑو در، کوئی جمال دیہات، کوئی  
گپ بار، کوئی نیم خواہد نہ، کوئی خرڈ کلاں آؤی — ہیں ای تو  
ماشاد الشایک اپنے عالم دین اور خاص دین ہیں اور جھوپی تو کی کی تکبیل  
کے حصے ہیں، ایسی نے جماعت اسلامی کے اہتمامی دو دین "حکومت الہی"  
اور علماء و مفتکرین مکے نام سے ایک کتاب و شب کی تھی جسیں جماعت اسلامی  
کے نصب اہمین — حکومت الہی — کے نو ٹھوڑے پر مختلف  
جماعتوں اور سلکوں کے علماء و مفتکرین کے خیالات جم کئے گئے تھے تھا وہ  
اس کتاب نے قسم ہم کے لوگوں کو جماعت کے نصب اہمین کی طرف پہنچ کی  
خدمت انجام دی ہے۔ یہی امام الدین صاحب میں جھوں نے جماعت  
کے خالقین کے نتاری کا بارہا جائزہ دیا ہے اور یہ میں مفصل تحریر یہ  
شائع کر رہے ہیں چنانچہ ریاظ تحریر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہو  
امام الدین صاحب کا قلم جہاد اور آن کی علمی و دینی خدمات و ہیزین ہیں  
ہیں جس سے فرحاں کا طبق و اتفاق نہ ہو گرچہ کتاب و جماعت اسلامی کو  
نعلم کے تعلق ہیں و کھٹکیں اور جہاں تک ہم اور وہیں کا تعلق ہے جماعت  
اسلامی کو کارہم یہ ہے کہ یہ دلوں چیزوں میں اسی کے تین حصوں میں اگئی ہیں  
اس تین رو یعنی ایک اور دوسرے ایک اور آن کی علمی و دینی خدمات و ہیزین ہیں  
ہم آپ آپ ہیں ہیں اور یہ طلوں تک کے لئے کیا کرتے ہیں اور  
اس لئے کرتے ہیں کہ جماعت اسلامی نے نہیں اسلام نے نہیں یہی پہنچہ،  
سکھا یہ ہے۔

جماعت اسلامی ہند کا ترجمان اس تبلیغ علم کے مقابلہ کا ذکر ہے  
الفاظ میں کہتا ہے وہ یہ ہے:-

سمقالہ کی زبان سمجھیدہ و شدست ہے اور اگرچہ اس کی طبع  
پر کوئی علی کو شش ہیں ہے تاہم مقالا پنی جگہ سعید ہے:  
ذرا اس فقرے کے تپور ملاحظہ کیجئے۔ بالکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ کی شہنشاہ،  
پورے جاہ و جلال کیسا تھا تھات سلطنت پر ملبوہ افراد ہے۔ اور اپنے  
رطیب و دب بے کے لیے انہیں زلزلہ ڈالے ہوئے ہے۔ اتنے میں کسی  
گدا نے بے ناکو راستے سے پہنچ کر ایک برم کی جیش سے دربار میں

اس جیش سے قلعہ انکار نہیں کر سکتے ان کے اور مدیر زندگی کے  
طریقہ مکاری جو کلی تصادما پایا جاتا ہے یہ رہ چیر ہیں ہے جو کسی کے چھپائے  
چھپے سکتی ہو اور ظاہر ہے کہ جماعت کے سچے کا یہ انداز اور  
جسکی خدعت پسندی اور دریتی فراست کا یہ عالم ہے تو اس کی دریت سے  
خیر و سلامت دردی اور محنت و احتلال کی قدر ہے جتنی بھی خوبی ہو جائے  
خواہ ہی ہیں اس جماعت کے ترجمان میں اپنی تشریخی نہیں" کے جو شکل پر  
پھر گئے ہیں انہیں دیکھ کر فی الواقع دگوں کو کبھی تھپپہ لکھنا اور کبھی خون  
کے آنسو رہنا چاہئے!

مدیر زندگی "کا درس اغتر افضل مدیر تھی" کے انداز تقدیم پر  
ہے۔ چنانچہ دیختے ہیں کہ "تقدیم سمجھیدہ مشتملہ" اور جکہاں نہیں  
ہیجے "میں دیر تھی اور تما ناظرین کو شور و دل کا کردہ اس نصیحت کو  
چو اب تک خود مدیر زندگی کی اپنی تقدیمی اسے اخذ کر کرنا کی اوش کریں  
انہیں کھو جانے کا چاہیے" کہ اس تقدیم میں سمجھیدی بشتمی اور حکمت کے  
کھنچ جاہر پارے بھرے ہوئے ہیں، ملک حکمت تو مومن کی کھوئی بولی  
نمایا سہے لہذا وہ جہاں سے ملے اسے اٹھایا جائیے۔ اگر انہیں پری  
کے کچھ نہیں ملتا تو میں ہم کوں گا کردہ پہنچے مدیر فاران" کے یہ الفاظ پا پڑوں رہے  
"سلاماً عامر عثمانی نے مظالم مودودی کے موقع کو واضح

کر لے لیا جو کچھ نہ ہے اُس کی ایک ایک سطر یہ رہ اور  
یہ اشارہ سے یہ کہ استدلال تک اور نظر سے یہ کہ استدلال تک  
روشنی پر روشنی نظر آتی ہے۔ لہذا ان باتیں اپنی خلائق میں اور  
اویچہ الشرعا تعالیٰ کا ارشاد دیا کریں گے:-

فَإِذَا مَا كَانَ تَحْمِلُ الْأَيْمَارَ حَقِيقَتُ بِهِ كَمْ كَبِيرٌ نَّدِيْمَيْنِ  
وَلَكِيْنَ تَعْنِي الْقُلُوبَ الْأَيْمَارَ ہوئیں مگر وہ دل اندر ہے ہو جلتے  
فِي الْعَدْلِ وَزَرْدِ سُورَةِ حِجَّةِ كُوْنَعَ ہیں جو سیوں میں ہیں۔

اگر بات ہو تو کوئی کوئی کے نزدیک کسی مضمون کی "ایک ایک سطر یہ  
اغرور" ہو اور کسی کے نزدیک کسی مضمون سمجھیدی بشتمی اور حکمت  
سے عاری ہو، کسی کو ایک مضمون میں اشارہ سے یہ کہ استدلال تک  
اویچہ سے یہ کہ استدلال تک روشنی پر روشنی نظر آتی ہو اور کسی کو اس مضمون  
میں تاریکی ہی تاریکی و حکایتی ہو تو خوف بالسہ الشرعا تعالیٰ کا ارشاد ہمارا  
با رفاقت ہو جائے!

مولانا ابو محمد امام الدین صاحب نے اپنے مقابلہ میں سولا نادری فی

انہیں ادا برپا مختار ہوں لیکن سیر نہیں ہوتا، اگر کوئی اسے سلوٹ مل جائی تو جھوپڑیں تار دے تو مجھے اس کی کوئی پرداہی ہے کیونکہ اس جا مختار ہوں کہ اسلامی ادب میں اس کی چیخانائش ہے اور اس کے متعلق زیادہ سے زیادہ درستی بات کہی جا سکتی ہے جو مردیر تجھی نے کہی ہے۔

"ہر سکتا ہے تا اصحاب کے قلم نے کچھ جدید بازی میں کچھ ناچھی رس انداز بیان کی کوئی بلکل با بخاری غلطی کی ہو ممکن ہے، بعض مقامات پر طنز و مراجع کے مناسب خطوط سے کم یا زیاد تجاوز ہو سکتے ہوں۔ بعد اینہیں کروہ مدد: مقامات پر متفقہ ہیں کی لوک پلک سوار نہیں ہیں تاکہم رہتے ہوں لیکن یہ آپ کو اتنا پڑے گا کہ انہوں نے مراجع برائی مراجع اور فرمائی طنز کو اپنی تلاکاری کی بنیاد پر اپنایا بلکہ پہشی کو شش کی ہے کہ بال لکھ رہا اور مستقرات کو قلب دا زہادن سے خرچ کر پڑتی اور شروع خیالات و اعتقادات کے لفتوش کچھ دیکھ دیں اور یہ سب کچھ ایسے انداز میں ہو کر قاری اور نعموس نہ کر سے بلکہ چیلکے انداز میں نثارات تبیول کر لے گا جملہ جو اسی عرصہ

اس سے بڑا حصہ کو دوسرے جرائم و رسانی کے قطع نظر خود جماعت اسلامی پاکستان کے سبھیہ اخبار، ایشیا، میں "ایسروی کار ذرا سچ" اور "ایر و لائٹننگ" ریپورٹ کے عنوان سے اس قسم کی "غیر صحیہ" خبریں برائے تحریک رہی ہیں کیا جماعت اسلامی ہند اسلامی جماعت پاکستان سے ملکی نزدیک سبھیہ بن علی ہے، آخر اعزام براۓ اعتراض کی جو کوئی عدد ہے؟

رائم المطرد کے مقابلہ میں بھرپور امداد و دعیٰ اور تصریف کو مدیر زندگی نے دی پہلوں سے غلیظ لظر قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں یہی بات انہیوں نے کہی ہے کہ:-

«مقالہ مولانا مودودی کی شان میں ایک مندرجہ ذیل  
باقیاب المذاہب کی شکل اختصار کر گیا ہے»

یہ تاثر ہاٹکلی مرتضیٰ آن کے ڈریم ہمہ علم میں آیا ہے لیکن جب اس پر میں خود گزرا ہوں تو یہاں ہمیں کوئی سایر دھن کا اثر نہیں درود دوں پہنچا سے اور ایک بڑی ملکوں میں تصور کرنے ہے جو کہ سمجھم انسان کی

را قم اخلاق رفت لا شاید مدیر ترندگی سے کچھ پوچھنے کا حق نہیں رکھتا  
کیونکہ اس کی رسانی اُس در پار عالیٰ تسلیم ہمہت مغلی سے اور شاید مقابل  
ٹکار بھی اس ماحصلے میں پھر بولنے کی جسمارت نہیں کر سکتے کیونکہ مغلی ہے  
اس جسمارت سے اُن پر فرمادا اسٹپ جائے لیکن اگر یہ حقیقت ہے  
کوچنا اب علم جماعتِ اسلامی کے اہم بھی موجود ہیں تو انہیں مدیر ترندگی سے  
بیوچنا چاہئے کہ اگر کوئی شیعی نہیں تو کیا یہ بزرگی ہے؟ الگ آپ سے علم کا  
کوئی نلک شکاف میمار بنارکھا ہے تو کیا اسی میمار پر ساری دنیا کو اپنی  
حیرتیں خبر دو رکھنی چاہیں؟ کیا اس دنیا کو مسامنی و معلمات کے بھیانکے  
میں آپ کا ہاٹی میمار پر غصیدہ پڑ سکتا ہے؟ کیا خود جماعتِ اسلامی کے لوگوں  
کی تمام تحریریں اسی میمار کے مطالعیں؟ پھر کیا ہاتھ سے کوئی مغل  
کی نسبت آپ کی راستے پر ہے کہ وہ کوئی علمی کو شیش نہیں ہے؟ اُسی  
کی نسبت میں تاریخ اسلام کا کہنا ہے کہ:

”حی کی حادیت میں اللہ تعالیٰ نکل کر کوئی سقدر جنہے، ذہن کو  
کھندا رہا اور لامہ کو کس قدر بھیت بخدا دیتا ہے، اس کا ثبوت  
بھائی ۱۷۔ ص ۲۴۵۔

اس مقام سے مناسب ہے؟” (قاران باہر اپنے ملک کو دیکھو۔ ۱۵) کیا طرزِ تکریر کی یعنی اختلاف ایک مکروہ و مصنوعت کی غذائی نہیں کرتا اور اگر تاہم اور نہش کرتا ہے تو حتماً جسمی صحت نہیں تو اور کیا ہے؟

مکان این العرب کی کی تحریر "مسجد سے بخانے تک" پر مدیر گردگی  
کا عمر افضل یہ ہے کہ دنیوں نجیبدہ ہے اہنہ الگ جھوڑ حصر نہ ہوتا تو نہیں ہوتا۔  
سوال ہے کہ حضرت رالا نے اس نئی نجیبدہ حصہ کو نجیبدہ حصوں کی ایک  
گروہی کیسے "گردن لیا؟" مسجد سے بخانے تک کا تواکل مستقل عنوان ہے  
جو عقبی کے ہر شمارہ میں پھیلتا ہے اور اس تاریخ کے سامنے عنوان کا انداز  
جو ہے، مشاید ایک شمارہ بھی اس سے خالی نہیں گیا ہے۔ اگر یہ

فی الواقع غیر متجدد ہے تو اس کا "خاص غیر" ہی ملٹھیں کسی نہیں  
محی ہونا پڑھنے لگی سبھے راقم الکورت کے مقابلہ کی نسبت دیر زندگی  
لے فریاد پہنچ کر دے۔ پہنچ متجدد اور شستہ ہے۔ انکیں پڑھانا یہ ہے کہ  
یقیناً صاحب کی تعلیم متجدد تحریر ہوں۔ سچی تحریکی بخشی ہے اور ملٹھیں

ناؤ افغانیں حال شخص کے لئے قطعی ناممکن ہے۔

آپ ذرا "قصیدہ" کے لفظ پر بخوبی گھویے۔ آپ کو ماننا ہو گا کہ لذب صالح اور خوشاد دینہ رہ اس کے کجر لازم ہیں۔ ان کے بعد کسی شرعاً نظم کو قصیدہ نہیں کہا جاسکتا۔ اگر آپ کو اس کے مانندے میں تائل ہے تو اور وہ سکے قریب ہو دوسرا مسئلہ منقولہ و منظومہ لشکر چور میں تلاش کیجئے یا اس کی تقابلی اعتماد اور ایک دوسرے عورت اس کے حقیقی دریافت کر لیجئے۔ آپ کو یہ مسئلہ بینیگوئی چارہ درستہ گا کہ قصیدہ محروم تعریف و توصیف کا تمدنی نہیں ہے کیونکہ اگر یہ محروم تعریف و توصیف کا ہم حقیقی سببہ تو پھر اس پر اعڑاٹ کی کیا لگنا لکش ہے۔ یہ لالہی اعتراض تو اسی صورت میں فزار پاہنے ہے جب کسی کی تعریف و توصیف میں بھاجا سا الغر کیا جائے اور مجھوں اور پڑاں ای یا توں کا طور پا نہ رہے یا جائے۔ اب آپ میرے مقام کو ازاں اول ناچھر پڑھ کر بتائیں کہ اس میں آخر قصیدہ کے کون سے

اجرا ترکیبی پائے جاتے ہیں وہ کیا مقالہ کی نویسیت کیجی ہے کہ مقالہ  
نگار کے دل میں بھیستے ہیجھے یک گمگدھی پیدا ہوئی اور اس نے فوراً  
قلم لیکر مولانا مودودی کی شان میں ایک تصحیح لکھ دیا ای مولانا کے  
دربار سے اسے کچھ ملٹی کی توقع تھی اس سلسلہ درسروں کے ساتھ  
وہ بھی لگتا اور اپنا تصحیح پڑھتا ہے کہ آیا ظاہر ہے کہ مقالہ خود اپنی نویسیت  
 واضح کر رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ برسوں سے فالخین و مہر قصیں مولانا  
کی ذات پر صحیح تجھیب بے بنیا اور رکیک الزایات واعترافات  
کی پوچھاڑ کر رہے ہیں جن کا مقصود صرف یہ ہے کہ اس ہام کو بر باد  
کیا جائے ہو مولانا کی ذات سے انجم پار ہے چنانچہ ایک طرف  
مولانا کی ذات بدف اعتراض ہے اور دوسری طرف اس تحریک  
کے کلی انتظام دیزاری کا تتوی دیا جا رہا ہے جسے انجانے اور  
چلا سے کی ذمہ داری از بزرگان مولانا کے سر ہے پھر ان الزایات  
واعترافات کے ذریعہ خلیم مولانا پیر دعا یا جامہ اسے بنانے میں سے  
بعض کی نویسیت ایسی ہے کہ مظلوم اس کی مدافعت بالکل اپنی کریکسا  
شکا اگر کوئی شخص ان سے یہ کہتا ہے کہ تم ساروں متصوفوں سے تھفہ دا

مولانا بالکل ناگر غم توکیہ مولانا سکے جواب میں یہ فراستھے ہیں کہ ہنس اس لذک و لصوف توزیری رنگ دلپیٹیں رڈڑہا ہے تو اس کا طور پر  
سیرے نلاں نلاں مل ہیں علاشیہ۔ ویچا جاسکتا ہے یا اگر کوئی شخص  
مولانا سے وکھا سپے کہ تم نیلوں سر سے بالکل ناداقف ہو وار تقریباً کسی

”جذاب شیخ احمد صاحب نے سرلا نامہ دو دی معاہدہ  
کو غیری دل اور ان کی علاالت زندگی سے یقیناً بہت کرنا  
پاہا ہے کہ سرلا نامہ دو دی حقیقی تصورت کے خلاف یا  
اس سے نااید ہیں تو بلکہ وہ بہت بڑی صوفی ہیں ،  
روشن فہری صوفی اور ان کے دارود و تامانگیتیات ،  
اصاف سرچہری جو ایک صوفی ہیں ہونے جائیں اور موہل  
سلوک کو درجہ بردہ وہ طے کر پکے ہیں ۔ اس میں انہوں  
نے حکیم عبدالرشید صاحب خود اور سرلا نامہ منظور کیا  
تمامی کے اعترافات کے حوالات بھی دیئے ہیں ۔“

حالانکہ اسی پھریز نے مولانا کی تحریریں اور ان کے حالات زندگی کو انخیلیں بہت بڑا اور دش تحریر صوفی ثابت کرتے ہوئے اس ذیلیں دونوں حضرات کے اعتراضات کا جواب پیش کیا ہے بلکہ اعتراضات کے جواب ہی کے تحت مولانا کی تحریریں پیش کی ہیں اور ان کے علاوہ زندگی کے درج کردہ ثابت کرنا یا اسے جو الشرع کے نصیل سے خود

او جس کی نظری عقائد کے نقش بقول مر جعلی قیامت تک کوئی شخص جماعت کی پیشانی سے نہیں مٹا سکتا، اس کے اور رکھنے پرے ازادت تک کاروبار کا فتح کرنا قصیدہ گوئی ہے۔ اور اس کی حقیقی تحریف تک اب اتنی گراہ ہے کہ اس پر یہ "تکلف" قصیدہ کی پیشی کسی جا سکتی ہے چاہے درج ازام کی کوشش اور تعریف کسی تحریک و جماعت کا راستہ مددان کرنے کیلئے ہی کیوں نہ جس کی ذمہ داری پہنچ ہی مولانا مودودی کے سرچنی اور آج جماعت کے دلخواہ ہونے کے بعد ہی پڑا راعلان برادرت کے باوجود ہی جماعت اسلامی ہے کے نظری رہنمای پیش اکتوبر ۱۹۷۳ء کا طبقہ سیکارڈ کی طرح پوری جماعت میں جام جمکر رہ ہے اور کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے اس لٹریکر کو لفظ پر لفظ اپنایا ہے، الفاظ و اصطلاحات سے لیکر پڑا استدلال و طرزیا استشہاد تک کوئی حراری نہیں ہے جبکہ مولانا کی سوچ ذبول رہی ہو۔ مگر مولانا اب دوسرے تک کے باشندے بن چکے ہیں اور دہائیں اخنوں لے جماعت اسلامی کی انتہائی ذمہ دار اس پیلی زبان پر خاکر ٹوکرہ کو کردھکایا ہے کہ جس ارشت میں اُن کا نام لینا اور اٹھیں یا درکنابی سیاسی یقینیت سے نہایت خطرناک ہے اب اچھا ہے جیسی اُن کے لئے درج ازام کی کوشش کی جائے اور اُن کے حقیقی اوصاف کو نہیں اکیا جائے اسے بخلاف "قصیدہ" سے کم کیا کہا جا سکتا ہے اس قسم کی کوششوں کو "قصیدہ" کہنا بھی تو اعلانی بیزاری کا ایک ذریعہ ہے۔

ایں جو اگر کوئی السر کا ہے، مولانا مودودی کی شان میں مشور قصیدہ اور کتاب المذاقب کے ہواب عزیز مولانا کے غلاف "بوج منشور" اور کتاب المعاشر "اعنیف" کے تو چھے کوئی شکایت نہ ہو گی جب اُن کے مخالفین نے اُن کی ذات کو پڑا رہی اعتراض کا ہدف بنادیا اور آج تک بتائے ہوئے ہیں، تو کیا ہر جس بے اگر اُن کے مخالفین میں سے بھی کوئی صاحب اٹھیں اور اُن کی بھوکرستے اور اُن کے مخالفین میں سے تکھڑے میں مصروف ہو جائیں، دعوت حق کی تاریخ میں یہ کوئی نرالا واقعہ نہ ہیں ہے زیر ہستے غیر پہنچا اور اسیوں نے تیزروں سے زیادہ دھمکی کا حق ادا کیا۔

دریز زندگی مزید فرمائے ہیں۔

ذابت ہے گھر ستر طین اس کا دن و حوالہ اے انکار کئے جاتے تھے کیا دفعہ الہام اور انہا بحقائق کی یہ کوشش بھی قصیدہ گوئی ہے، کیا یہ اس قسم کے ایک مقالہ میں مولانا کی خوب رہنمائی کے حقائق را فتاویٰ کا کتاب کرنا چاہیے تھا یا مولانا کی تعریف و توصیف کیا تھے ان کی نظری و عملی غلطیوں کو مجھ چون کرچھ کراچا ہیے تھا، اگر کسی کو مولانا کی غلطیوں یہی سے پچھی ہے تو میں نے ایک موقع پر یہ فرمات ہیں "نجاہِ احمدی" ہے اور خاص غیر ہی سے پچھے سکھا رہیں ہیں بجنوان "غلطیوں" اور ان کی اصلاح و تصحیح ایک درسیہ و علیغی مہمن شاخ ہو چکا ہے جو چاہے اسے پڑھ کر اپنا شوق پورا کر لے گر فرم تقدیم مقالہ میں آخر اس کا کیا موقع تھا؟ میں نے بتائے حقائق د را فتاویٰ پیش کرنے کی کوشش کی ہے اُن سے چوکر تعریف ہی کا پہلو نکلتا ہے اس لئے میں نے اوس درجہ احتیاط برائی سے کہ ریکارڈ سے زیادہ کوئی بانت پیلک، میں لائسنس کی کوشش نہیں کی حالانکہ یہ راستہ بھی ہر دن تک مکمل ہو اسے کرائیے بیت سے را فتاویٰ د چنانچہ سفارک کو ختم کرتے ہوئے بھی میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ:-

"اگر پہلے واقعی معلومات و تحریکات کی کمی نہیں ہے لیکن عمدائیں نے تھنہن کے تعلق سے مولانا پر کچھ لکھا ہو جسے وہ تمازرو ہی ہے جو ریکارڈ میں آچکھا ہے تاکہ کوئی تاریخی چلی ہے تو خود اس ریکارڈ سے ہر سے تاریخ کی تصدیق کر سکا، اور اس کے ذریں میں ادنیٰ درج کا شک و مشیر بھی باقی نہ رہے پائے"

اُن سب کے باوجود طرفہ تماشی ہے کہ "مقالہ مولانا مودودی کی شان میں ایک مشور قصیدہ ہے" اگر یہ مشور قصیدہ ہی ہے تو اس سے اُن ریکارڈ سے ترکیب درستی پائی جائے کہ اس کی ذمہ داری خود جماعت اسلامی پر ہے اور دیر زندگی کو قصیدہ گوئی کی کامی دیئے ہی پر اتفاقاً مکرنا ہا پیئے بلکہ اپنی جماعت کو بھی خوب کو سئے رنج چاہیں، اور اگر جماعت اسلامی اس نام سے اس نام سے اور احسان فراہمی کوئی دنیا یاد رکھی کہ جس سے سب کم سیکھا اور بھاہے تھے جس نے ذہن تکروی ہے بلکہ علی ہی گیوں کا رجسٹر تک ہلکر رکھ دیا ہے

جس کا قتلخ خریک سے نہ ہو گمراہ فریں ہے تحریک اسلامی کے علمبرداروں کو کو ان کے نزدیک اس نام کی کوشش بھی تحریک کے حق میں نامنفع ہوئی ہے:-

میں اپنی اس کوشش کو اپنے کسی فضل و کمال کا کشمکش نہیں  
مجھ سا بلکہ عرف خداۓ منم کی امانت ہے پا یا کام مظہر جاتا ہوں  
اور خود اس نے تجدیث نعمت کا حکم دیا ہے خصوصاً حب و لک  
اس نعمت کو اعانت کیجوں میٹھے ہوں تو بطور احسان مندی و نیازِ کیشی  
اس کا اعلیٰ ضروری ہو جاتا ہے اس لئے اس ان تمام بے شمار  
بالوں کو چھوڑ کر خ بالمساندِ کبھی کبھی ہیں، بطور شالِ جنہیں اسی باطن  
پیش کر دیں گا جو تحریرِ احمد نکل بھی ہیں میں کفر ان نعمت کر لے والوں  
کے مقابلے کو خدا پر چھوڑتا ہوں تو وہ جس طرح چاہے ان کے مقابلے  
محل اکار کے البتہ صرف نادانقات ان حال کے لئے وہ عرض کر زانوں کو  
میں لے جب یہ "قصیدہ" "لکھر مریر" کی خدمت میں روانہ کیا تو  
انہوں نے جواب دیتے ہوئے تحریر رکھا:-

"مظہروں ایک ہی نیشنست میں پورا پڑھ لیا اور کہہ  
سکتا ہوں کہ اس طرح کی چیزیں پیش کر سے کی ہلکات  
درست طاعت رکھتے ہوئے آپ کا مجھے عورت تک  
خاموش رہنا غالباً "تساب" کے دائرے میں آہا  
مظہروں نہ ہر فریڈ کو خوب سے بلکہ بعض حقائق خود مجھے بھی  
اس سے نئے علوم ہوئے اور امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ  
یہ مظہروں بڑا مفید تجارت ہو گا، الشدعاوی آپ کو ہجر کے خیر  
سمیاء، زاده امداد مظلوم" کی میں ازیزیش تو میں عطا فرمائے  
اگر تم اور آپ اور تجھی نہ ہوئیں تو آپ پر دل ام ہے کرتا ہا  
علی البر کا تسلسل درستے دیں، پوری کی تقدیم کے تالان  
آزادوں پر جو بندیں نے باندھا ہے اس کا بغاۓ کی پر  
موقوفت سے کہا سای کوششیں برایہ بواری رہیں، آپ  
غالباً نہیں بلکہ حقیقتاً تھے کے زیادہ صاحب علم، فہم اور  
پیشہ صلاحیتوں کے مالکیں، آپ کو جو ہے زیادہ زندہ  
روقت سے ادا مظلوم کی خدمتِ انجام دینی چاہیے  
تجھی سالوں تک عجز و مسلط کی بحیثیت سے نکلتا  
رہا مگر اب یہی سے عزم اور دلوں کا آئینہ بن گیا ہے

"پیر زادس شخصت کے لئے صدید ہے جس سے۔" ۱۷  
اس طرح کی کوشش علی میلانی طیار اور داس تحریک کے  
جن میں ناشہ ہے جسکی وہ نیاں تحقیقیں ہوں:-

یہاں روی ہے جسے میں پیشے بھی کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ جسکا میں  
کچھ ہو جاتی ہیں تو مفید، غیر مفید اور نیز مفید، مفید نظر آئے گتاب ہے۔  
درست و شن و مکھائی دیتے ہیں اور شنوں کو علیہ دامت سمجھا جانا  
ہے، اگر یہ "مقالہ" "قصیدہ" ہے تو اس شخصیت کے لئے یقیناً مفید  
ہیں ہے جس کی شان ہیں یہ لکھا گیا ہے کیونکہ تضیید کوئی سے مٹھ  
کے لئے کوئی ناکرتنے کے سوا اور کوئی کام نہیں لیا جاسکتا اور وہ  
لکھا ہی اسی عرض سے جانتا ہے لیکن اگر وہ دفعہ الزام کی ایک کوشش  
ہے یہاں کافی الوائے ہے۔ تو اس شخصیت کی وجہ  
بھی مفید ہے جو خود اس قسم کی کوشش سے تاجر ہے اور اس  
تحریک کے حق میں بھی ناشہ ہے جس کی وہ نیاں تحقیقیں ہے کیونکہ  
اس کا کافی تجھے ظاہر و باہر ہے کہ لوگ اس شرک ہے تا اور  
اس کی اہمیت و افادیت کے قائل ہوتے ہیں اس کا انکار  
بھی نہ ہے دھرنی اور پیر جسچی ہے جو کہا جواب نہیں۔  
میں نے اپنے مقام کے آغاز ہی میں مولانا کا تعارف  
ان الفاظ میں کرایا ہے:-

"مر صوت ایک کثیر التھانیت عالم دین ہیں اور  
انہوں نے ملی و دینی "سائل پر بہاروں صفات کا  
امیر بھر سیلان ہیں والد یا ہے جو یار ان نکد و ان کے  
لئے صلاۓ خام دے رہا ہے۔ ہر اس علی کام  
کے ساتھ ان کا علی کام، ان کی بربادی کردہ تحریک  
ان کی خام کردہ جماعت، اس جماعت کی دھونی جد،  
جہد، اس جہد و جہد کے اثرات و ستائی اور اس  
تحریک و جہد میڈ اور اس کے اثرات و ستائی میں  
خود ان کا اپنا پاہر و پیغمبر نہیں ہے وہ کسی سے پھی  
جوئی ہو۔"

اوہ پیر زادس تحریک مولانا کا ذکر تحریک، سلامی کے ذکر کے ساتھ ساتھ  
ہوتا چلا گیا ہے کیونکہ ان کے علاالت زندگی سے سرا سر تحریک کے سلامی  
ہی کی خدمات میں اور ان کی تقریر و تحریر کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہو

از کار و اعمال اس تیز کا ایک ذریعہ میں دی کہ اس کی مشان میں قصیدہ لکھ کر حکومت سے پچھر پائیں کی امید ہے۔

علاوہ محروم کے ایک صاحب نے اطلاع دی ہے کہ جماعت اسلامی کے پہت سے تالین نے خاص تمثیل کے اس خاص مضمون کو خاص طور پر لٹھا ہے اور متاثر ہوئے ہیں، پھر ان تاثرات کی بعض متنین عربی پیش کرتے ہوئے انہوں نے یہاں تک خبر دی ہے کہ "جو لوگ بظاہر نہیں پڑھ سکتے ہیں وہ درپر وہ پڑھ رہے ہیں" اس کے بعد اپنا تاثر ابن الفاظ میں ظاہر کر دیا گے کہ:-

"مریم العین، ستر کریضمون ہزار دل انہا م فیض سے بہر  
شایستہ ہو رہا ہے اپنا تاثر ہے کہ آپ اور الاما  
عاصم صاحب جماعت اسلامی سکھے، اس وقت زبرد  
سپرین گئے ہیں" ۹

مولانا محمد پیغمبر صاحب مفتی دارالعلوم حقانیہ کوڑہ شاہک  
کا جو مکتوب اخبار "الشیعیا" لاہور مورخ ۱۴ اپریل ۱۹۷۶ء میں شائع  
ہوا ہے اسے پڑھتے تو معلوم ہو گا کہ اسی تصدیقہ نے ان کے دل  
دلخوا نقشہ بدیل کر رکھ دیا اور جو نبی ان پر مولانا مودودی کی حقیقی  
پوری شیش دارج ہوئی، وہ مذہب مولانا کی تعریف کرنے پر مجبوہ ہوئے۔  
بلکہ کوئی اور باطل کو باطل ظاہر کرنے کی تحریک بھی ان کے اندر  
پیدا ہو گئی اور وہ اپنے علاوی تحریک کا کام کرنے لگے، احادیث ایشیا  
نے اس مسئلے میں لکھا ہے کہ:-

"بہادری اور تخلی کو مبارک ہادیش کرنے ہیں کہ ایک  
مردوں کی روح سے ان کی اشتراحت ماضی لے یوں  
خروج تھیں وہیں کیا ہے" ۱۰

اس مذہب نے ہمیں مضمون کی نسبت یہ الفاظ رقم فرمائے ہیں:-

"اس مضمون نے تو پہلے اسقدر ترا یا ہے کہ جرال ہے"

بہادری اور ساختہ ساختہ تاریخ

جب یہ الفاظ میں نے اپنی مزید پڑھتے تو بے اختیار رہ دیا۔ میں جوڑا  
ہوں کا اس گھنہگار کی کسی علمی کاروائی کو خدا سے منعم و مس نے پیر شیوف  
لیے گی شد یا کوئہ اس ورجم مورجن گردہ گئی۔ بہر حال اس کا تمام واحد  
جس سبب سے بھی ہو اس پر ایک بندہ کو خلکہ اور کنادا جب ہے  
اس لئے ہم اس کا غیر ادا کرنے پر یہیں وحکمتا ہوں کہ مردان حق کے

بیدانتہ والغہ اپنی ساری قوت و صلاحیت اس کی راء  
سے دین کی خدمت پر کاہو دل کا اور آپ سے بھی یہی گزاری  
کر دیں گے مضمون ہر حال نہیں پسندیدہ ہے۔

(۱۲) جزوی شاہرا

سب جانتے ہیں کہ درحقیقی بھی تصدیقہ گوئی کے عادی بیس رہے ہیں  
اوپر تصدیقہ گوئی بری کے ماحول میں پوری حصہ درج ہے کہ یاد ہو، ان کی طبیعت  
کو اس سے اس قدر تقدیر ہے اسے کہاں تھا اقتداء کی طبیعت عتاب  
و تقدیر کا سختی بھی نہیں رکھا۔ اس کے دو گزرے تھے جو کہ کہتا صفات  
بہریں ہیں۔ پھر ہمیں ستمون کی توصیت میں ایسی تھی کہ وہ مزید عنوان و  
عنوان کے سختی بھائیں لیکن، تھیر، اس میں تصدیقہ کا کوئی رنگ  
نظر نہ آیا بلکہ اسے انہوں نے ادا ہو مظلوم، تعاون علی المیرا برداخت  
کے رنگ میں دیکھا اور اپنے مزادر کو دلوں سے ہم آئندگ پاکی خاں  
بہریں ہیں۔ جس پر تھیں اس کی توصیت میں ایسی تھی کہ وہ مزید عنوان و

عنوان کے سختی بھائیں لیکن، تھیر، اس میں تصدیقہ کا کوئی رنگ  
ہی میں نہیں تھے بلکہ اس کے متعلق انہوں نے مجھے ایک خط میں تحریر کیا کہ:-  
"خاص بہریٹیا، وہ اپنے مضمون خصوصیات میں قبول، ۱۱

یہاں کی مشان میں لکھے ہوئے تصدیقہ دل کی بھی مشان جوئی ہے، مکمل  
مولانا مودودی نے کوئی دربار شاہی بجا یا سچے بھیان ان کی مشان میں  
تصدیقہ پڑھنے اور تھیاری سے پڑھنے لیئے راہوں کو انعام اور کرام  
تعیین کیا جا، اے؟

جماعت اسلامی نے نہیں کے ایسا دعویٰ کیا کہ مکمل دلے  
ایک درست حیدر آزاد دکن سے اپنے تاثرات بیان  
کرنے پر مسٹے لکھتے ہیں:-

"الشاد اللہ آپ کا مضمون بہت سے حضرات کے  
سلیمان، باطل میں تیز کرنے کے لئے ایک کسوٹی (۱۴)

دے گا" (۱۲) رادیو سٹیشن

کیا کوئی "تصدیقہ" بھی حق باطل میں تیز کرنے کی کوشش بن سکتا ہے?  
فلاہرے کہ جب تک کسی کی تکریل نظر یہ تقصیب پوری طرح غائب نہ جاگو  
ہر شخص بھی بچھپ پر مجبوہ سمجھ کر مضمون دراصل جامی اور اسلامی امور  
کو اپنی طرح تیز کرنے کے لئے بھاگی ہے اور اس میں بچھپیت  
کا ذکر ہے اسے بھی اس حیثیت سے نہیاں کیا گیا ہے کہ اس کے

ہر پچھے میں کتاب و کوشنش کے سطح پر کامیاب نہیں ہو سکتی کہ  
آپ اس فقط کے کرنی اور سخنی بیان کریں۔ — خواہ  
ایضاً اس لفظ کے کبھی معنی رہے ہوں۔ — اور اگر  
روزے کسی شخص کو بہت بڑا صوفی شاہزاد کر دیں حقیقت  
یہ ہے کہ یہ سوچا تامدود و رغی پر بھی نظم ہے اور تصرف  
بچھی ہے۔

یقیناً کیا ارشاد ہوا جس لوگوں کی نظر بکر دلت تصور کے لئے پھر  
پڑھی ہے اور سولانا کی تصنیفات پڑھی، وہ یہرے مقابلہ کر کر منع  
کے بعد یہ اعتراف میں ہے تو تختہ سیر ازان ہوں گے بلکہ جن لوگوں نے  
تصوف کے نتیجہ کا مطالعہ نہیں کیا ہے اور سولانا کی تصنیفات کو میں  
کہیں اور حراً حرستے دیکھ لیا ہے۔ وہ بھی مجرم و میرے مقابلہ کے  
مطالعہ سے اس اعتراف پر ازان کا شکار ہوئے تیرنہ زدہ ملکیں کے  
کچھ میں کچھ نہیں آتا تھی کیا مقصہ ہے؟ مگر اور میں نے جماعت  
اسلامی ہند کے اکابر کا خود صحنی بخوبی کیا ہے اس کو تھوڑی دیر کے لئے  
بھی پیش نظر کہ بیجا جائے تو سعادت بالکل صاف ہو جاتی ہے اور  
کوئی الجھن باقی نہیں رہتی جس کوئی شخص عصیت جائیں میں بتلا  
ہوتا ہے تو اس کے مطلع جتنے کاشتے نہیں ہوتے ہر غیر تناک سوتے  
ہیں وہ جبکہ یہی بخوبی بخوبی پر نظروا لے گا جو اس کی عصیت سے لے کاٹنیں  
کھاتی ترا سے محل نظر قرار دیئے کا کوئی پہلو فرور نکالے گا جائے  
اس کی کوشش پر اے شگون پر خود اپنی ناک کٹا لیں گے تم معنی  
ای کیوں نہ ہو، ذہ کمی مظلوم کو ظالم اور کمی ظالم کو مظلوم قرار دیتا  
چاہے گا تو ایک دنوں کے فیصلہ فرور ساد رکرے گا چاہے اسکے  
فیصلے کی زد کتنی ای ہے شمار قاتم احترام ہستیوں پر کیوں نہ جاپے  
آپ جانتے ہیں کہ تصوف کے مزروعت اور عالم معنی سے بہت کوئی  
اور معنی بیان کرنے کی کوشش میں نے نہیں کی ہے بلکہ سولانا مودودی  
نے کی ہے اور اس سلسلہ میں ہیں نے ان کی کوئی تحریریں خود اپنے مقام  
میں نہیں کی ہیں۔ یہ تحریریں جس نتیجہ کے اخذ کی گئی ہیں وہ دھڑکے کیا  
جماعت اسلامی ہند کے لکھتے سے شائع ہو رہا ہے۔ رسائل دینیات  
تجھ پر داحیا درین، رسائل دمسائل اور لکھنی ہی کتابیں آپ کو ایسی  
ملکی جمیں اسی لکھتے شائع کیا ہے اور جن کو جماعت اسلامی  
کے استعداد معتبر تر پھر کی جیشیت سے جماعت کے گوشے گوشے

آن سو ضائع نہ جائیں گے اور اگر خرث میں یہرے بھی پھر کام آئیں گے۔  
مکملہ دونوں جناب احمد گیلانی صاحب نے بھروسے اس مضمون  
کی اشاعت کی اجازت ناجی تھی اور لکھا تھا کہ ہمارے بعض رفقاء سے  
ایک پیغمبرت کی شکل میں چھاپ کر پھیلانا چاہتے ہیں وہ اس تقدیسہ کی  
شان میں نکھلتے ہیں۔

۱۲۔ آپ کا گزار تقدیر مضمون تخلی میں نظر سے گذرا، الشرعا  
آپ کو اس کا امیر عطا فرمائے نہ ہاتھ مدد مضمون ہے  
اور یہ ایسی موافق تر

جناب احمد صاحب صدقہ الامپور کے امیر اور جماعت اسلامی پاکستان  
کی مرکزی شوریٰ کے رکن ہیں۔ ان جیسے ذمہ دار آدمی نے بھی یہ نہیں  
سمیا اور زان کے رفقاء نے یہ خیال کیا کہ مضمون تحریکیں کسی عنی میں ناخ  
ہیں ہے بلکہ اتنا اسے چھاپ کر تعمیم کرنا اور پھیلانا ہی اچھوں سے تحریک  
کے لئے مفید ہے جانا۔ کیا پاکستانیں سولانا مودودی کوئی شایعہ جاتی ہے  
چھائے بیٹھے ہیں اور ان کے رفقاء بھی ان کی محیت میں کامیاب  
کے تعمیدے چھپنے سے ان کے تختہ دنایج کی بقا کا سامان جیسی  
ہمیاں ہوتا ہے اور ان کی تحریت کی دناداری بھی ثابت ہوئی جاتی ہے  
خود ہندوستان میں ایک سے زائد لوگوں نے اس "تعییدہ" کی شائی  
کی اجازت مدد ہے ماقبل تھی چنانچہ جماعت کے ایک رکن کو اس کی  
اجازت دیکھی اور وہ دیر جعل کے بیش نظم کے ساتھ اس کی اشاعت  
کا اہتمام کر رہے ہیں ایسا ہے کہ بہت جلد یہی یہ کتاب منتظر ہے اور  
آجایشی۔ آنحضرت مسلمانوں کو سولانا مودودی کی شخصیت سے  
کیا تعلق ہے؟ ہمارا فخر اگر کریکے حق میں ناخ ہیں ہے تو مذکوح  
شان میں نکھلنا ہوا تعمیدہ اگر کریکے حق میں ناخ ہیں ہے تو مذکوح  
سے پوری طرح بے تعلق ہو لے کے ماہدوہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے  
شخص ہے کہ اگرچہ یہرے بھروسے نظر اپنے تحریک کا نفع ہی تھا کیون  
میں نے یہ کام حسینہ لٹکایا تھا اس سے دامتنازعہ بن گیا کہ میں کام  
گمان نہ کر سکتا تھا اور جبکہ شک اللہ چاہے کام کا فہلی درکام  
اسے نافع سے نافع تر بنانا رہے گا۔

میرے مقابلے پر میرزا زندگی کا دوسرا اعتراف میں ہے کہ۔  
"اعتوت اب ایک تصریح صلاح۔ یہ جس کے ایک  
محض میں ہیں، یہ معنی اب استعداد معرفت اور عالم

اُسی کے لئے اپنے بیوی کے لئے پرنسپل کال میا ہے تو اس میانہ غصیت سے ہزار بار پڑا جس سے بیک جنگل نامہ میرے ساتھ مولانا مودودی کو اور مولانا کے ساتھ ہر در در اور ہر ملک کے ان گنت علماء و ہدفیاً جن کو مطلع کروالا۔

میرزا علیؒ نے اسی سلسلے میں میرے ضمن کا ایک انتباہ جس میں نے بعض اصطلاحات تصور کے متواری مولانا مودودی کے اختیار کردہ بعض قریب المفہوم الفاظ لکھے ہیں، لفظ کے فرمایا ہے:-  
”اس انتباہ کے باعث سے ہم یعنی کچھ سمجھتے ہیں کہ  
یا تو مقابلہ نگار تصور کی ان اصطلاحوں سے واقع  
ہیں جن انہوں نے جماعت اسلامی کو لکھی ہمجا ہے“

اس ”عنین“ کے قریب میں جائیے بالکل یہ مسلم ہر ایسا ہے کہ کسی نے ایک بہت بڑا نظر ہوا تو انہوں سے چھا کر پوری قوت یا سماں برداشتہ ہے بلکہ یہ میں یعنی پر برداشتہ گیا ہے وہ چیز جان سکتی ہے سکتا کہ احمد اس کا خرم کیا ہے جسکی یہ پاداش ہے اور اگر وہ اپنے بھروسے تو پر کر کے اپنی اصلاح کرنا چاہے تو آخر کیا کرے اور کہاں جائے؟ — ظاہر ہے کہ جہاں کوئی اصولی اور اسلامی تہذیب سے سچے نظر ہی نہ ہو بلکہ دلائر اور ذہن زد اختراع یعنی مقصود ہر دو اسی قسم کے ”مرفت“ پیدا ہوئے ہیں۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ میں تصور کی اصطلاحوں سے کچھ واقع ہوں تو میں نے جماعت اسلامی کو کچھ خوب سمجھا ہے تو کہنے والا کہ سلتا ہو کر جب جماعت اسلامی کا ایک بڑا دنیا ہو اور ترکیہ و تریتیت کے مرکزی شبہ کا ناظم اس کے خلاف شہادت دے، ہبے تو اُنہوں کی بات کیسے تغیرت مستند ہوگی؟ جھلا کوئں ناکچھہ ایسا ہو گا جو مجہد اور دل کی شہادت کے مقدمے میں تھوڑا کچھ کی تعلیمیں کوئی دن دینے پر آتا ہو ہو جائے گا، اور اگر کہوں کہ میں ناصلاحتی تصور سے واقع ہوں اور نہ میں نے جماعت اسلامی کو کچھ پر تو چاہے یہ مولانا مودودی یا تصور پر ظلم ہو یا نہ ہو مگر بالحقین یہ اپنی معلومات پر ظلم ہو گا اور خلاف و اندھہ ہونے کی وجہ سے مزید ایک چڑھتی ہو گی کہ تو اُنہوں کی سے جو نہیں گے اور کس سے پرانا نہیں ہوں گے۔ اس میدان میں تھا مولانا مودودی یعنی ظالم نہیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ اس خلب میں ایک اور بھی اتنے بزرگ شریک ہیں کہ جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا اور اگر یہ اس بات کا تجھے ہے کہ میر روندگی کے بیش نظر مرفت میرے مقابلہ کو ”خلیل نظر“ قرار دینا تھا اور

جب پھیلا یا جارہا ہے۔ ان آناتوں میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ تصور کے لیکن ایسے حقیقی بیان کئے گئے ہیں ہوتا ہے اور طبعاً ”عنین“ سے مختلف ہیں اور اسی کے مختلف کہا گیا ہے کہ۔

”س تصور کی ہر تصدیق کرتے ہیں اور مررت تصدیق ہی نہیں کیتے بلکہ اس کو رد کرنا چاہتے ہیں“  
”درستگی میں اسی تصدیق ہے کہ۔“  
”یعنی ہیں جس کے متعلق مولانا نے ہیاں تک فرمایا ہے کہ۔“  
”قرآن میں اس حیر کا نام ترکیہ اور حکمت ہے حدیث میں ایسے احسان نہاداً یا گلیا ہے، درجہ کے لوگوں میں یہ تو پھر تصور کے نام سے مشہور ہے۔“

### رسالہ دینیات ایسا ششم

اب کوئی بتا کے اگر جب مولانا نے تصور پر خواہ ظلم کیا ہے تو ان کے اتفاق کردہ حقیقی کی درستگی ہے، مگر اٹھیں کوئی بہت بڑا اصری ثابت کرنے کے قابل ہے مولانا پر ظلم کیوں نہ ہوا؟ — اللہ اللہ! مولانا کی پوری لشیں بھی اس سال میں لکھتی ناڑک ہو گئی ہے کہ ان کے ہمارے میں اب یہ سے کرنا یا ملکی سلطنت میں ظالم ہیں یا مظلوم ہیں کچھ وہ خواہ ظلم نظر آئے ہیں اور دل نہیں چاہتا کہ اس ظلم کی وہ مادت ہیں کہ سمجھتے اس میں ہیں کہ فی ان کی مدد و کرے گری کی اٹھیں صریح اعلام اسی نہیں میں الکھڑا کیا جاتا ہے جس کی درستگی سے ان کی مادت کرنے والے بھی ظالم قرار یا نہیں پھر حال ان کی صحیح پوزیشن کا فیصلہ تو اس خلیل نظر میں ہو جائے گا اس کے بعد اسی مدد و کرے گری کی مدد و کرے گری ایسا بھک تصور کے تصریف اور عام ”حقیقی“ سے مختلف حقیقی میان کے ہیں۔ — میری میں کی درستگی سے تصور کیجئے جنہوں نے ایسا تدارکے میکرا بھک تصور کے تصریف اور عام ”حقیقی“ سے مختلف حقیقی میان کے ہیں۔ اور اسی لئے ذہن تکالیف قبول ہے بلکہ میں درجہ اسلام ہے — ان سب کو کتنی جسارت کیسا تھا تصور پر ظلم کیوں سے تغیر اور یا گیا ہے۔ اگر یہ اس بات کا تجھے کہ میرزا علیؒ کو لفظ ”تصوف“ کے ایک چڑھتی ہو گئی ہے تو اُنہوں کس کس سے جو نہیں گے اور کس سے پرانا نہیں ہوں گے۔ اس میدان میں تھا مولانا مودودی یعنی ظالم نہیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ اس خلب میں ایک اور بھی اتنے بزرگ شریک ہیں کہ جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا اور اگر یہ اس بات کا تجھے ہے کہ میر روندگی کے بیش نظر مرفت میرے مقابلہ کو ”خلیل نظر“ قرار دینا تھا اور

بھی دعوت دیتا ہوں میں کہتا ہوں کہ انفاظ اصطلاحات کے بھی ہی کیوں پڑتے ہوں، مثلاً درود نو پہلی نظر رکھو اور کتاب دستت کی رو سے لے کے جو درود یا حجامت کرتے ہو تو بخلاف اس کے الگ کوئی باطل قرآن کا ہے۔ یعنی یہیں کہ تمہارے سامنے کیوں نہ آجائے تم اس جامد کو اٹالا لو اور اسے پوری شدت کر اہم تر کیسا تھا رد کر دو۔

اگر آپ خواربار و سالہ صوفیانہ لئے پیر کی غاہ کا دین ہی، صرف طاہرا نہیں چاہئے ہیں تو آپ کو انظر آئے گا کہ صوفیا و حنفی نے ہمیشہ اصطلاحات تصوف کے رہنمی استین۔ لکھے ہیں ہے ہر طرح اپنی قبول مانشا پڑتا ہے۔ اب آپ اسے چاہئے تو خیر و تاریخ کا رنگ دیں یا رادعیت و حقیقت کے رنگ دیں دیکھیں بہر حال جبکہ یہ محدث بجا اختت ہر زمانہ میں تصوف کو قرآن و حدیث کے طالبین بنانے اور خلط اعمال و حفاذت کے لئے پیدا کر کے محضی تھی پیر پیش کرنے میں سرگرم رہی ہے اور اسی نک دیکھی کئے جاتی ہے تو اخڑا آپ کیا کہ کر کے اسے رد کر دیکھی اور وہی کہ پیدا آپ متصہ ہو جائیں تو آخر کس کس کے خلاف ہوں گے اور کیا کہ میں کے۔ لفظ "تصوف" کی وجہ میں آپ کیوں اس ترجیح یا اور کشش نااحوال میں پڑے ہوئے ہیں جبکہ یہ حقیقت ہے کہ قرآن و حدیث اپنے اعلیٰ رنگ میں موجود ہیں قرآن کی روشنی پر کسی پیر کو اصلی رنگ میں پیکھنا اور پچانتا آپ کے لئے کیا ممکن ہے؟

сталائے طور پر پیر مرید کے انفاظ کو بھیجئے۔ اگر ان کے ساتھ یہ تصویر جیاں کیا جاتا ہے کہ پیر وہ ہر قسم ہو اور باقی میں دو دلائل کی پوزیشن رکھتے ہیں اور پروردہ ہے ہیں جو قطعی طور پر ذہنی خلائقی میں استقرار ہے اور یہی سعادت نہیں کہ اُن پر منقول گویہ تک علم کی عمدہ و نفعی تعلیم کرتے ہیں تو بلا شک یہ ایک مرد و دو تصویر ہے لیکن کیا اس کے ملادہ کوئی اور تصور سے میں موجود ہیں رہا ہے کیا وہ بے طلاق و خلوق جو پیر مرید کے انفاظ استعمال کرتی رہی ہے اور اسی کا اعلیٰ صدقانہ نبی رہی دھیک اسی مرد و دو تصویر کے مطابق ہے؛ اگر یہ بات بھیں ہے اور پروردہ کا دو تصویر ہے کہ اسی نظر سے اسی نظر کر دیجئے ہیں تو اس کے استعمال کے لیے ہم اس پیشہ کی مدد کر دیں اور دوسری کی چیزیں سے موجود ہیں اور اسی کی سوتی کی طرف میں دوسروں کو

لے کوئی دھرم جو ادنیں ہے کہ میں اس کو رفع کر سے کی کوشش نہ کروں اور غیر فردی کمر نصی کی نمائش کر کے اسیں کو تابی برست جاؤں۔ میں لے زیر بحث انتیاں کو ان انفاظ سے فرور گیا ہو۔ آپ کی نظر کو یہی کیوں پر اگدہ کر دیتی ہے کہ....

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی سے پیش لطف افسن نظر کی پرالنڈ گی کو دور کرنا ہے اور میرے سامنے صرف وہ لوگ ہیں جن سے نہ سدک تصوف کی اصطلاحات ہی میں بات کرنا مفید ہے اور جن کے لئے یہی زبانِ مرثوبِ دجالوت ہے جن پر جیسے میں نے اپنے مقابلہ میں جگ جگڑا اس کا ذکر بھی کیا اگر فردا اس انتیاں کا سیاق و ساق ہی میں کی ضہادت و تباہ وہاں پر خوب رکھنی ٹھانے ہے۔ جن پرور سے دلوں سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص یہ سے اس سیاق و ساق ہی کو بخوبی محسوس کرے تو اسے تکمیل کا نہ کر دیجئے تو ہرگز اسے کوئی خلط ہی لا جو نہیں ہو سکتی اور نہ کسی خلط ایجاد پر پہنچ سکتا ہے پھر یہ بھی دلوں سے کہ اصطلاحات تصوف ایسے خلط اندیش و معاملی کے لئے خصوصی بھی نہیں ہیں جن سے بہت کوئی کسی نے ان کے قابل تبلیغ مفاہیم و معانی بیان ہی نہ کئے ہوں۔ میں نے اپنے مقابلے اغاز ہی میں تصوف کے لفظ پر بحث کرتے ہوئے یہ دلکش بات لکھ دی ہے کہ:-

اگر اس کے معنی کوئی تخفی دو پہنچتا ہے تو قرآن و حدیث کے مطابق ہیں تو اس بات کے قطب نظر کی اصطلاح قرآن و حدیث کی کوئی استعمال کی جائی گی اسے بالکل قابل قبول ہو اچھا ہے۔ لفظی زبان کو اہمیت ہرگز دینی چاہیے کہ اگر کوئی تخفی اس کے ایسے معنی بنانے بوجو کی طرح قرآن و حدیث کی تاخیم سے بگاہیں کھاتے لا سے قول یا گواہ اکر کر کی کوئی دوسریں اسے صاف خلط کہنا چاہیے اور اس سے تبرکاتا چلہیے۔

ایسے کیوں اصطلاحات تصوف کا نام سنتے ہیں بھرا جاؤں اور دوسری کو مجھی بھی مشورہ دوں کہم اس پیشہ لیسی نظر کر دیجئے ہم المختصر کے استعمال کے لیے ہمیں اس کتاب دستت بہترین کسوٹی کی چیزیں سے موجود ہیں اور اسی کی سوتی کی طرف میں دوسروں کو

عبارت ہے پوری قوت کے لیے ساتھ بہاں کا فرمائے گیا ہی وہ مہوش ہے جو پرچم غرب کو اس طبقت سے نواز لیا ہے کہ یا تو اصطلاحات تصور سے واقع نہیں ہے یا انہوں نے جماعت اسلامی کو نہیں سمجھا ہے؟ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ علم کا پیداوار درجات اسلامی کا تعقب اس معراج کمال پر چلنا ہو ہے کہ، ہاں سے بلے بخا تیرانہ ازی کیجا رہی ہے چاہے اس نے تجویں بستہار سینوں کے ساتھ بالآخر آپ کا اپنا ہی سیپہ کیوں نہ چھڈ جائے۔ اب اگر بعض لوگوں نے بیعت کے سعی پر بچھ رکھے ہیں کہ انہی فکر و نظر اپنے دل و مارغ، اپنے بالوں پر اور پہاڑ پر کے بالخون یہ کروں چاہئے تو مجھے اس کی کیا پورا اسے قرآن و حدیث کی ہزاروں اصطلاحات ہیں جن کو مختلف لوگوں نے مختلف اخراں کے لئے اتنا سادھا استعمال کرنے کی کوشش کی ہے میں ان اس سے قرآن و حدیث کی تعلیم تو سچ نہیں ہو گئی، وہ توہر مال میں ہیں اور "فریلان" کی حیثیت سے موجود ہے۔

ایک اور نقطہ "خانقاہ" کو لیئے۔ اگر آج آپ کو مشینٹ خانقاہ ہیں ایسی نظر آتی ہیں جو اپنی اخراض تصورات و احتفاظ کی آمد جگہ ہیں تو نقطہ "خانقاہ" تی کر آپ نے گندہ اور گردہ کیوں بھجو دیا ہے یہ حال تو آج ساجد تک کہا ہے جو الشرکے عائد کردہ بیعت پر ہے فریضہ۔ نماز حنفی کی، دانی کے لئے بھائی گنی ہیں میکن جاہلوں کے احتفل تسداد بھانگا امر ارائی تک کام کرنے بھی ہوئی ہیں اور جہاں تمام مشہد انداز دند و دیکھا تھا شروع و سدن نماز تک پڑھنی مشکل ہے اصل خانقاہیں اسی لئے بھی ہیں کہ چند لوگوں کو تمام روزی مشاغل سے منقطع کر کے اس بیانیا جائے اور انہیں ترکیبِ نفس و توجہ ایلی اللہ کا درس دریگریں کی اضافی دز حصی تربیت کیجائے تاکہ اخلاص و ایثار کی ثقہت لیکر یہ اس کی پیدائش کے ذریعہ علم حاصل کر کے دعوت و تبلیغ کے سیدان میں رہے۔ اگری وکھائیں اور ان کا دعویٰ و تبلیغی کام تیزی سے راغبوں کو متاثر اور دلوں کو مشوڑ کر کے۔ تھیک یہی مقصد ہے جس کے لئے جماعت اسلامی تربیت گاہیں قائم کیتے ہے یہ کام بہرہ عالی ضروری ہے اور اس کے لئے ایسی جگہیں بھی ضروری ہیں جہاں لوگوں کی توجہات کو کمزور کرنا اور ان کے خلافات کو ضھوٹ کر کے کاہدہ تربیت کیا جائے۔ اس طرف کے لئے وہ مدد ہی متعین ہو اسے خالق کی تربیت گاہ" بنا کر جائے اور اس سے امن مقصد کو کوئی نقصان

"غدید" کے لفظ کو بحث کریں۔ اگر تصورات کے جزو سنگی وجہ سے سدلہ میں نظر نہیں ملاحت لے وہ سچل اختیار کریں ہے جسے علیٰ اقبال نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

میراث میں آئی ہے انہیں سدارش و راحیں کے لفڑیں میں عطا کیں تو اس سے اس لفظ کی حقیقت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟ دوسرے سال، "نائب" ہی کا ہم منی ہے اور نیافت و خلاقت غسل بھریت کا مرکی بنار پر سوچی اور چھوٹی جاتی ہے چنانچہ جماعت نے بھی یہی طریقہ کار اغفار کر رکھا ہے۔

اسی طرح "بیعت" کے لفظ کو بحث کریں۔ ظاہر ہے کہ ایک ششی اصطلاح ہے اور قرآن و حدیث دلوں سے اس کی صورت دوسری بیعت دلوں پر ہیں تینوں تینوں مشاہدہ میں اس نے جماعت کی ایک پر اس کا اختیار کر لازم تھا اور ماخوذ پر ماخوذ رکھنے کی عملی قوی جاہے اس نے بالعموم اختیار نہیں پر لیکن اسکی صورت کو تو اس نے پوری طرح اپنالیا اور اس سے مل کر اسی طرح لکھنے والا جماعت میں ہے اس کی تکلیفی پوری تھی اس کی ایضاً اس کا اختیار رکھ سکتے ہیں:-

"اس کے بعد باتفاقی میں لوگوں نے سید ابوالا علی ساحب مولودی کو اپنا امیر منتخب کیا۔ بیعت کو رکھی طریقہ نہیں اختیار کیا گی بلکہ پوری جماعت نے ایک ساتھ یہ عہد کیا کہ نکوہہ بالا اصریحات کے تحت وہ البر کی امامت اور اس کے علم کی پابندی کریں گے۔ اس بیعت عام کی ادائیگی پر بھرپوری کی بیعت طاری ہو گئی تھی۔ لوگ پھر خدا کے حضور میں درستے اور اُنکو اپنے اور الحکیم کر دے اس جماعت کو اس کے نسب امعین کے مطابق چلے گی تو میں عطا فرمائے گے"

اس سے ظاہر ہے کہ بیعت کی کسی خاص بیعت کو واخیار نہیں کیا گیا کیونکہ فرض ایک "بیکرہ" کی ہے میکن اس میں درج کو دی پوری کی بڑی موجود ہے جس کا اثبات فدا اور رسول دلوں کا ارشادات سے ہوتا ہے۔ دی یہاں دریجہ اور اسی پابندی علم، دریجہ تجدید ایمان اور دی یہاں اور اسی پابندی علم، دریجہ

انہیں منع کر لے کی کوئی کوئی کوئی کوئی طرح  
تجھرید کرنے لایا جاؤں تو اس کام کے لئے ایک کتاب کی دعوت  
درکار ہے اس لئے طول بحث سے بچتے ہوئے یہ واحد گرد نہ پاہتا  
ہوں کو صحیح اور معتقد، نقطہ نظرے دیکھا جائے اور یہ ریجھت  
اوقات میں اتنا بھی تلفظ نظر نہ آئے کہ جس کا ذکر دری ٹھیک نہ  
انداز تھا۔ ”ابن حوقل محدث بنی ایشہ تابہم الگریہ کلکھل ہی ہے  
تیکی بقول ان کے یہ اس محدث کو شاش کے مسلمان کیا گیا ہے  
جو وہام کے منع شدہ، خصوص کو جماعت اسلامی سے قریب کر کر ٹھیک  
کی گئی ہے۔ یعنی وہ اپنے کو معادہ و متعصب لوگوں کو پھوڑ کر المدد  
میرے مفہمن سکھریاری نے اسے ایک نوو کو شمش ہی قرار  
دیا ہے اور اسے ”قلم انظر“ قرار دیکھ رہے ہیں۔ دھوکے کرنا  
تو درکار کسی کو اس مسلمان میں منتظر ہیں تک لائق نہیں جانا پا ایک  
لائق نہ کر دقابل اعتبار وال بصیرت باتیہ ہے کہ جن تباہ کو مدیر  
زندگی نے نہ تھی اور نہ ایسیں پہنچ اعراض بنایا ہے تھیک سی  
جسکے کو ملک فخر اللہ عالم صاحب غریر نے اخیارت، یعنی لاہور کی  
اور اپریل مشتعلہ دارال اشاعت میں نقل کیا ہے اور دین کا ملوں ہیں  
ایک طریق لوث بھی دیا ہے جسکے درج فرمائے گئے ہیں۔

”بہادر سے سعد و نعم طرات سے اکار، بہادر ایک سوویں  
کے لئے بھی بہادری سے کہہ دیں یہی تھی اور یہی تھی کہے  
اس سے کرامات بھی سوزد ہوں۔ وہ ان اصطلاحات  
میں بھی گلگھکرے ہو جائیں۔ کی تھوڑی میں تھی ہیں،  
اس مردود کو بھی سوچا اور اصطلاح کو جو حدود ایک بات  
اپنے مقابلے کے آخر میں پوچھ دیا ہے اسکا جواب یہ  
حضرت اتنا طویل سہی کر اسے ان اور دین میں جگہ دین  
نہیں۔..... داس قاف سے ہے کہ بعد حاضر پاہر  
صریح اس کام عالحد کرے اور، پیچے کو کتاب بندت  
سے مل اور اتابہ کرے اسے اور، اوصیات کسی عمدگی اور سن  
کے ساتھ انسان میں پیدا ہو سکتے ہیں۔..... بہادر  
اچھے مقامے کا یہ حق تھی دیوبند کے خاص بھروسی  
ہیں بلا سطح فرمائے جائیں۔ بہادر یہ کوچھ تھا۔ کہ کاظم سے  
مرد اس کے آخری تھجھ کو دوئی کو لے ہیں جس میں

بھی سکتا۔  
ایک طرح مسلمان داعل ہونے کے محلے کو نیجہ اگر یہی نہیں  
کوئی بیان کرتا ہے کہ اغال مسلمان سے نجات اخراجی کا اطمینان حاصل  
ہو جاتا ہے کون کو شریک سسلہ دنیا میں چاہے میسی زندگی بسر کر کے  
بہمال مسلمان کے سارے پیر اس کی مذاہد میں کے قیامت کان  
کھٹے ہو جائیں گے یہاں تک کہ بخواہے اپنے زخمیوں میں گے تو  
قرآن اور حدیث دو لوں اس تصور کی برشدت سے خلاف ہوتے کرتے  
ہیں اور خود جماعت اسلامی کا لٹھریج پری یہ اس تصور کی بروجہات دیتا ہے  
اسی نے تمام منع شریعت صوفیہ نے اغال مسلمان کا ہر یہی ملہموں میں  
کیا ہے جسے جماعت اسلامی بھاولت میں شالی ہونے اور تحریک کا  
سائد ہے۔ ”غیرہ کو پیرا ہیں میان کرنی ہے یعنی دولت الی اللہ اور  
نزدیقی کی راہ میں ایک دوسرا کی رفتات کا باقاعدہ، ہمہ دو رنگ  
کی پانڈی کا باقاعدہ انتہا۔“

ایک پڑاپ دوسری اصطلاحات کو قیاس کریں خلاصہ اسی  
دیکھا ہے، رکشہ دشادھ، اخداد لقا، حضور و عیسیٰ، سرکر و محبو و عیسیٰ  
و سلط، قرب و عیت، وجہ، استراق، حرا و حرید وغیرہ۔ یہی اس کو  
زاواقت ہمیں ہوں گے ان اصطلاحات کی مختلف تعریفیں کجا کہیں  
ہیں اور مرتریف قرآن و حدیث سے کتنی مطابق اور کتنی متصادم  
ہیں۔ جسی میں میکن کون باخبر اس بات کا منکر ہو گا ان کا دہنہ ہم  
بھی متعین کیا جاتا، ہے جس کی درستی یہ اصطلاحات قرآن  
و حدیث کے کوئی کو وحیا اور اسی ہی کے اکلیہ رکا ایک ذریعہ  
ہیں۔ پھر اس کی شایدی بھی شاذ نہیں ہیں بلکہ ہر زمان میں ایک معرفہ  
جماعت تجدید دین کے سلسلہ میں یہ کامی برا بر ایجاد و تحریک رہی ہے  
اب اگر یہ بات مال لے جائے۔ اور میں کہتا ہوں کہ مانع ہے  
پڑے گی۔ — تو پھر سوچا احمد و دیوبند کے لٹھریج کو دیکھ لیتا یہے  
کہ کیا قرآن و حدیث کی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے اور تصور صالتاً کیے  
و ترسیت اور احسان و بحکمت پر لکھنکوئے ہوئے ہوں نے الجی  
اصطلاحات استقبال ہمیں کی ہیں یہ بوسو بودہ دوست کے ہیں کے نئے  
قریب الفہریں، اگر یہ تصورتی مزاجہ اصطلاحات کے تمام سچے  
و غلط اشہروں پیش کرے نہ، رنگ، دلائل، شواہد اور حوالہ جات کیا گی

تمام بہیں کیا ہے جس کے سعی "مودت اور عالم" ہیں بلکہ جگہ گذینے کی تھی کے ساتھ بتایا ہے کہ جو تصریح، ترکیب نفس اور احسان کا ہم سنی ہے، اس کی رو سے مولانا ایک بڑے صرفی ہیں، چنانچہ ملک حبب ہی بہیں میر فاران کو اپنی نے بھی اپنے تھوڑے میں ایسی فرمایا ہے، لکھنے تھیں۔

"اس مقام پر میں والائی، مشوہد اور احساسات کے ذمہ نما فاعلِ ممتاز نگار لئے نہایت کیا ہے کہ اگر قدرتِ ترکیب نفس اور احسان کے سوا، اور کچھ بہیں ہے تو مولانا موجود وی ایسے زمانے کے بہت بڑے صوفی ہیں۔"

(فاران - اپریل ۱۹۷۴ء، ص ۵۳)

بڑی کم طبقیں چھپے ہوئے ۲۷ محرم صحفات کے ایک طول طویل مضمون کا جو خلاصہ میر فاران نے صرف ایک غفرانی میں بیان کیا ہے وہ ایک بہیں میں خلاصہ است اور میں بہیں سمجھتا تھا کہ کوئی صاف ذمہ رکھنے والا شخص اس کے سوابے کوئی اور خلاف اس بیان کر سکتا ہے۔ کیا جماعتِ اسلامی ہند کے اکابر کے طرزِ لکر دھڑکن مل ہے آپ کوئی بہت بہیں بکھر سکتے؟

وہ گئی یہ بات کہ ممتاز نگار نے جماعتِ اسلامی کو بہیں سمجھا ہے سو غالباً ابھی ہے براہ راست اس ذمہ میں داخل دینے کی عزیز دست بہیں ہے۔ مجھے نے تعلیمی تربیتی اور درس سے تم کے گوناگونی تعلقات رکھتے دیے اور تقریروں کے ذریعہ سمجھ جانے پا چکے رہے لوگ کافی تعداد میں موجود ہیں، وہی میر اُر زدہ کی سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ شخص ذمہ رکھنے والے اسالی ملک جماعتِ اسلامی میں داخل رہا بلکہ ظلم، صاحافت، تعلیم، تبلیغ، تحریر اور کتبتی ہی مختلف شعبوں میں ذمہ دار اور طور پر کام کرتا رہا اور جو میدانی دعوت میں عوام و خواص کے تمام طبقوں کو حقاً طبع کر کے جماعت کی تربیتی کے ذریعہ انجام دیتے جا لیتی ایساں تک کہ ترکیب نفس اور تربیت اخلاقی ہیتے ہیں اور نماز کے شعبے کی ذمہ داریاں بھی باطاً سنبھالیں، کیا اس نے جماعت کو ترکیبِ بڑی یہ سب کچھ کیا خطا اور اشروعت وہ جماعت کو خوب کچھ ہوئے خدا تو یا ظلم جماعت سے یعنی مسئلے کی تھی، وہ بکام ابھی ہیں جلا ہو گیا، اور اس نماز کی ثبوت ہے کیا اسکا بھی ثبوت کافی ہے کہ اس نے بعض اصطلاحاتِ تصور کے

گرامات اور اصطلاحاتِ تصور کے استعمال پر چکٹو کی گئی ہے؟ (ص ۳)

چھارس سو قرآنی مضمون کا یوں عنوان خود ملک صاحب نے قائم کیا ہے دو ہے "محمد حاضر کا ایک بہت بڑا صوفی" — ملک حبب مولانا مسعود وی کے قدیم ترین اور قریب ترین متفقین میں سے ہیں دو روزہ صرف تھا اسی میں ایک ممتاز خقام رکھتے ہیں بلکہ ظلم جماعت کی رو سے وہ مکری شور میں کے رکن ہیں ہیں، ان میں نہ تدار و ماقف کاراً دی کے افراط و احساسات کو نگاہ میں رکھ لکر میر زندگی کے ادازنا کر دیجئے تو آپ کو نظر آئے گا کہ اس کے اشتراک کے اور جو ہندو پاک کی دریوں جا ہتوں میں سیاہ و سپید اور زمیں اہسان کا فرق موجود ہے۔ جماعتِ اسلامی پاکستان کے اہل برکوں سے ممتاز ہیں، تصدیق اور کل کوئی جھلک نظر آئی نہ اخنوں میں مغلے کو ظریف کھن میں میزبانِ خیال کیا، انہوں نے یہ محسوس کیا کہ مولانا موجود وی کو بہت قرآنی تصور کر کے مقابلہ میں اپنے آپ نے جماعت پر ظلم کیا ہے۔ اس صورت میں کیا آپ نیلم کریں گے کہ جماعتِ اسلامی پاکستان نے مولانا مسعود وی کو ایک بہت بناکر پوچھنا شرعاً کر دیا ہے جس کی بناء پر ان کی خان میں بھی ہوئے تھے اسے ہی اسے بدلے لگھتے ہیں، اس کے احساسات اتنے کندہ ہو گئے ہیں کہ اپنے امیر کو "بہت بڑا صوفی" کہ کر ان پر ظلم کے جاری ہے اور ہیں تھیں کاظم سے کیا آپ یہاں میں گرے کر علک نصر اللہ خاں صاحب کی فرازی چوری ہو گئی ہے کہ جو حیر تحریک کے لئے نافع نہیں ہے اک اہوں نے بے تکلف نافع قرار دے دیا اور اس کے مطالعہ کی سفارش کر لئے ہوئے اس کے کام کی دھن کو دھنیت سے شائع کر دیا اور شائع ہی ہو جو کیا جسکو پیش کر کے دیر زندگی میں مقابلہ نگار کے مختلف فرمایا ہے کہ اس نے جماعتِ اسلامی کو بہیں سمجھا ہے کیا آپ یہ سکتے ہیں کہ ملک صاحب نے بھی جماعتِ اسلامی کو بہیں سمجھا ہے، خدا ما سوچنے کر کیا عورتِ حال ہے اور اس کے معلمات، تملک کیا ہیں؟

میں پھر کہتا ہوں کہ تقصیب، تحریک کا بھرت، جو بہتر پر سوا ہوتا ہے تو ذمہ اسی طرح پھر جایا کرنا ہے۔ وہ زہر تھیں، یہ گواہی دے سکتا کہ میں نے مولانا مسعود وی کو اس تصور کی رو سے "بہت بڑا صوفی"

اپریل ۶۷ء) کیکوئی شخص یہ مان سکتا ہے کہ جماعت اسلامی پاکستان کو کام پلانا چیز آتا اور کام پلانے کے صحیح ذہنگ مرد جماعت اسلامی مدد ہی کے حفظ میں آگئے ہیں؟

وہ گئے دہ ففایں جن سے مدیر زندگی "کے نزدیک سولانا مودودی کے صاحب کشف و کرامات ہوئے کا ثبوت نہیں ملتا سواں کے بارے میں، مجھے یہ کہنا سب کہیں لے گئے؛ غیرہ غیرہ ہی نہیں میں کے ہیں بلکہ بین الی و انتہات کا جھی ذکر کیا ہے لہذا ایں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو ذکر کے لائق کیوں نہیں کیجا گیا؟ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ ان کو غلط ثابت کرنے یا ان میں غلط ثابت کے لئے کوئی تبریزی کا جانا ہے؟ چند باتوں میں سے انھیں بالوں کو چھانت لینا ہیں پر کسی پہلو سے اعتراض کی گیا اس سے ہے اور ان بالوں کو صاف نظر انہا کہ جیانا ہیں کی تردید کسی پہلو سے ملک نہیں ہے مریخ ایک جھگڑا اور ذہنیت ہے اور اسی سے پتا ہوتا ہے کہ معمود مخفی طرز تعریف ہتا در کچھ نہیں۔ میں الحمد للہ تحریروں کا جائزہ بھی لے سکتا ہوں اور صحیح ملطکی تجزیہ کر سکتا ہوں نیز اگر مجھے اس کی محدودت کا احساس رکایا جائے تو اسی قسم کے درست، اعتماد کا انبار بھی کام پلانے کے لئے کسی کو صاحب کشف و کرامات ثابت کرنا ضروری ہے۔ اس لکھاڑا لے تو اس کا ذکر بالکل ضمیح چیزیت سے کیا ہے اور اس کو بھی ہنایت منحصر کہا ہے، پھر اقتیاد کی

"بھی بات یہ ہے کہ اس مادی دنیا کے دھوکا دینے

وائے مظاہر میں توحید کی حقیقت کو پالیٹس سے برا کوئی کشف نہیں ہے شیطان اور اس کی ذریت کے دلائے ہوئے ڈراؤں اور لاچوں کے مقابلہ میں راو راست پر قائم رہنے سے ٹھیک کوئی راست نہیں ہے"۔

یہ جب اُن کے صاحب کشف و کرامات ہوئے کی جیش خود آنکھ اسے پورے پاچ کالم اس قسم کے تذکروں سے بھروسے ہیں اور مطری سے خیالات کی تائید کر سے ہوئے بعض اوقات اس تو صرف یہ بنا چاہا۔ اُنکی تحریر کی حقیقت پالینسا اور راو

ستواری مولانا مودودی کے اقتدار کردہ چند الفاظ اور کوئی بھی تم پر کتم نے اپنی بھی بھی ذہن کی آفریدہ اتنی کی لفظی نزاکت کو نیاد بنا کر پرستگاری دریور دی کیسا تحدی اپنے ایک ایسے پڑی ریق کے سینہ میں تھجھ بھوک دیا جو کسی وقت تمہاری نظر میں سب کچھ تھا ہے کیا اغلائق میں چیزیں ذہنیت ہے؟ یہ کوئی دعوت ہے؟ اللہ الشکر کے دلوں کی تھیں انشکی تھیں لاہور کا بھی خیال آتا ہے؟ تیر زندگی کا مزید اعتراف سنئے، لفکھتے ہیں:-

"اخوں نے مولانا مودودی کو صاحب کشف و کرامات ثابت کرنے کی کوشش کی سب اڑتھوڑتیں ان کے بعض اُن مظاہر کو پیش کیا ہے جن میں انہوں نے حالات کا اہم از تھجھی کیا ہے مالاکہ ہر ماہر از تھجھی کی طرح ان میں بھی کی خلاہیں اور بعض امور کے سلسلہ تیر تھجھی غلط بھی ثابت ہو رہے۔ آخر کسی خادم دین کو صاحب کشف و کرامات ثابت کئے بغیر کیا کام اپنی چلتا ہے؟"

جو اب اوضع ہے کہ چلتا ہے، ضرور چلتا ہے، چلتا رہا ہو اور اُن اللہ چلتا رہے کا گزر کس کافر نے یہ کہا تھا کہ اس کے بیڑے کا نہیں چلتا یا کام پلانے کے لئے کسی کو صاحب کشف و کرامات ثابت کرنا ضروری ہے۔ اس لکھاڑا لے تو اس کا ذکر بالکل ضمیح چیزیت سے کیا ہے اور اس کو بھی ہنایت منحصر کہا ہے، پھر اقتیاد کی بھی حد کو دیں دلچلی تھیں مگر مولا ناکی ذات سے کوئی بھی کر رکیا رہیں دلچلی تھیں مگر مولا ناکی ذات سے کوئی بھی حد ہے کہ اتنا سا اچھتا ہو اتنا کہ بھی طبع باز کی پرگار ہے اور اس کا بھی بطور خاص ذکر کر کے فرقہ داد و جار آکی تکمیل کی جسی ہے مالاکہ ملک نصر اللہ خالص صاحب عزیز نے پرے طولانی عمر میں سے صرف بھی محتوب حصر لفق و اشتافت یعنی منتخب کیا ہے اور کشف و کرامات کی ذیلی تحریک اور خروج قائم کی ہے۔ انہوں نے اسی پرسہ میں کیا بلکہ زیر خوان "شایدی بجر کے مینار سے پورے پاچ کالم اس قسم کے تذکروں سے بھروسے ہیں اور میرے خیالات کی تائید کر سے ہوئے بعض اوقات کوئی اضافہ کر دیا۔ ہے (ملاحظہ کیجئے اخبار ایکیا لاہور مرصد

علیٰ تقدیر الشیعیم بوضو کر، ان کا کبھی بوجھنے نظر پالسی اور تربیت اخلاق درز کیلئے لفڑی وغیرہ سے شہروں کا مرکزی رہنمایہ ہوا اور پھر اس کے ذمہ دار اخلاق کا درجہ حوالی بر جو اس کی تقدیر میں نظر آتا ہے۔ تو سچنا چاہیے کہ دو حصی دو اخلاقی حیثیت سے پوری جماعت کو کس سانچی میں ڈھال دیا کا، اگر لی الواقع جماعت کا نظام شورائی ہوتا اور اس میں کمربیت کا شاہراہ بھکر رہ پایا جاتا اور اگر لی الواقع غلط پالیسوں اور غلط رہنمایوں سے جماعت کا علوی ذہن بھاڑانہ دیا جاتا تو اس قماش کے آدمی کا بڑے بڑے اہم ذمہ دار اذن ملابس پر فائز ہونا تو کپڑا اس کے لئے جماعت کی سرحد تک پر کھڑا ہوتا مشکل ہو جاتا۔ پس یہ حقیقت اپنی جلد خابت ہے کہ جماعتی عصیت نے شورائی درج کو فنا اور علوی ذہن کو خراب کر رکھا ہے اور یہ جماعت "فقہ صالیح مایہ رشادت ہمسایہ" کے مقدماتی زندہ سامانی عبرت بھی ہوئی ہے۔ (ضم خد)

## آئینیہ قیامت

**مصطفیٰ**: شیع الشیوخ مولانا سید شاہ محمد حسین شطواری  
سابق صدر جامعۃ نظام حسین حسید رآ باد دکن  
یہ باسیں معلومات افراد تلقینیہ ایک نظر پر ایک پکار اور ایک مینادہ تو رہے جس میں قیامت، شرط و علامات قیامت خدا رہا رہی دیور پی اتوام کے وسائل طلاقہ سیاست پر سیر حال تبصرہ کیا گیا ہے اور ان تقدیم و فدادات سے بھی آنکھ کی گیا ہو اسلامی دنیا میں تباہی اور گمراہی کا باعث ہو گئے ہیں آنکھی فہرست کے اکثر مسائل کو دلالاتے قرآن و حدیث کی بخشی ہوئی بصیرت سے جد و اذانہ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہو، اور تقریباً اسہم صفات پر مشتمل ہی تیجھی  
(۱) ادفتر جماعت قرآنیہ مستعد پورہ حسید رآ باد دکن۔  
(۲) اسلامک بک شرط مسجد حجک حسید رآ باد دکن۔  
اس کتاب کے لئے آنکھی تخلی کو دلکھا جائیں، بلکہ دیجئے ہوئے دلوں پتولیں میں سے کسی کو دلکھا جائے۔

رامت پر ناکم رہنے سے آدمی کو اللہ تعالیٰ وہ کشف کر رہا تھا بھی عطا فرماتا ہے جن کے معنی "معروف اور عام" ہیں اور اسی کی بحکم میں نے اپنے مضمون "مولانا مودودی اور تصرف" میں موہنوج کے تفاہی کی حد تک دھکا دی۔ اس سے زیادہ کی خود رت میں مدد و نفع جو دی جسوس ہیں کرتا ہوں۔

**استدراءک** میں خوب جانتا ہوں کہ نادلی پسند ذہن اور کی سادگی بحث کو تجزیہ کرنے کے لئے فواؤ اس تبصرہ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ گھر تو بروڈھوت اوری کے قلم سے جوئی کے خالی جبریل کی اپنی سلسلہ کے شمارہ میں شائع ہوا ہے کیونکہ "دھوت" اور مدیر دھوت اسلامی تھا اسے باقاعدہ تھا ہے بیٹھنے تسلیم ہے کہ دیر دھوت کا تبصرہ سراسرا کی منافقانہ تبصرہ سہنہ اور تھیک اسی تکریک اپنی تھی ہے جسے بجا طور پر "جماعت اسلامی" کی شرکر کہا جائے۔ کیا ہے نیکن اس سے جماعت اسلامی ہند کی پوری شرکر اور برترین ہیں آسا کرنا۔ زندگی کے تنقید نگار امولانا حامی میں صاحب اس بحث کے ایک مرکزی رہنمای مکمل شوری کے رکن پوری جماعت کے آرگن ناصل اور "زندگی" کے مدیر اور کوئی شبد تربیت کے ناظم ہیں۔ انہوں نے تھیک اپنے صاحب کا لحاظ کرتے ہوئے تھا راخیاں ہے کہ "—" ہمارے نزدیک "—" ہمارے خیال ہیں۔

یہ مصنف پری گھر سکتے ہیں، وغیرہ الفاظ لکھ کر پوری جماعت کی ترجیحانی کی ہے اب اگر کسی رکن جماعت کو اس ترجیحانی سے بورا اتفاق نہ ہو تو یہ حال یہ اس کی ذاتی راستے ہے میکن الہ کی راستے تو کوئی ذاتی راستے نہیں ہے۔ قائد کی بات ہے کہ جو شخص اپنی ذاتی راستے پیش کرتا ہے، وہ بحث و تفتیح اور افہام و تفہیم سے قطع نظر نہیں کر سکتا اور اس کی تحریر راستے سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی اس کے بخلاف جس شخص کو کسی جماعت کی ترجیحانی کرنی جوئی ہے، وہ دلکش فیصلے اور حکم کے ایسا زمین اپنی پوری جماعت کا بھرپوی سائز بیان کر دیتا ہے اور ذاتی راستے کو پیش کر کے کا اندراز کیلئے اختیار نہیں کرتا۔ اب اگر زیر بحث "تلقید" کو پڑھ لیں ہے اور اس ظاہرہ دہار حقیقت کو جان لیں گے باوجود کوئی صاحب یہ اصرار کریں گا نہیں اس تنقید کو ذاتی راستے ہی مان لو تو میں

# کیا حکم مسلمان ہے؟

شمس نوریہ دھمماں

بھال انہوں نے خدا کے ایک اشارہ پر اپنے وطن کی لاش اپنے پا تھوں بخوبی دفن کی تھی، ان کو احساس نہیں کہ اس وادی کا ذمہ ذرہ کفرا رکھ کے ہولناک مظالم کی داستان سناتا ہے۔ مومن کی آتش باریاں ان کے بیچے بے اثر ہیں۔ ان کے کمزور چہروں پر ایسا لی فور و سرور کی لہر دل کے سوا کچھ نہیں!۔ ماضی و حال کے بیرغم درج جذبہ کو بھول کر صحابہؓ کو دیکھ لیتے کی پر شوق آزو و بھی آنکھوں سے سرچشمہ نور کی طرح ایسی رہی ہے۔ سفر کی صحوبتیں مدینہ کی پیاری کی تھاں تھیں۔ ماضی کی تھی یادیں امداد نیا کی لذیز را تھیں، ہر گام پر ان کے چند کواؤ اور دستی ہیں مگر وہ مرکز اسلامی کی تصورات اور کم کثاف کشاں آگے ٹھوڑے ہے ہیں، جیسے ان کو کھل کر دن بھر کے طبقہ میں جنت و جسم کے ایمانی تصویر کو تظریں سے او جعل کیجئے ہوئے!۔ ایک خدا کی غلبیت تیریں قدرت پر ایمان مُرمان و سکون کے بیچے ہر شیطانی پناہ گاہ پر سمدہ رہیں!۔

مقدس حجہ کو دیکھ کر روح و دل کی پیاس بھجا سکیں۔

آہ! ان کو دیکھو!۔ نکیں و اکھ کے بعد وہ چاروں طرف کف، کی جمدر داد مگر ظریفی آذیز سنتے ہیں "مدینہ کی دہاؤں نے ان کو کہتا تھا کہ دیا ہے!۔ نیک وہ حمایا سب کچھ حاقدت کے را تو پر لگا کچھ تھے اپنے رسولؐ کے اشارہ پر اپنی پاکیزہ مقاومت پر کچھ اور سرور بلکہ "مسود" نظر آئے تھے تھیں اور عظمت ایمان کے یقین کا مظاہرہ کرتے ہوئے گل کی ماہوپر ایک "شانِ نعمت" کے ساتھ قدم اٹھاتے دکھائی دیتے ہیں!۔ للہیت کے کوہ پرکرہ تکنے کل کفار کے مظالم کو شکست فاش دی تھی اور اعاج منا قفاۃ محیت و ہمدردی کا دادر الگاں گئیں!۔

اسلام کی شاہزادی پر یہ کروزوں انسانوں کا اثر ہا م؟

آبادی کا بڑھتا ہوا سیلاب روں!۔ ایک طوفان مگر قطروں سے زیادہ الچاڑا!۔ ایک آندھی لیکن ذرات سے زیادہ حشر و سبے مایہ!۔

اسلام کی عظمت کا ترانہ زمان پر!۔

غیر اسلامی نظام کی طرف موڑ باز اٹھتے ہوئے!۔

حاقدت کے بیچے جان شاریٰ کا ہمدرد گر اسلامی احکام کے مقدس نوں سے دیا کی لاحتوں اور صحتیوں کو پرداں چڑھاتا ہوا!۔

گناہوں کے غلظۃ اگہر، کھڑیں جنت و جسم کے ایمانی تصویر کو تظریں سے او جعل کیجئے ہوئے!۔ ایک خدا کی غلبیت تیریں قدرت پر ایمان مُرمان و سکون کے بیچے ہر شیطانی پناہ گاہ پر سمدہ رہیں!۔

کیا یہ بھی "مسلمان" ہیں؟۔

تاریخ عالم چھرتیں چھتی ہے اور تیرہ سو سال پرانی دنیا کا در حقیقتی اللہ کرہار بہار پوچھتی ہے "کیا یہ مسلمان ہیں؟"۔

**صحت مند ایمان** | ریاست عرب پر اتنیں بگلوں کا راجح

ہے۔ اور بخیل حدبیہ کے پس منتظر ہیں

ذائرین حرم کا ایک پر شوق قابل اپنے رسولؐ کی قیامت میں مدینہ سے سوئے ملک روں دوں ہے۔ ان کو یہ ہوش نہیں کہ چھرتی ہے یعنی مدینہ کے دینیہ کی دیانتی آب و ہوا سے ان کے پر قرچہ سے کھو جلا گئیں۔ ان کو یہ دنیوں کے دوسرا دیار کی طرف بڑھتے ہمارے ہیں

نے غرض و غصہ کی رواگی بیس سوال کی اور پھر اس کا حواب اثبات ہیں پا کر تھا کہ اودھر درس سے مکور تھے ہوئے ہوئے ۔ ” تو آؤ پھر اس کا ذات کی تقدیر مکھتو ۔

عربی بیلگناوار کے ذریعہ شرح چنگا یوں کی طرح رکھ رہے تھے ۔ محترم صاحب ایریا بیلگناوار اس لائی گئی اور پڑھی کیسا تھے شعلوں کے اس جانسو زبردست پر نثار دیا گیا پھر اس نصویر سے کیلئے عقوبات میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے ان کو حسین و حرکت حکمت سے رہے کا حکم دیا گیا، زین و اسان سے سختی ہوئی گرم موسم کی آگ میں اس ان کا نسوانی جسم کوں بیچی کی طرح مر جانے لگا، آٹھی کی شدت سے رہان کا تنہیں ہیں تبدیل ہو گئی، میکن خاندان کے سُکُل حماشانی ایمان کی شکست کا انتظار کرتے رہے ۔ ” اور یونہی ایکسان بیست گیا ۔

” کیا اب بھی اسلام پر قائم ہو ؟ ” انتقام سے بھر پور آواز نے پوچھا اور اثبات ہیں جو اس پا کر مشتعل اخاذیں کیا گیا ” اب پانی بھی ہند کر دیا جائے گا ۔

انسانی بربرتی کے شکنون میں وحشیانہ تباہی رکھا گیا ۔ پیاس کے شعلے بھڑکتے بھڑکتے اشکنہ میں تبدیل ہو نہ گئے اور جسم پر کشمنی کی شدت سے تصحیح پیدا ہوئے لگا۔ یہکن صاحب ایری دوچار کام کوئی تسلیم اور ایمان کا پایہ کر فوراً برتری کے ساتھ فروں ہوتا ہے لگا گی۔ بیجتھ کھاناوں کی خوفناک گھنی کریٹ کے باوجود دریافت کی ایکسر سرور انگریزی تھیت، جاری و ساری بھی اور بھی سہکے جیسے دیزیز زین اور جھیلیں بیکھوچی اور دشمن ہو کر بیجتھے بیجتھے نظر انے لگائے ہیں۔ دوں لگو گئے ایک کی کھنی ہوئے ” انسانی خضریوں سے حفارت شگفتگی کے ساتھ پوچھا اور پھر دھوکہ ایمان کا اعلان فلم سن کر حکم دیا گی۔ ” ان کو گرم فدا کیں با جیگر کھلا دتا کہ تشنگی میں پچھا اور اشتغال پسیدا ہوئے ۔

خوب اشامی اپنے شبیہ کو پہنچ کری گر صحابہ کے ایمان کو رنجھو گئی ۔ ظلم ایتنی اخیری حد سے کمزور نہ کامیابیک عورت کو ” ظلم و شرک ” کیا مادہ نہ کر سکا ۔ اس جاں لگاؤ منزہ کا تیرسا طولانی دن ختم ہو رہا تھا اور اسی مرزا خیز نظر کی تابعیت اگر برکت ان کا سودج افی کی چادر میں اپنا سمجھیا تے لیہ راتھا، آتشیں زدات کی

خلپہرستوں کے اس کردار پر خدا نااشناقاوی نے تحریت سے سر پھیت لیا ۔ شیطان کے ہیوں سے ایک دھکارشی تجھ بلند ہوئی اور فرشتوں کے ہیوں پر ایک ازی بکارہ بھکلنے لگی ۔

## تساہم و رضا

سوالات کے تیرہ نشرت کی بوجھا میں ایک اندھی خاکوں خدا کی مشیت پر سلم و رضا کا اعلان کر رہی ہیں ۔ یہ محترم صاحب ایری حضرت دشیرہ ہیں جو ایمان لائیکے بعد اٹھوئی روشنی سے خروج ہو گئی میں گراس حادثتے ان کی ساری بیانی کی طاقت کو دوح دل کی آنکھوں میں تقل کر رہا ہے ۔ ” کیا تم نے لات دعزنی کے آستانہ کو ٹھکر کر ” ایک خدا کے آئے سر جھکا رہا ہے ۔ ” کافروں نے طفتر کی ۔

” یقیناً ۔ یکن یہ خدا کا احسان خلیم ہے کہ اس نے مجھے ایمان کا لازداں نو رعنطاً فرمایا ۔ ” حضرت دشیرہ نے احسان شکر کے عالم میں حواب دیا ۔ ” یکن تمہاری آنکھیں ؟ ” کسی نے ستم ظریفی کے ساتھ کہا ” اگر نو رسلا ہے تو یہ تاریک یکوں ہو گئیں آحسن ۔ ”

” اس کو لات دعزنی نے اندھی کر دیا ہے ۔ ” کفار نے یک آواز ہو کر کہا اور طنز۔ قہقہوں اور زہر خند سے فضا بھر رہے ہو گئی ۔ ” ہرگز نہیں ۔ ” اندھی صاحب ایری کی پر جوش آواز اس طوفان پر تیزی بیس سخنی دوڑائی ہوئی گوئی ۔ ” کیا دھی لات و حزی یہ خود اپنے بچاروں کے لیے اندھی ہیں ۔ ” بیر خدا وہ ہے جس کی نظریں ساری کائنات ہے، وہ مجھے اندھیری روح کو ریکھ لہا ہے اور اس اس کو روح کی آنکھوں سے دیکھ رہی ہوں ۔ دو آنکھوں کے پیڈے رو حانی بیانی بصیرت کا لازداں خزانہ ہے । ۔ آہ ! یہ کتنا سستا سو دا سپے ہے ！ ۔ ”

ایک مسلمان عورت کے بصیرت آنچوں نے مشکین کو غم و غصہ سے با مکل اندھا کر دیا ۔ شیطان زین سے چینتا ہو ابھا گا ۔

## عقیدہ کی محکم چان

” کیا تم ایمان سے آئی ہو ؟ ” حضرت ام شرکت ایمان کے خاندانی کافروں

صرف "ایمان" کو پوچھا جا سکتا ہے۔  
 "اے خدا کے رسول! اے حضرت مارث! اور غیرہ  
 نیازگو ہوئے۔ "تلب کی بھائی کے ساتھ خدا پر ایمان رکھنا ہوں تو  
 ہر چیز کی ایک حقیقت ہے۔" رسول کریمؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا  
 "تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟"  
 "اُس دنیا سے طبیعت سر ہو گئی ہے" صحابی یوں لے  
 "خوف آخترت زندگی کے گوشہ کو شریستوی ہے۔ ابھی زندگی  
 کے تصورات میں خوطر زدن اس جوانانہ دنیا سے گزر دیا ہوں۔  
 مجھے عالمیت کی بھوک اور عالمیت کی بیساں ہے جس کو زندگی نہ لے دیں  
 آسودہ کر سکتی ہیں اور نہ آب سر و فروکر سکتا ہے۔ خوف اچھتے  
 لرزائیں اور سانش شب و درد کی شاہزادی پر رہا ہوں۔ دن بھی  
 بھوک کا اور پیاسا پاٹتے ہیں اور راتیں خواب شیری سے کریں۔  
 میرے بیخرا، دنیا، اور بے خواب، اتوں پر عرض اتنی کا تصویب چا  
 ہوا ہے۔ بیسی بڑی نظر میں خدا کو خوش پر بیکھر دیں۔  
 بیسی خلدربیں کی مسرو دنیا میں اہل بہوت کو باہم طلاقات کرنے  
 ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ بیسی اُف! روزخان کا آشیانی کو  
 سمندر میں کر دیوں انسانوں کی پیشیں اور گریہ و بکاکی دل دوز صدائیں  
 میری ساعت سے ٹکاری ہیں۔"

"تم نے جان لیا، رسول خدا کے لیے مبارک کو جنتش ہوئی  
 اب اسی پر قائم رہنا ہا۔"

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات و معاہدات

شاپان عالم، عرب کے حکمرانوں، قبائل صردانوں اور تمدن کے نامہ  
 رسالت کی خط و لکھت اور معاہدات، هزوڑی تشریحات، اور اصل  
 تحفظ کے فتویجی ساتھیں۔ قیمت دوڑ پیچارے جائے۔

مکتبہ سچلی دینہ بند قلع سہار پور روپی

بپن شدت خوف سے سرد ہوئے گی۔ اور صحابیوں کے بوش و حواس  
 رخصت ہوئے گی۔ ساری کائنات پر تحری طاری ٹھی۔

"ذین کو پھوڑ دے تو دنیا کی خلک راستوں میں دوبارہ واپس  
 جا سکتی ہو۔" شیطانی انتقام کے درودوں نے بھی انکی تیقیہ  
 رکھتے رہتے کہا۔ لیکن صحابیوں کے بوش و حواس نے اب اس  
 ناہاک آواز کا خیوم سمجھنے سے انکا کارکردگا نہ تھا۔ حضرت ام شریعت  
 پر ایک لاش کا ماسکوت طاری تھا اور ایک حور کی ہی خاروش  
 معصومیت چھائی ہوئی تھی۔

ظلم کے اڑدھوں نے آسمان کی طرف ایک انگل انجامتے  
 ہوئے اشارہ سے بوجھا۔ "کیا خدا کو دی ایک دن اتنی ہو یا نہیں؟" ساری فضائیں کلکی طاری ہو گئی۔ زین سے آسمان تک ہر چیز  
 بوش برآواز تھی کہ بوش و حواس کی اس زخم خود گی کے لارہ چیز  
 ہوڑ پر ایک عورت کیا جواب دیتی ہے۔ مظالمیوں کو یقین تھا  
 کہ اس با جواب لفڑی میں ہی بوسکتا ہے۔ لیکن.....  
 اس لفترت نیز اشارہ پر صحابیوں کی پڑھوڑی سے بڑی کلکی  
 یقینیں و ایمان کا یقین جلال اس کریب اضافہ کی خانہ ششی کو  
 چھیرتا ہوا نمودار ہوا۔ زبان سے پسی بوری قوت گویا تی کو  
 سیستے ہوئے چند لفاظ ادا گئے۔ "خدا ایکسی ہے، اور خدا  
 کی قسم میں اسی عقیدہ قائم ہوں۔ اس کی زبان اس کی کچھ نکہ  
 سکی، مگر جیسے ان کا پورا سر ایکہ رہا ہو۔" پہاڑوں کی ہیئت دین  
 بڑائی جا سکتی ہیں۔ سمندر دن کی چنانوں کو زلزلے دلا سکتے ہیں۔  
 گورمدوں کی یہیت ناک قہر مالی طاقت ایک عورت کے ایمان  
 میں بھی لرزش پیدا نہیں کر سکتی!"

## عیب کا مشاہدہ | باہگاہ رسالت میں حضرت مارث رف ضا خضر ہوئے۔

"تمہارا کیا حال ہے؟" آن حضرت کی صدائے دل نواز  
 سے خطاب فرمایا۔

سوال میں اچمال تھا۔ رسول کریمؐ کو نہ اعمال دریافت نہیا  
 پڑھتے تھے۔ حکمرانوں کی عاصیت ہے۔ سماشی حالت یہ مزاجی کیفتی ہے۔  
 لیکن وہ مومن تھے۔ ان کو یہ سمجھنے میں دیر زلگی کے حال تو

## محضو صقیعی دلایل اصلی قبور ناشی

(از سیم حکیم محمد عظیم زبرمی - امرد پر فلک مراد آباد)

بخارا نے سفوت کار بستھاں کریں۔ اس کے لیکن اور یہ کی تیجت میں محصول پاپکھر پر پچاس نئے پیسے ہے اور یہ سفوت یا وہ دونوں چلتا ہر جواہر شہنشاہی اور گلزار کا ڈیپسٹ اسٹریٹری میں مع محصول کی تھیں جو اس کے لیے اور حسب فولا و گلیسیم والی۔ مدد و جلگہ کی گز دردی سے جب خون کی پیدائش کم ہو تو پیشہ کنترول سے آتا ہے۔ اجابت صاف نہ ہوئی جو، اور اسی قسم کی گز دردی ہو تو سفیدی ہیں یہ گولیاں ہر ہفت جلد اپنا اثر دکھانی ہیں اچھا طاقتور خون ہیں اور ان کو گولیاں کاملاً حاصل کاہوں ہوں کسی عین سبب سے اگر بدن میں خون کی کمی ہے چہرہ زرد ہے ورنہ ہے تو میر آپ کو مل مصاند شہزادہ ان کا استھان کا دستی ہوں کرنکا اسکا گزدا خلائق نو را دلیسیں ہیں۔

**فولاد:** اسکپ مانستہ ہیں کو فولاد بھارے ہوئے کا تکتا بڑا غروری جزو ہے یہ بھن کو گرفت اور طاقت پہنچاتا ہے۔ مقناع طبیعی طاقت پیدا کرنا ہی خون کو سرخ کر دار دار مارکو حیثیت بنتا ہے۔ دل میں منگ اور جوش پیدا کرنا ہے۔ ہاتھ پاؤں کا پھٹکنا اور سنا۔ بھیلیوں اور جھرہ کی زرد رنگت ملائج کا جو پر اپنے لامہ کر سکتیں اک بندیں فولاد کی ہے جس طرح عمارتیں پھر کے شہری سلاسلیں طیارہ مکان کو پھرنا کر قریب طرح فولاد رالی نہ انہیں در دا انس سماں کے سبک کو مددوں طبقاً اور سماربل کے خالی میخانوں کی وجہ پر کھجھ مکھجھ ہیں۔

کیلیسیم — یہ پڑپول در انہوں کو مصوبہ بنانے ہے ورنہ ان کی دلواہ لپی کو مصوبہ بنانے ہے فوت برائش لٹھی یادداشت طاقت کا واریڈ اخون میں کیلیسیم کی مناسب مقاومت ہے کیلیسیم ہی فولاد کو کچھ خوب بنانے میں مبتلا ہے حب فولاد کیلیسیم کا عکن کر سکتا ہے کوئی ان وہ درست کیلیسیم اخون یعنی معدن مکمل کے بھیجا جاتا ہے اس کو لیر نکال دی لوگ لگانے پر بھی دو دو حصہں اور ایک حصہ متنا استعمال کر سکتے ہوں وہ لوگ اسی ان گوریوں کو بہنس سماں سکتے وہ فولاد کیلیسیم پر ارادہ مقتول میں ماعول کرنے پہنچنے والی کی خلافی زیادہ کر استعمال کریں پاک شلنگ بخوا — چاہر — چھٹکے دار والیں، دہیں، دو دو دھنچا پھنچا ہر دویں فوت مردانہ زندگانی جسل سیمار یونکر در کر سارے بھروسی محقق بنانے پر بھی پھر سو ماں دے زندگانی مفت مٹا کر پڑھنے اور پکھا ہوا پڑھنی ہے مشورہ کے لئے بتوانی قحط بھیکے۔

سردی کا موسم شروع ہو چکا ہے جو کام بھری تند کتی سانسدار جنم  
میں تو قوس کا ذخیرہ وجہ کرنے کے لئے بھرپور موسم ہے جو لوگوں کی کام میں محنت  
بکھش دے اور سخونی خدا پر میسر صرف نہیں کرتے اور اُنہیں باقی کی طرح نہ اداں میں  
جو گناہ ہیں یا تاؤ کی سیل بستا ہی یا در کھٹکی اپنی تند کش درانیا پر سی رہی پہنچ کا آنکھوں  
خوبی کے دروازے کسی شخص سے مرغ کا فکار کر نہیں ہو تو وہ اپنے زمانج اور حالات  
کے طلاق دو دھپاڑ۔ توں کہنں اندھل یا اچھا کا حلہ میں۔ شکر تند کی بھر  
یا بڑے کی رُنی کا ملید یا غریب میں سکری ہجڑ بول رہا شاستھا استھان کر سکتے ہیں۔

ایمان افزود  
ولولہ ایکر

عہدناک  
سبق آموز

عہدناک

شیخ

# KHAWAAMAMA. E. ISLAM

شیخ اسلام

حضرت اول

حضرت خلیفہ انہ مری کے پیشہ شاپنگ میں اضافہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چیات مبارکے  
و افتخاریان تو لیکن حضرت مارٹنی کا شاپنگ مکہ نصیر کو صال سے شروع ہوتا ہے۔  
قام الرسلین کو صال جو ان کے چانے نے مصحابوں پر کیا تھا؟  
فرض اور بہت سر کی کیا شدید بکش ہوتی؟  
بہ غلط راستہ کس طرح قائم ہوتی۔ اسلام کی سب سے پہلی  
باقاعدہ حکومت کیہ کہ عالم جو دیں آئی۔  
بکش کی جائزیں باہر ٹا خذل فریتے۔

شہنشاہ کو  
زیادہ کو زیادہ  
اشاعت دیتا تھا کی  
بھروسے کو زیادہ تھا  
اور اجنب کو زیادہ امیر

حق و باطل کی تلواریں کہان  
کہان مگر ایں اور باطل کس طرح  
نخلوبت ہوا؟

خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے  
کیا کیا سفر کے سر کئے؟

اسلام میں جمہوریت  
کا  
تفہوم کیا تھے؟

کوپنہ مکتبہ تکمیل دیوبند ملکہ بیہقی فرمائی

